THE LADY AND HER AYAH.

کتنی ایک باتیں دلپذیر اور نصیحتیں سراسر پر تاثیر
جو ایک بی بی نیک سیرت نے اپنی اصیل سے کہیں

پہلا باب اسکی شرح یہہ ہی * چاہیئے کہ آدمی آپس میں دوستی اور
محبت سے رہیں * اور نرم دلی سے ایک دوسرے پر مہر اور رحم کریں

اب یہاں سے ان نقلوں کا بیان مفصل اور ان
باتوں سراسر مفید کا احوال جدا جدا لکھتا ہون
تم کان لگا کر سنو اور صدق دل سے ان پر عمل کرو *

کہتے ہین کہ ہند کی کسی سرزمین مین ایک بی بی ولایت زا
نہایت نیک نیت اور خدا ترس رہتی تھی * اور اسکی خدمت
مین آیا یعنے اصیل مدت سے نوکر تھی * وہ آیا اگرچہ اپنی بی بی سے

بالکل وفاداری نہین کرتی تھی * اور خدمت گذاری اور وفاداری کا حق جیسا کہ چاہیے بجا نہ لاتی * بلکہ اکثر تقصیرین اُس سے سرزد ہوتین * تو اسپر بھی بی بی رحم دل چشم پوشی کرکے اسکی تندرستی بلکہ بیماری مین بھی یکسان مہر کرتی اور اُسے سات روپئے درماہا دیتی * اِسکے سوای ہر ایک برس دو بار جوڑے کپڑے اور کچھ پیسا بھی بطریق انعام دیتی * اور جب کبھی اُسسے سردی یا ذکام ہوتا تو اکثر گرم چیزین جیسا کہ چاہ شکر وغیرہ عنایت کرتی اس سبب سے آیا کو اس نوکری مین بہت سا فایدہ ہوتا تھا * اور بی بی نیک خو نرم دل جو آیا پر اس قدر مہر اور رحم کرتی تھی سو اسکا سبب یہہ تھا کہ وہ نیک سیرت خوش اوقات اپنے دل مین خدا کا خوف بہت رکھتی تھی * ہمیشہ خدا کی یاد سے غافل نرہتی جیسا کہ خدا نے توریت اور انجیل مین حکم کیا ہی کہ آدمی آپس مین مہر اور محبت سے رہین اور اتفاق سے اپنی اوقات بسر کرین * اگر کوئی اپنے سے چھوٹا غریب مفلس بھی ہو تو بھی اُسکو ہلکا ناچیز نہ سمجھا چاہیے اِس حکم کے موافق وہ بی بی پاکدامن

فقط آپا ہی پر نہیں بلکہ اپنے سب نوکروں غریب پاس پڑوسیوں پر بھی مہربانی فرماتی اور رحم کھاتی

اور وہ آپا آنگن مین بی بی صاحبہ کے بنگلے کے سامھنے ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں رہا کرتی ہر روز اپنا کھانا اسمیں پکواتی اور کھاتی اور خوشی سے اپنی اوقات بسر کرتی* ایک دن کا ذکر ہے کہ بی بی نیک باطن اپنی کوٹھری میں بیٹھی ہوئی سیتی تھی اور آپا اسوقت اپنے گھر کے سامھنے دروازے پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی * اسکے سامھنے آدھ ایک سیر کا چاول خوشبودار اور مچھلی کا سالن بہت اچھا تحفہ مزیدار پکا ہوا ایک صاف تانبے کے باسن قلعی دار میں نکالا ہوا رکھا تھا * اور ایک لوٹا بھی صاف ستھرا اور پاندان بھی شفاف جگمگاتا ایک طرف دھرا تھا * وہ کھانا ایسا مزیدار تھا کہ اگر برہمن کی بیٹی کھاتی تو کلمہ پڑھتی اور ملکہ جہان یعنے بادشاہ کی جورو بھی وہان آجاتی تو دیکھکر حیران رہ جاتی * غرض جسوقت آپا آہستہ آہستہ نہایت نزاکت سے کھانا کھاتی تھی اتفاقاً اُس وقت ایک بڑھیا پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے بہت بھوکھی کہ بھوکھ کے

مارے جان بلب ہو رہی تھی آنگن میں آئی * اور آپا کو سلام کیا
اور خدا کا نام پاک زبان پہ لا کر کہا برائے خدا مجھے کچھ دو * آپا نے
ذرا اپنا سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور پھر سر نیچے کر کے کھانا
کھانے لگی * من بعد اسکی طرف نگاہ نہ کی بلکہ ایک دم کے بعد اسے
گالیاں دینے لگی * ایسی خراب فاحش باتیں جو عورتوں کو لایق
نہیں زبان گندہ بیان پہ لائی اور بولی چل دور ہو جلدی یہان سے
چلی جا نہیں تو برے طرح پیش آؤنگی * اسنے عرض کی کہ مجھے
دو تین کوریان یا دو مٹھی چاول ہون تو دو میں بھوکھ کے ماری
مرتی ہون اور میں بہت بیمار ہون اسواسطے مجھ سے کچھ کام
بھی نہیں ہو سکتا کیا کرون لاچار بھیک مانگنے آئی ہون خدا
کے واسطے کچھ ہو تو دو تب تو آپا سنگدل بے رحم یہہ بات
سنکر نہایت غصے میں آئی اور حقارت سے اسکی طرف
دیکھکر بولی چل مردار جلد آنگن سے دور ہو * بھوتنی اگر تو میرا
کہا نہ مانیگی تو ابھی ایک سپاہی کو بلوا کر تیری خدمت کرواتی
ہون اور نقد پیسے دلواتی ہون اگر اپنا بھلا چاہتی ہے تو جلد آنگن سے

بھاگ نہین تو سپاہی آکر دھکے دے کر نکالیگا * غرض اسے بہت ہی دھمکایا وہ عاجزہ یہہ بات سنتے ہی ڈر گئی اور نہایت خوف و ہراس سے حتی المقدور وہاں سے بھاگی * پھر آیا کھانے لگی جتنا کھانا پیٹ مین سمایا اُتنا کھالیا بلکہ اپنا نوشجان فرمایا کہ دم لینے کی جگہہ نہ رہی وہ سالن وغیرہ سب چٹ کیا * مگر ایک لقمہ کھانا جو نہ کھا سکی سو کوڈلیا کو ڈال دیا اور تھوڑا پانی پی کر ہاتھ دھونے اور پھر برتن صاف کئے اور بوریا بچھا کر زمین پر سو گئی

جب بی بی پاک دامن کے کپڑے پہنانے کا وقت آیا تب اُٹھی غرض بی بی نیک خصلت نے یہہ احوال جو گذرا تھا سو سب دیکھا اور سنا اس پر اسے بہت رحم آیا وہین ایک نوکر کے ہاتھ تھوڑے چاول اور ایک موٹا کپڑا چادر کے لئے اس بڑھیا کو بھیج دیا * اُسنے بموجب حکم اُس غریب بوڑھی کو لیجا کر دیا * جب آیا بے مایا بی بی صاحبہ کے پاس گئی تو اُسنے اُس سے پوچھا کہ جس وقت تو کھانا کھا رہی تھی اُسوقت ایک بڑھیا جو تیرے پاس آئی تھی وہ کون تھی بولی بی بی صاحب وہ ایک غریب عورت بہت کنگال ہے بازار مین

ایک جھونپڑی میں رہتی ہی بھیکھ مانگنے آئی تھی ❊ واللہ اسکی سوائے
مینْ نے اور کسی کو نہیں دیکھا ❊ بی بی نے پوچھا کیا تو نے اُسے کچھ
دیا ❊ بولی بی بی صاحب آپکو خوب معلوم ہی کہ مین بھی محتاج ہون
میرا مقدور نہیں کہ خیرات کرون ❊ اسواسطے کہ مینْ خود محتاج ہون
پوچھا اُس بیچاری نے تجھہ سے کونسی ایسی خیر کا سوال کیا تھا جو تو نہ
دیسکی ❊ کیا تجھہ سے روپئے مانگے یا اور کچھہ تحفہ خیر * جواب دیا
نہیں * بی بی صاحب وُہ تو تھوڑی کوڑیاں چاول مول لینے کے خاطر
مانگتی تھی * کہا کیا تو تھوڑی کوڑیاں نہ دے سکی وُہ یہہ سُنکر چپ ہو رہی
تب بی بی نیک اوقات نے کہا سُن ہمارے ملک میں یہہ بات
مشہور ہی کہ جو کوئی خیرات کرتا ہی سو وُہ کبھی غریب نہیں ہوتا ہی
اگر تو بھی تھوڑی کوڑیاں دیتی تو کچھہ غریب نہو جاتی *
بولی بی بی صاحب یہہ بات سچ ہی مجھے معلوم نہ تھا کہ میرے گھر مین
کوڑیاں ہیں کہ نہیں * تب بی بی نیک اندیش نے فرمایا
بھلا وُہ دو مٹھی چاول جو تو نے کوڈن کو ڈال دئے سو اگر
وہی اُس غریب کو دیتی تو اُسمیں تیرا کیا نقصان تھا اِس صورت مین

تو مفلس ہو جائی بلکہ غریب تجھے دعا دیں اور خدا بھی تجھ سے خوش
ہوتا * جیسا کہ دانا بادشاہ حضرت مہتر سلیمان پیغمبر داؤد پیغمبر کے
بیٹے نے الہام ربانی سے یوں لکھا ہی کہ جس شخص کا دل مہربان
اور رحیم ہی اور وہ غریب غربا پر ترس کھاتا ہی اور خدا کی
راہ میں پیسا خرچ کرتا ہی تو اسکو خدا برکت دیتا ہی
اسواسطے کہ آدمی کا دل خدا کا گھر ہی * جو کوئی اُسے خوش کرتا ہی
تو خدا اُس سے خوش ہوتا ہی * دنیا میں مروت اور سخاوت
کے برابر دوسری کوئی چیز نہیں * سخی حبیب اللہ ہی
سخاوت سے رحمت اور شومیت سے شامت اور لعنت
خالق و ملامت خلق اللہ حاصل ہوتی ہی * شوم سبب نصیب خدا
کی رحمت سے محروم دین دنیا میں مردود ہی * یقین جان کہ آپ
کھانے سے کسو کو دینا بڑا ثواب ہی *
عقلمندوں نے کہا ہی * کہ دل کا راضی کرنا بڑا حج ہی * اور یہہ بھی
لکھا ہی کہ جو کوئی غریبوں کو خیرات کرتا ہی سو ہرگز بھوکھا ننگا نہیں رہتا *
آیا بدخو نے جواب دیا بی بی صاحب میری یہہ عادت نہیں کہ ایسے شخصوں کو

اپنا کھانا بانٹ دوں * اسواسطے کہ وہ بوڑھی کچھہ ذات نہیں کھتی
بازار میں ایک بڑا سا پیپل کا جھاڑ ہی وہاں اُس جھاڑ کے
نزدیک ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں رہتی ہی اور میلے کچیلے
کپڑوں کے سِوا اُس کمبخت کو کچھہ اور میسّر نہیں کہ پہنے *
ستری چیتھڑیاں وے بھی اُسے ہاتھہ آنی محال ہیں اور اُسے
کھانیکو کچھہ نہیں ملتا بھوکھی مرتی ہی * بلکہ میں نے سُنا ہی
کہ وہ جو سے چھچھوندریں رستے اور کوڑے پر کے موئے ہوئے
کُتّوں کو بھی کھاتی ہی * بی بی صاحب نے کہا ایسا
معلوم ہوتا ہی کہ اُس بچاری کو ایسی چیزیں کھانے سے
کچھہ عیب نہیں * اسواسطے کہ اگر ہوسکتا تو اچھی پاک چیزیں
صفائی سے پکا کر کھاتی * جیسا کہ کہا ہی تین روز کے بھوکھے کو
مُردار بھی حلال ہی * آیا بولی بیشک بی بی صاحب اگر اُسکا مقدور ہوتا
تو ایسا نہ کرتی لیکن وہ کمبخت کیا کرے وہ نہایت بوڑھی اور کم زور
ہی * اُس سے کچھہ کام نہیں ہوسکتا * تب بی بی نیک خو نے فرمایا
کہ وہ ایسی نجس چیزیں کیوں کھاتی ہی * بولی وہ کیا کرے اُسے دوسرے

اچھی چیز نہیں ملتی * پھر بی بی نیک نہاد نے کہا آیا تو بڑی بدگمان بددل ہے
کیا تو اسکو بوڑھی غریب مفلس جان کر حقارت سے حقیر اور ناچیز سمجھتی ہے *
لعنت ہے تیرے فہم پر بھلا یہہ اچھی خو ہے * آیا نے کہا بی بی صاحبہ وہ عورت
تو میرے نزدیک کچھہ مال نہیں اسواسطے کہ کچھہ وُہ ذات نہین رکھتی
وہ ایسی خراب گندہ بدن اور نیچ ہے کہ ہمارا حلال خور بھی اُسکے ساتھہ
نہ کھاوے * بی بی نیک خصلت نے فرمایا وُہ ذات رکھتی ہے یا
نہین سو مجھے اُسکی کچھہ فکر نہین * لیکن یہہ بات تو یقین جانتی ہون
کہ وُہ غریب عورت جسکو تو ناچیز اور حقیر جانتی ہے سو وُہ تیری بہن
ہے * آیا نادان بولی کیا بی بی صاحبہ وُہ میری بہن ہے * واہ یہہ
بات کون باور کریگا اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ وُہ میری بہن
ہے * کیونکہ ہمارے خاندان کے سب لوگ نیک ذات مسلمان
با ایمان تھے * اُن مین سے کسی نے اپنی ذات کو نہین چھوڑا نہ
اپنا ایمان کھویا * بی بی نیک دل نے فرمایا البتہ ہونگے پر اسپر
بھی مین تجھہ سے صاف کہتی ہون کہ وُہ عورت واقعی تیری اور میری
بہن ہے * آیا نادان نے سُنکر کہا ان بی بی صاحبہ کیسی بات ہے *

واہ یہہ تو عجب بات ہی * پھر بھی بی بی صاحب نے فرمایا سن ای آیا بے تا یا میں تجھ سے اسکا سبب مفصل بیان کرتی ہوں * ہمارے پاس ایک کتاب ہی جسے موسیٰ پیغمبر نے تصنیف کیا ہی * اسمیں دنیا کے پیدا ہونے کی کیفیت لکھی ہوئی ہی * یعنے خدا نے دنیا اور دنیا کی سب چیزوں کو چھہ دن میں پیدا کیا اور سب سے پہلے آدم نام مرد اور حوا نام ایک عورت کو خلقت کیا * ان دونوں سے سب عورتیں اور مرد جو اس دنیا میں ہیں سو پیدا ہوئے اور ہوتے چلے جاتے ہیں * سب عورتیں اور مرد انھیں کی اولاد ہیں اسمیں شک نہیں * پس سمجھہ کہ کوئی بھی آدمی مرد یا عورت بڑا ہو یا چھوٹا غریب یا دولتمند وہ تیری بہن یا بھائی نہیں تو کیا ہی * کیونکہ آدم اور حوا سب آدمیوں کے ماں باپ ہیں

پس جاننا چاہیے کہ خدا نے ہر ایک ملک کے انسانوں کو جو اس دور دور آتے ہیں سو ایک ہی نطفے سے اور ایک ہی سرشت پر پیدا کیا * ہر ایک کو ہاتھ پانوں ناک کان دیے اسمیں کچھہ فرق نہیں * پس ہم سبکو چاہیے

کہ بھائی بہن کے موافق آپسمین محبت رکھین اور ایک دوسرے
پہ مہر کرین اور اگرچہ کوئی مرد یا عورت اس دنیا مین دنیا کی تحفہ
چیزون سے کم رکھتا ہو یا کوئی بھی مفلس ہو تو اسکو ہلکا نہ سمجھے *
لڑکے بن بی بی نیک خصال کپڑے پہن چکی * باہر جانے سے آگے
دائی پھر بولی ای آیا تو جو اس غریب کو نا چیز جانتی ہی تو مجھے یہہ تیری
بد خو پسند نہین آئی اور اگر تو چاہتی ہی کہ یہہ بد خصلت اور خراب خیال
نیک نیتی اور اچھی خصلت سے بدلے تو مین تجھے ایک نیک تدبیر بتاتی
ہون تاکہ تیرا بدگمان نیک اندیشے کے ساتھہ بدل جاوے
اور تجھے فرحت حاصل ہو * آیا بولی فرمائیے مین کیا کرون * بی بی
نیک نیت نے فرمایا تو جا کر اس سے پوچھہ کہ تو چرخا کات سکتی
ہی کہ نہیں * اگر وہ کہے کات سکتی ہون تو مین اسکو ایک چرخا
مول لے دونگی اسواسطے کہ بھیکھہ مانگنے سے چرخا کاتنا اچھا
ہی * آیا بولی بی بی صاحبہ بہت اچھا مین ابھی جاتی ہون
اور جب آپ چرخا دین تو مین بھی اسے دو پیسے روئی مول
لینے کو دونگی * بی بی یہہ بات اس سے شکر بہت

خوش ہوئی * اور کہا آفرین دیکھو تو یہہ اچھی خصلت ہی کہ ہمیں * یعنے غریبوں پر رحم کرنا اچھے آدمیوں کا کام ہی * غرض آپا اُس بوڑھیا کی جھونپڑی میں گئی اور اُس سے پوچھا بڑھیا تو چرخا کات سکتی ہی * وہ غریب بولی کہ میں پہلے اچھی طرح چرخا کاتتی تھی لیکن کیا کروں اب میرے پاس چرخا نہیں ہی * آپا نے کہا کہ میں کل صبح کے وقت اپنی بی بی صاحبہ سے کے پاس سے چرخا لا دونگی * اور اپنی طرف سے دو پیسے روئی کے واسطے دونگی * تب وہ بوڑھی یہہ بات سُنکر بی بی صاحبہ اور آپا کے حق میں دعائیں دینے لگی * دوسرے روز جب صبح ہوئی تو بی بی صاحبہ نے ایک چرخا مول لیکر اُس بوڑھی کے پاس بھیجا * پھر وہ چرخا کاتنے لگی اور اپنی باقی زندگی اُسی پر بسر کی * اور پھر کبھی بھیکھ نہ مانگی اور جو اُسے چھیچھڑیں اور مُردار سکتے جو ناداری کے سبب سے کہاتی تھی بالکل چھوڑ دیئے * پس ہم سبکو یاد رکھنا ضرور ہی کہ ہم سب بھائی اور بہن ہیں اور ایک ہی

ہاتھہ سے یعنے خدا کی قدرت سے ایک ہی صورت پر پیدا ہوئے *
اور ایک ہی آدمی سے یعنی اپنے باپ آدم سے پیدا ہوئے اور ہوتے
چلے آتے ہین *

دوسرا باب آدمی کی خصلت جبلی اور جنبشِ اصلی کے بیان میں

ایک دن فجر کے وقت بی بی نیک اخلاق نے آیا کو
بلا کر فرمایا * آیا مین نے کئی ایک چھینت اور موٹے کپڑون کے
تھان خریدے ہین * اور اون مین سے کچھہ اپنے نوکرون کی
جورون کو جنکو کپڑے کی ضرورت ہی دیا چاہتی ہون * کیا تجھے
معلوم ہی کہ میرے نوکرون مین سے اس خیرات کے لایق
کون ہی * آیا یہہ بات سنکر بہت خوش ہوئی اور بولی بی بی
صاحبہ بڑے سخی اور بہت رحم دل ہین * پھر بی بی نیک دل
نے فرمایا مین جانتی ہون کہ مشعلچی کی جورو بہت مفلس ہی
اسکو بچے کچھ بہت ہین * تجھے معلوم ہی کہ وہ کیسی ہی

آیا بد باطن شعلچی کی جورو کی بات سنتے ہی سر اٹھا اور منہہ بنا کر بولی کہ شعلچی کی جورو سکے موافق میں نے کوئی عورت سست اور نالایق کبھی نہیں دیکھی * وہ سارا دن حقہ پیتی اور پان کھاتی رہتی * اسکے سوا بے اسے دوسرا کام نہیں * میں یقین جانتی ہوں کہ وہ خیرات سکے لایق نہیں * پھر بی بی نیک باطن نے کہا باورچی کو ڈرتا ہا بہت ٹلتا ہی اور اسکی جورو زیور بنا کر پہنتی ہی چنانچہ ہاتھوں میں چوڑیاں کانوں میں بالیاں اور بڑی ٹیپ ٹاپ سے رہتی ہی * میں سمجھتی ہوں کہ وہ خیرات سکے لایق نہیں ہی * میں اسے تو کچھہ نہ دونگی اسواسطے کہ خیرات فقط محتاجوں سکے واسطے ہی نہ کہ تونگروں کے خاطر * لیکن میں جانتی ہوں کہ باورچی سکے ہاتھہ سکے نیچے جو مزدور ہی اوسکی جورو محتاج ہی اور اسکو ایک چھوٹا بچہ بھی ہی * میں چاہتی ہوں کہ کچھہ کپڑا اسے دوں * آیا بد دل بولی اہی بی بی صاحبہ وہ تو اسکی شادی کی جورو نہیں یونہیں ادھر ادھر بازار میں خراب خستہ پھرتی تھی سو اسے

بل گئی اسکا برا نصیب جو اُسنے اُسکو گھر مین رکھا * مین یقین جانتی ہون کہ بی بی صاحبہ ایسی خراب عورت کو کچھ نہ دینگی * میری نظر مین تو وہ اچھی عورت نہیں * پھر بی بی صاحبہ نے فرمایا کیا بہشتی کی جورو خیرات کے لایق ہی * بولی واہ واہ وہ اُسکی شادی کی جورو نہیں ہی * وہ اپنے پہلے خصم کو جسنے اُسسے بیاہا تھا لکھنو مین چھوڑ آئی ہی * کیا آپکی نظر مین وہ اچھی عورت ہی * پھر بی بی دور اندیش نے فرمایا مین سمجھتی ہون کہ حلال خور کی جورو بہت غریب اور دکھیاری ہی * اُسکے یہان لڑکے بالے بھی بہت ہین البتہ مین اُسے کپڑا دونگی * تب آیا بے رحم نے کہا واہ بی بی صاحبہ آپکو معلوم نہین کہ وہ کیسی خراب و زبان دراز عورت ہی * وہ تو دکھ درد کے لایق ہی ہی * ایسی خراب بدزبان عورت کو کپڑا دینا کیا مناسب ہی * پھر بی بی رحم دل نے کہا ای آیا تیری اس بات چیت سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اس تمام آنگن مین ایک بھی اچھی پاک عورت نہیں ہی * بھلا کہہ تو کوئی بازار مین پاک دامن ہی * بولی بی بی صاحبہ

کیا کہوں یہہ جگہہ بہت خراب ہی اور یہاں کے مرد عورتیں بھی
خراب ہیں * تب بی بی سنے فرمایا یہان تو کوئی ایسی نیک
ذات نہیں کہ جسکو میں یہہ کپڑا بطریق خیرات دوں بہتر یہہ ہی
کہ یے کپڑے بزاز کو جس سے میں نے مول لئے ہیں پھیر دوں *
جب آیا لالچی بدنیت نے کپڑے پھیر دینے کی بات سنی تب
تو جھک کر بولی بی بی صاحبہ اگر اس باندی کو ایک جوڑا کپڑا
دیں تو مناسب ہی * بی بی دانا نے فرمایا آیا کیا تو اپنے تیں اس انگن
اور بازار کی سب عورتوں سے اچھا سمجھتی ہی * میں نے
کپڑا جو خیرات کے واسطے خرید اسکو تجھے دوں * آیا کیا
تو اپنے دل میں سمجھتی ہی کہ میں بہت پاک دامن اور بے
قصور ہوں * یہہ تیرا خیال فاسد مجھے پسند نہیں آتا *
البتہ تیری چال سراسر بد ہی * تو اکثر مجھ سے جھوٹھ بولتی
ہی اور لبا . اوقات پان کھاتی اور سوتی اور واہی تباہی
باتوں میں اوقات صرف کرتی ہی * میں یقین جانتی ہوں کہ جسوقت
تو اپنے ساتھیوں اور پڑوسیوں سے بات چیت کرتی ہی

تو اکثر خراب باتیں بکتی ہی * مجھے خوب معلوم ہی کہ تیرے دِن رات میں
کھانے پینے سونے وبیہودہ گوئی یا پاس پڑوسیون کے ساتھہ قضیے
جھگڑے میں کٹتی ہیں * بھلا کہہ تو یہہ اچھی عورتون کا کام ہی اور
جسوقت کہ تو خراب کام کرتی ہی اور بد چال چلتی ہی تو خدا اُنا و
بینا ہی وہ سب دیکھتا ہی اور تیرے دل کا بھید بھی جانتا ہی * ہر چند
آدمی پوشیدہ کچھہ کام کرے پر خدا سے کچھہ چھپا نہیں رہتا * پس
اگر یہہ کپڑا صرف نیک عورتون ہی کے واسطے خیرات کرنا ضرور ہی
تو اِس تیری بد چال سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ تو بھی نیک بخت
عورت نہیں ہی * پس یہہ کپڑا تجھے بھی نہ ملیگا * تب اُس بد
دل شرارت سے بولی بی بی صاحبہ یہہ کپڑا آپ ہی رکھئے *
اِسواسطے کہ آپ ہی نیک ہیں اور ہم سب بُرے اور گنہگار * میری
نظر میں تو بی بی صاحبہ کے موافق کوئی عورت نیک و پارسا نہیں
آپ سراسر بے خطا ہیں * بی بی نیک سیر نے نرم دلی سے
فرمایا ای آیا یہہ بات جو تو نے کہی سو کیا تجھے معلوم نہیں
کہ یہہ سچ نہیں * بہلا ایسا جھوٹھہ بولنا اور واہی تباہی

بکنا مناسب ہی* اگرچہ میں جانتی ہوں کہ میں خدا کی مہر سے دوسرے
اکثر لوگوں کے موافق خراب تقصیریں نہیں کرتی ہوں * جیسا کہ شراب
کا پینا مستی کرنا لوٹنا خراب باتیں بولنا وغیرہ سو خدا نے
مجھے ایسے بدفعلوں سے بچا رکھا ہی * لیکن تسپر بھی میں اپنے
دل میں سمجھتی ہوں کہ میں پر تقصیر ہوں * چنانچہ تو آپ مجھے اکثر اوقات
بے سبب غصے میں دیکھتی ہی اور جس وقت کہ خدا کی بندگی کرنی
مجھے لازم و واجب ہی تو تو آپ دیکھتی ہی کہ میں کیسی
سستی کرتی ہوں * مغرور اور خفا بھی رہتی ہوں * ای
آپا میں نیکی پر بھروسا نہیں رکھتی بلکہ یقین جانتی ہوں کہ جب
سے مجھے ہوش آیا تب سے کچھ نیک کام کہ جس سے
دین دنیا کی سرخروئی اور عاقبت کی نجات حاصل ہو نہیں
کیا * لیکن خدا کی مہر اور فضل کی امیدوار ہوں * وہ کریم ہی
مجھے بخشیگا * اور یہہ بھی بھروسا نہیں کہ باقی اپنی زندگی بخطا
بسر کروں * اسواسطے کہ انسان سہو اور خطا سے مرکب
ہی * اور ہر چند کہ آدمی ہزاروں گناہ کرتا ہی پر

خدا ایسا رحیم اور کریم ہی کہ وہ سب معاف کرتا ہی * اور خدا نے
فرمایا ہی کہ جو کوئی گناہوں سے توبہ کرے اور عاجزی اور فروتنی
سے دعا مانگے تو میں اُسے بخشونگا * اگر ہم اُسکے حکم پر عمل کریں تو
البتہ خدا ہمکو بخشیگا * اُسکی درگاہ میں عجز اور نیاز سے زیادہ
کوئی چیز مقبول نہیں * آدمی کو چاہئیے کہ اپنی بندگی اور اپنے
نیک افعال پر بھروسا نہ کرے * بلکہ نیاز سے کہے کہ ای خدا میں
گنہگار ہوں تو اپنے فضل و کرم سے مجھ گنہگار کو بخش * جیسا
کہ تیری بندگی بجا لانے کا حق ہی ویسا میں نہیں ادا کرسکتا
ہوں * پس تو یقین جان کہ میں بےخطا نہیں ہوں اور میں فقط اپنے
ہی تئیں گنہگار نہیں سمجھتی بلکہ تمام دُنیا میں جتنے کہ مرد عورتیں
اور اُنکے بچے ہیں اُن سبکو بھی گنہگار خیال کرتی ہوں * جیسا کہ
تمھارے قرآن مجید میں لکھا ہی کہ دُنیا میں کوئی آدمی سہو
اور خطا سے خالی نہیں * اور انسان کا دل اچھا نہیں * اکثر
اُسکا دِل بدی اور گناہ کی طرف مایل ہی * اور سچ پوچھو تو میں
بھی اپنی ماں کے پیٹ سے گنہگار ہی پیدا ہوئی * اسواسطے

کہ جب ماباپ گنہ گار ہوئے تو اُنکے بچے کیوں نہونگے * جیسا جھاڑ ویسا ہی پھل مثل مشہور ہی * ہر ایک چیز اپنی اصل پر جاتی ہی * چنانچہ مسلمانوں کے امام اور مجتہد اور ہندوں کے گروں نے بھی یہی بات ثابت کی ہی کہ سب آدمی گنہ گار ہیں * آپانے جواب دیا یہہ سچ ہی کوئی شخص اِس دُنیا میں بے خطا نہیں ہی * البتہ آدمی بشریت کے سبب کہ ابو البشر سے بھی گناہ سرزد ہوا خالی سہو سے نہوگا * اور میری دانست میں بازار میں اور اِس احاطے میں جو خرابی اور بدی سرزد ہوتی ہی سوا اُسکو اُسکے ایک حصے سے بھی خبر نہیں * بی بی نیک اندیش نے کہا میں دوسروں کی خرابی اور بدی کیونکر دریافت کروں * باوجودیکہ میں نے بہت سی سعی کی پر میں اپنے دل کی آدھی خرابی کو بھی دریافت نہ کرسکی *

ہماری کتاب مقدس میں لکھا ہی کہ دِل تو سب دوسرے اعضاؤں سے نسبت چھوٹا ہی اور بہت بُرا ہی * آپا نادان نے

حاصل ہووے* بڑھی کا احوال سنو* وہ نادان بھی ایک لکڑی جنگل سے کاٹ پرکار سے نشان کرکے آدمی کی شکل پر ایک بت بناتا ہی اور اسکو گھر میں یا دیول میں رکھکر پوجا کرتا ہی* ہر روز اٹھہ ناشستہ رو و ناپاک بدن اُس ناچیز کے پاؤں پڑتا ہی اور کہتا ہی کہ تو میرا خدا ہی* اور اپنے فایدے کے واسطے خوشبودار جھاڑوں کو کاٹ ڈالتا ہی اور جنگل کے درخت جیسا کہ سرو ساگوان وغیرہ اِن سب کو چن چن کر کاٹ لاتا ہی* اپنا سب زور اور ہمت درختوں کے کاٹنے اور چیرنے میں کھوتا ہی* اور اُسنے اپنے ہتیار اور سامان درست کرتا ہی اور انھیں میں کا ایک پودہ اُکھاڑ گڑھا کھود کر لگاتا ہی* فیض الٰہی سے بارش اور ہوا اُسے بڑھاتی ہی* جب وہ جھاڑ بڑا ہوتا ہی تب وہ آدمی اُسکا ایک ٹکڑا جلاتا ہی* اور دوسری

کیا * کتاب کے پہلے باب کے آٹھویں جملے سے اُنتیسویں
تک پڑھ سُنایا اور آیا کو اُسکے معنے بھی سمجھائے *
اور تیسرے باب کو بھی تمام کیا *

تیسرا باب اِسکا بیان یوں ہی آدمی کو
چاہئے کہ نیا دِل پیدا کرے یعنے بد خصلت
چھوڑے اور نیک خو پکڑے تب اُسکو
عاقبت کی نجات اور دین دُنیا کی خوشی حاصل ہو *

اِس سوال و جواب کے تھوڑے روز کے بعد بھادوں کے
مہینے میں کسی رات آندھی اور بڑا طوفان آیا * ایسا کہ اکثر
گھر ہوا ہو گئے اور اکثر درخت جڑ سے اُکھڑ پڑے *
اِسی طرح اُس بی بی صاحب کے بنگلے میں بھی کئی ایک گھر گر گئے *
یعنے آیا باورچی اور دھوبی وغیرہ جتنے نوکر کہ وہاں تھے اُنکے
گھروں پر ایک گھاس کا تنکا نرہا سب ہوا ہو گئے *

لیکن خُدا کی مہر سے کسی کے تن بدن کو کچھہ نقصان نہوا * مگر ایک بوڑھی عورت جو آیا کے واسطے کھانا پکایا کرتی تھی اُسکے پانوں پر دیوار کا ایک ڈھیلا گرا اُس سے اُسکا پانوں زخمی ہُوا * جب فجر ہُوئی تو صاحب اور بی بی صاحبہ دلگیر ہوئے گھروں کو دیکھنے آئے * صاحب نے دیکھکر فرمایا کہ اِن گھروں کو پھر بنانا ضرور ہی * لیکن میں چاہتا ہوں کہ دوسری جگہہ پر جہاں کی ہوا بہتر اور خوشتر اور جگہہ بھی دلچسپ ہو بناوٗن * میری کمال خوشی ہی کہ میرے سب نوکر چاکر خوش اور فراغت سے رہیں * اور میں چاہتا ہوں کہ گھر نہایت ستھرے ہوں * یہہ کہکر آنگن میں بہت خوب جگہہ دیکھکر مقرر کی کہ جہان کی ہوا ٹھنڈی اور وہاں ہری ہری گھاس بھی بہت اور چمن بھی وہاں سے بہت نزدیک تھا کہ پھولونکی مہک سے دماغ معطر ہو جاوے ایسی دلچسپ جگہہ دیکھہ اور پسند کرکے چار گھر بنانیکا حکم کیا * اور فرمایا کہ ہر ایک گھر میں دو کوٹھریاں بناوین * اور ہر ایک گھر کے سامھنے ایک ایک اُسارا بھی ہو تا کہ ہر ایک

ہمارا نوکرِدن کو گرمی کے وقت اسمیں ارام پاوے* اور
ندّی کی سیر کہ وہاں سے دور نہ تھی کرے * اور لہروں کا
تماشا دیکھے * غرض جب وے گھر بن چکے تو دھوبی اور اسکی
جورو کو ایک گھر ملا * اور خانساماں اور اسکے لڑکے بالوں
کو دوسرا گھر دِیا * باورچی اور اسکی جورو اور بچّے کو تیسرا
گھر عنایت کیا * آیا اور اسکی بڑھیا کو چوتھا گھر ہاتھ آیا *
آیا گھر میں آتے ہی اپنی بڑھیا سے بولی کہ یہہ جگہہ تو نہایت
دلچسپ ہی * اور یہہ گھر تو بہت ستھرا پاکیزہ خوش قطع بنا
ہی * ایک اُسارا اور دو کوٹھریاں بھی اسمیں ہیں * خوب ہی
فراغت سے رہینگے * گرمی کے وقت اُتر کی طرف بیٹھکر ندّی
کا تماشا دیکھا کرونگی * اور سردی میں دکھن کے رُخ
بیٹھونگی * اور دھوپ کی گرمی اور شدّت سے محفوظ رہونگی*
پھر اُس خوشی کی حالت میں اپنی بڑھیا سے کہنے لگی بہنا اب
میرا بوریا اُسارے میں لاکر بچھا کہ میں یہاں فراغت
سے کھانا کھاؤں * غرض جسوقت کہ آیا اپنے گھر کے

دروازے پر بیٹھی کھانے کی راہ دیکھتی تھی تو اسوقت مسرت خوشی سے پھولی نہ سماتی تھی * اور ہر ایک اپنے پڑوسی سے پکار پکار کہتی تھی کہ دیکھو تو یہہ گھر اور یہہ جگہہ کیا خوب ہی * بدستور خانساماں کو بھی بولی کہ ہم سب اس جگہہ مہتر کے بچوں کی غلاظت اور اُنکے شور و غوغے سے بحفاظت رہینگے * اور اچھی طرح چین سے سوینگے بازار کا دُھواں بھی ادھر نہیں آتا * اس سبب سے میری بی بی پاک دامن کے کپڑے سفید رہینگے * آیا اسطرح سے خوش بخوش بی بی صاحبہ کے کپڑے پہنانے چلی اور بی بی صاحبہ کی خدمت میں آکر بولنے لگی کہ میں جب سے اس نئے گھر میں آئی ہوں تب سے گویا بہشت میں داخل ہوئی * میری دانست میں تو میرا گھر ان چاروں گھروں سے نہایت ستھرا ہی * بی بی اہل دل نے فرمایا کہ یہہ گھر تجھے مبارک ہووے * اور تو خوشی اور چین سے اُسمیں خوش رہے * ہمکو کمال خوشی ہی کہ ہمارے سب نوکر چاکر خوش ہیں * دوسرے روز جب آیا کھانا کھانے

گھر میں گئی تو اُس وقت خانسامان کی جورو اپنے
گھر کے دروازے پر آئی * اور پردے کے ایک کونے کو اُٹھا کر
کھڑی رہی * ایسی کہ کسیکو دکھائی نہ دے * تب اُسنے کیا
کیا کہ اپنے حُقّے کا پانی آیا کے لوٹے اور پاندان پر ڈال دیا *
اور جھٹ دہا سنے پھری * اتنے میں آیا غُصّے سے پکار کر
بولی اری تو نے یہہ کیا کام کیا * ہا سے تجیہ اِسمیں خانسامان
کی جورو کہ اپنے دروازے پر سے اندر جا چکی تھی اِس بات کے
سُنتے ہی دروازے پر پھر آئی * اور آدھا سر پردے سے
باہر کرکے بولی اری تو ہر ایک سے کیوں کہتی پھرتی ہی کہ میرا
گھران چاروں گھروں سے اچھا ہی * یے شیخی اور غرور کی
باتیں تو کسواسطے بولتی پھرتی ہی * جواب دیا میں نے
تو ایسا نہیں کہا * پھر خانسامان کی جورو نے فرمایا البتہ
تو نے یہہ بات بی بی صاحب سے بھی کہی * سو مہترانی کے
بھی سُننے میں آئی * تب آیا نے جواب دیا اچھا کیا فکر ہی *
اگر میں نے ایسا ہی کہا تو سچ ہی * واقعی میرا گھران چاروں

گھروں سے اچھا ہی * اور میری بی بی صاحب کا ارادہ بھی یہی
تھا کہ میری آیا کو سب سے بہتر گھر ملے اسواسطے کہ وہ مجھے بہت
چاہتی ہی * اسمیں دھوبن اور باورچی کی جورو اپنا بچہ بغل
میں لئے ہوئے آئی * پھر تو ہہ دنوں ملکے آیا کو گالیاں دینے
اور ایسا پکارنے لگیں کہ اُنکے لڑنے کی آواز ندی کے پار
سُنائی دی * آیا نے بھی اُس جھگڑے میں حتی المقدور
کچھ کمی نکی * وہ بھی پکار پکار گالیان دیتی تھی * یہاں تک
کہ دم چڑھ چڑھ آیا اور پیٹ پھولنے لگا * اور آیا کی
بڑھیا بھی کھانا پکانا چھوڑ چھاڑ کر اپنی بی بی کی کمک کے خاطر
چڑھ آئی * اور اُس قضیے میں وہ بھی شامل ہوئی * اور
گالیاں دینے لگی * پھر تو اِس جھگڑے نے یہاں تک طول
کھینچا کہ جوتی پیزار کی نوبت آئی * سب سے پہلے خانساماں کی
جورو نے ایک پرانی جوتی آیا کے مُنہہ پر پھینک ماری *
اُسپر آیا بھی اُچھل کر خانساماں کی جورو پر دوڑی * اور
ہاتھا پائی کرنے لگی * تب خانساماں کی زوجہ نے دھوبن

کو بلایا * وہ اسکی مدد کو چڑھ دوڑی * اور ادھر سے آیا نے
بھی اپنی بڑھیا شیطان کی خالا کو ہانک ماری * وہ بھی دوڑ کر
آئی * اور اسمیں باورچی کی جورو بھی اپنے بچے کو زمین پہ
ڈال اُس جھگڑے میں شامل ہوئی * غرض یہہ تینوں
عورتیں اسطرح جھگڑ رہی تھیں اور گالیاں دیتی تھیں *
جسوقت کہ انمیں یہہ جھگڑا ہو رہا تھا اُسوقت صاحب اور
بی بی صاحبہ دونوں کھانا کھاتے تھے * اور بنگلے کے سب دروازے
اور دریچے کھلے تھے * بی بی صاحبہ نے یہہ شور و شرابہ
سُنکر فرمایا یہہ کیسا شور ہی * صاحب نے کہا یہہ بازاریوں
کا شور ہی * بی بی نے کہا نہین میں سمجھتی ہون کہ ان نئے
گھروں میں شور و شرابہ ہو رہا ہی * تب صاحب نے
دریافت کرکے فرمایا سچ تو ہی * بیشک وہان عورتیں لڑتی
ہیں * تب صاحب نے خانسامان کو فرمایا تو جاکر دیکھہ تو
وہان کیا جھگڑا ہو رہا ہی * جب وہ وہان گیا تو کیا دیکھتا ہی
کہ وے عورتیں آپسمیں لڑتی ہیں * اُن میں سے کسی

کی ناک سے لہو نکلتا ہی اور کسی کا مُنھہ چھلا ہی اور کلا پھوتا
ہی اور آیا کی ایک آنکھہ دھوبن کت مستی کی مار سے سوجی
ہی * جب اِن عورتوں نے خانساماں کو آتے دیکھا تو ہر ایک
اپنے اپنے گھر کو بھاگیں * سمجھیں کہ خانساماں صاحب کے فرمانے
سے اِدھر آتا ہی شاید ہمکو سزا دے * یہہ سمجھکر ہر ایک
اپنے اپنے گھر میں گھس گئی * غرض خانساماں نے کہ مرد
عاقل تھا آتے ہی پہلے اپنی جورو کو کوٹھری میں بند کیا * اور اُن
سب کو ڈانٹا اور ملامت کی * اور پھر صاحب کے حضور یہہ حوال
کہہ سُنایا * تب صاحب اور بی بی یہہ بات سُنکر مسکرائے
اور چُپ ہو رہے * شام کے وقت جب آیا بی بی کو کپڑے
پہنانے آئی تب بی بی صاحبہ نے دیکھکر صاف معلوم کیا
کہ آیا نے مار کھائی ہی * اِسواسطے کہ اُسکی ایک آنکھہ
دھوبن کی مار سے نپٹ سوج گئی تھی * اور ہونٹھہ اور کلہ بھی
طمانچوں کی مار اور ناخونوں کی تیزی اور خراشش سے سوجا
اور چھل گیا تھا * ہر چند اُسنے چادر سے اپنا مُنھہ چھپایا

پر بی بی دانا دل کو صاف دریافت ہو گیا کہ اسکا منہہ طمانچوں کی مار سے سوجا ہوا ہی * اسکا یہہ حال دیکھکر فرمایا آیا تو نے کل مجھہ سے کہا تھا کہ میں اپنے گھر میں کہ نہایت ستھرا ہی نہایت خوشی سے رہونگی * اور وہ گھر ایسا دلچسپ ہی کہ گویا میں بہشت میں گئی * لیکن تعجب ہی کہ تو ایک دن بھی اُس گھر میں خوشی سے نرہ سکی * میں تیری اِس ناخوشی کا سبب تیری بدچال کا باعث جانتی ہوں * اور مجھے تیری اِس بدچال سے نہایت افسوس آتا ہی * تو نے اپنے پڑوسیوں کو کیوں دشمن کیا * تجھہ میں اور اُن میں دشمنی کا سبب کیا ہی * آیا بولی بی بی صاحبہ گھروں کی تو کچھہ خرابی نہیں بلکہ یے گھر ایسے پاکیزہ ہیں کہ کسی صاحب کے نوکروں کو ویسے گھر میسر نہیں * پر آپ یقین جانئے کہ ایسے پڑوسیوں کے پاس رہنا دوزخ کے برابر ہی * مثلاً اگر مجھے بادشاہی محل بھی ملے تو بھی میں ایسے پڑوسیوں کی بدذاتی سے جیسے کہ وے ہیں خوش نرہوں * وے

سراسر قضیے کی بنیاد اور جھگڑے کی جڑھ ہیں * خدا پناہ میں
رکھے * بھلا فرمائیے کہ ایسے بدذات پڑوسیوں کے ساتھہ کوئی
کب خوش رہیگا * اور بی بی صاحبہ آپکو کیا معلوم نہیں کہ خان
سامان کی جورو کیسی کٹ مٹی اور بدمزاج عورت ہی * اور
دیکھئے کہ دھوبن بھی کیسی کٹ مست زور آور گویا بھینس ہی
جسنے تمام زور سے میرے منھہ پر تھپڑ ماری کہ میرا کلا ابتک
لال ہی * اگر ہوسکتا تو مجھے مار ہی ڈالتی * بی بی خدا ترس نے
فرمایا بھلا اسوقت تو کیا کرتی تھی * کیا چپ مار کھائی تھی * کہا
ہاں بی بی صاحبہ کیا کرتی چپکی گالیاں اور مار کھائی تھی * پھر
بولی نہیں نہیں کیا بی بی صاحبہ مجھے ایسی نادان سمجھتی ہیں
کہ میں ایسے ہلکے نادان لوگوں کے ہاتھہ سے مار کھاتی * اینٹ
اٹھا مارنے والے کو پتھر اٹھا مارنا مناسب ہی * اگر
یا ہی کوئی ہر ایک پر رحم کھاوے اور ہر ایک کی برداشت
کرے تو چوڑ چپکار دغاباز جھگڑالوں کی توبن آوے * اور
سر چڑھ جاویں * آپنے یہہ مثل نہیں سنی جیسے کو

ونیا ملا اُسن رے راجا بھیل۔ تو ہے کو گھن کھا گیا لڑکے
کو لے گئی چیل * بی بی نیک باطن نے جواب دیا تیری بات
چیت سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ جیسا اُن عورتون نے تجھہ
سے جھگڑا کیا ویسا ہی تونے بھی لڑنے اور گالیان دینے
مین کوتاہی نہین کی * اور اب بھی تو لڑنے جھگڑنے کو تیار
ہی * اور وے جسقدر کہ دُشمنی اور خصومت تجھہ سے رکھتے
ہین بدستور تو بھی اُنسے کینہ اور حسد رکھتی ہی * ان بد
ارادون سے باز آ * اگر تو ایسے ہی بد فعل کینہ خسہ دشمنی دل
مین رکھتی ہی تو تو بہشت مین بھی خوش نرہیگی * بلکہ
ایسے آدمیون کو یہہ پاک جگہہ مُتنفر ہوگی * چنانچہ
ہماری کتاب المقدس مین جو لکھا ہی سو سراسر درست
اور راست ہی * یعنے آدمی کو چاہیئے کہ بہشت مین داخل
ہونے کے واسطے سراسر نیا دل پیدا کرے * تب
آیا نے سوال کیا ای بی بی صاحبہ نئے دل اور اُسکے
بدلنے کے معنے مجھے مُطلق معلوم نہین * آپ اُسکا بیان

مفصّل کریں تو بجا ہی * تاکہ اِس لونڈی کے بھی فہم میں آوے * تب
بی بی دانا نے فرمایا آیا بہت روز ہوئے میں نے ایک روز تجھ
سے ظاہر کیا تھا کہ خدا نے پہلے آدمی کو بیگناہ اور پاک
پیدا کیا * لیکن شیطان جسکو ہم بُرا سانپ کہتے ہیں اور ہمارے
ملک میں اسکا نام یہی مشہور ہی * سو وہ عورت کے پاس یعنے
حوّا کے نزدیک آیا اور جو پھل کہ خدا نے اُسکے کھانے سے
منع کیا تھا سو اُسے وُہی پھل کھانے کی ترغیب دی *
اور اُسے یہاں تک ورغلایا اور فریب دیا کہ اُسنے
خدا کے حکم سے نافرمانی کی اور گمراہ ہوکر وہ پھل
کھالیا * اور اپنے خصم کو بھی کھلایا * تب سے اُنکے دل
خراب ہوگئے اور بچے جو اُنکی شکل پر پیدا ہوئے سو وے بھی
ویسے ہی * جیسا بیج ویسا ہی جھاڑ مثل مشہور ہی * گنہ
گار اپنی اصل پر گئے اور ہر ایک بچہ جو تو دیکھتی ہی بُرے
کاموں پر اُسکا دل مایل ہی * اور چھوٹے بچے بھی بے
پھرنے بولنے کے آگے اسمیں اور اپنے ماباپ کے ساتھ

جھگڑا لڑائی کیا چاہتے ہیں * جیوں جیوں بڑھتے جاتے ہیں تیوں
تیوں خراب ہوتے جاتے ہیں * اسپر جنکو ماباپ کا خوف
نہیں اور انکو وے تربیت نہیں کرتے سو وے تو زیادہ
تر خراب مست اور منہہ زور ہو جاتے ہیں * ماباپ کو
چاہئے کہ اپنے لڑکوں کو لڑکپن سے تربیت کریں اور ادب
اور ہنر سکھاویں * تا کہ علم اور ادب کے سبب دین
و دنیا کی دولت پاویں اور خدا کی راہ پہچانیں * سنو ہم سب
پر ظاہر ہی کہ مرنے کے بعد خدا نے دو جگہہ مقرر کیں ہیں *
ایک تو دوزخ اور دوسری جنت * ہماری انجیل مقدس
میں جنت کا احوال یوں لکھا ہی کہ جنت
میں خدا نے جو چیزیں اپنے خاص نیک بندوں کے
واسطے پیدا کیں ہیں سو انکے بیان سے کوئی آدمی
واقف نہیں کہ کیا کیا نعمتیں بہشت میں ہیں *
اور نہ آدم سے اس دم تک کسی نے ان چیزوں
کا احوال سنا اور نہ دیکھا * لیکن ہم یہہ تو

یقین جانتے ہیں کہ وہ مکان یعنے جنت پاکیزہ اور دلچسپ
جگہہ ہی * اور ایسی بے مثل ویں نظیر کہ کسی نے نہیں دیکھی *
لکھا ہی کہ اُس خوش جگہہ میں پھر نہ موت ہی نہ غم نہ الم
نہ دُکھہ ہوگا * دوسری جگہہ یعنے دوزخ اب اُسکا بیان
سُنو * وہ گندک اور آگ سے تنور کے مانند بلکہ زیادہ تر
جلتا ہی * اُسکی آگ نہیں بجھتی * اور کہتے ہیں کہ وہاں اُسکا
کیڑا نہیں مرتا یعنے وہاں آگ کے کیڑے ہیں وے ہرگز نہیں
مرتے * دوزخیوں کو کھاوینگے * جو لوگ کہ ابلیس کے
موافق اپنے دل میں کینہ حسد بغض غصہ اور نفاق رکھتے ہیں
سو ہمنے بارہا سُنا ہی کہ ویسے لوگ جنت میں نہ جانے
پاوینگے * وے سب دوزخ کی آگ میں جاوینگے اور مرنے
کے بعد شیطان کے ساتھہ دوزخ میں جلینگے * کیونکہ
اگر خدا ایسے بدلوگوں کو جو غصے اور کینے اور نفاق سے
بھرے اور جلتے ہیں جنت میں آنیکا وعدہ کرتا تو البتہ
جنت بھی خراب آدمیوں کی بدذاتی اور شرارت

سے خراب اور ناپاک ہو جاتی* اسواسطے ہم سب کو خدا
فرماتا ہی کہ تم مجھسے دعا مانگو کہ ای خدا ہمارے گنہگار اور
خراب دلوں کو جو خراب چیزوں کی طرف مایل ہیں بدل*
نئے دل نیکی سے بھرے ہوئے بخش* یعنے ہمارے
دلوں کو نیک کر تاکہ ہم بدی سے باز رہیں* اور نرم دلی سے
ہم سب آپسمیں مہر اور محبت رکھیں* تب آیا نے پوچھا کیا
بی بی صاحبہ نے کبھی خدا سے ایسی دعا مانگی تھی* بی بی نیک اندیش
نے فرمایا اب تو باہر جانے کا وقت ہوا لیکن خدا چاہے
تو کل شام کے وقت جب میں کپڑے پہنونگی تب تیرے
اِس سوال کا جواب دونگی* اسوقت تجھے بھی
مناسب ہی کہ تو اپنے گھر کو جاوے اور تو گھر
میں جاکر یہی دعا مانگیو کہ ای خدا میرے دل کو کینے
اور حسد سے جو بری چیزوں کی طرف سے پھیرے
دل میں ہی پاک کر* اور اُنکی دوستی اور محبت
میرے دل میں ڈال* یہہ کہکر کہا سلے آیا اب خدا

حافظ تب آپا رخصت ہو اپنے گھر آئی

چوتھا باب آدمی کے نئے دل پیدا کرنے اور اپنی بد خصلت چھوڑنے اور نیک سیرت پکڑنے کے بیان میں

دوسرے روز صبح کے وقت جب بی بی نیک باطن سینئے کو بیٹھی تب آپا کو ما گا لیتینے بلایا * جب آپا بی بی صاحبہ کے نزدیک شطرنجی پر آکر بیٹھی تب بی بی دانا دل اُسکے تئیں باتیں بولنے لگی * ای آپا تو نے کل مجھ سے سوال کیا تھا کہ آپ نے کبھی خدا سے نیا دل دینے کی دعا مانگی تھی * سو میں اب تیرے سوال کا جواب دیتی ہوں تو کان دھر کے سن * میں ولایت میں پیدا ہوئی * وہاں کے سب لوگ اگرچہ عیسوی کہلاتے ہیں لیکن بہتیرے ایسے بھی ہیں کہ مذہب پر کچھ دھیان نہیں کرتے نہ اُس راہ پر چلتے ہیں * حاصل کلام دس بارہ برس سے میں اِس ملک میں آئی ہوں اُسوقت

میرے دل میں کچھ خدا کا ڈر نہ تھا * اچھے پاکیزہ کپڑے پہنے اور جواہر
بیش قیمت میسر ہونے کی خواہش تھی * بڑے بڑے اور پاکیزہ
کھانوں اور بڑے ناچوں کو جانے سوا دوسری فکر
نہیں رکھتی تھی * اور اسکے ساتھ یہہ بھی خراب خو تھی کہ میں
اپنے پڑوسیوں سے نہایت سخت دل مغرور رہتی * اسکا سبب
یہہ تھا کہ میں اپنے سوا دوسرے کسیکو دوست
اور عزیز نہیں جانتی تھی * یعنے غفلت کے سبب اپنے
ہی کھانے پینے عیش اور آرام کی فکر کرتی * میرا دل اسوقت
نہایت بیدرد اور بے رحم تھا * کسی کی ناداری اور مفلسی
پر مجھے ہرگز کچھ اندیشہ اور رحم نہ آتا * بہت مدت اسطرح
گذری * اتفاقاً ایک بیک میں بیمار ہوئی اسقدر کہ مرنے کا اندیشہ
دل میں آیا * اور مجھے معلوم تھا کہ دوسری جہان میں
دو جگہہ ہیں ایک تو دوزخ جو لوگ کہ خدا کے حکم کے
موافق عمل نہیں کرتے اور اسکی بندگی ہرگز بجا
نہیں لاتے وے اسمیں جاوینگے * اور دوسری جنّت

ان لوگوں کے واسطے ہی جو خدا کا خوف دلمیں رکھتے ہیں
اور خدا کا حکم بجالاتے ہیں * اس حالت میں مجھے خوف
آیا کہ افسوس میں نے تو دنیا میں کچھ اچھا کام کبھی نہیں
کیا * نہ خدا کی بندگی بجا لائی ہمیشہ میرا دل کھانے پینے اور عیش
اور آرام کی طرف مایل رہا * عاقبت کی فکر نہ کی اور اسکے حکموں
پر دھیان نہ دھرا * یہہ دوزخ میں جانیکی نشانی ہی * البتہ میرے
مرنے کے بعد دوزخ موجود ہی * یہہ بات دل میں لاکر ڈرنے
لگی * لیکن کیا کروں اسوقت پچھتانے سے کچھ فایدہ نظر نہ آیا *
غرض اسی اندیشے میں پڑی رہتی تھی * وہاں ایک عیسوی
پادری نیک خصلت خدا ترس تھا * جب اسنے سنا کہ فلانی
بی بی بہت بیمار ہی اور مرنے سے بہت ڈرتی ہی اور دوزخ
میں جانیکا اندیشہ دل میں لاتی ہی تو وہ مہربانی اور نرم
دلی کی راہ سے مجھے دیکھنے آیا * میں تو نہایت ناخوشی
کی حالت میں پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی * دیکھکر بہت افسوس
کیا اور سلام کے بعد بولا ای بی بی تیری بیماری اور

مالہ وزاری کی خبر سُنکر تجھے دیکھنے آیا ہوں * میں نے سنا
ہی کہ تو بہت بیمار ہی اور مرنیکا خوف دل میں لائی ہی *
لہذا میں نے چاہا کہ تجھے جاکر دلاسا دوں * میں نے جواب دیا
شکر ہی صاحب آپ نے بڑی مہربانی اِس عاجزہ کے
حال پر کی جو آپ تشریف لائے * لیکن آپ سے میری
تسلی نہو سکے گی کیونکہ میں نے اِس دُنیا میں کچھہ اچھا کام نہیں
کیا * بہت بد طور سے اپنی زندگی بسر کی * اب اِسواسطے ڈرتی
ہوں کہ میں اب مرونگی اور دوزخ میں جاؤنگی * ابتو کوئی
دن کی مہمان ہوں * اُسنے سُنکر فرمایا یہہ بات جو تو نے
کہی سو سچ ہی اِسواسطے کہ جیسا اکثر دوسرے لوگ خُدا
کا دھیان نہیں کرتے اور خُدا کا خوف دل میں نہیں
رکھتے ویسا ہی تو نے بھی اپنی اوقات کھیل اور ناچنے
اور گانے بجانے میں کاٹی * البتہ تو بھی دوسروں
کے موافق گنہگار ہی * لیکن تو ولایت میں پیدا ہوئی
اور تو نے وہاں پرورش پائی * کیا تو نے کبھی نہیں سُنا

کہ سب سے بڑے گنہ گار کو دوزخ سے بچانے کی ایک راہ مقرر
ہی * میں نے جواب دیا یہہ سچ ہی کہ اگرچہ میں ولایت میں
پیدا ہوئی اور وہاں ہی پرورش پائی پڑھنا لکھنا سب سیکھا
لیکن میں نے کبھی مذہب کی فکر نہیں کی * ہرگز خالق کی بندگی
اور اُسکے رسول کی اطاعت بجا نہ لائی * میری اوقات عزیز
اچھے پاکیزہ کپڑے پہننے گانے بجانے ناچنے اور کھانے
پینے میں صرف ہوئی * اب میں ڈرتی ہوں کہ عاقبت میں
میرا کیا حال ہوگا * یہہ سنکر وہ پادری نیک باطن بولا وانتی
سب آدمی گنہ گار ہیں اور وے سب جو خدا کے حکم پہ عمل نہین
کرتے اور اُسکے رسول کی اطاعت بجا نہین لاتے البتہ
دوزخ کے لایق ہیں * لیکن قادر کریم نے اپنی نہایت مہر اور
کرم سے اپنے رسول یعنی عیسیٰ روح اللہ کو اسی واسطے دنیا
مین بھیجا کہ وہ دین و ایمان کی راہ بتادے * اور گمراہی چھڑا
کر سیدھی راہ پر لگا دے * اور دیکھہ تو وہ رسول خدا کا
ہمارا اُمت ہی کے واسطے تصدق ہوا اور اُنکی رہائی کے

واسطے سولی پر اپنی جان دی * پس جو اسپہ ایمان لاوین ان
سبکے گناہ بھی معاف ہو جاوین * اور پادری نیک اندیش
کئی بار یہی بات بولا کہ خدا کا یعنی عیسیٰ خدا کا رسول
اور خدا سے ایک اور نزدیک تر ہی * جسنے اسکی اطاعت
کی گویا خدا کی بندگی بجا لائی * اور جو اس سے منکر ہوا سو وہ خدا سے
نافرمان اور مردود ہوا * پس وہ آسمان پر سے اترا اور ایک
پاک باکرہ عورت یعنے مریم عفیفہ کے پیٹ مین آدمی کی صورت
بنا اور پیدا ہوا * اس جہان مین تینتیس ۳۳ برس تک رہا اور اپنی
تمام عمر عزیز نیک کامون مین خرچ کی * اور گمراہون کو دین اور
مذہب کی راہ بتائی * آخر بدذاتون اور کافرون کے سبب وہ جان
بحق تسلیم ہوا * اور ہمارے واسطے اپنا جی دیا * اور ہمارے
گناہونکی سزا اپنے ہی بدن پر اٹھائی * اچھا پادری خدا پرست نے
فرمایا چاہیے کہ تو ایسے پاک رسول پر ایمان لاوے اور صدق
دل سے اسکے حکمون کو مانے تو خدا تیرے گناہ معاف کریگا * اور
عیسیٰ روح اللہ کی برکت اور فیض سے خدا تجھے روح پاک

بخشیگا* اور تیرا دل اس روح پاک کے سبب نور الہی سے
پُر ہوگا* پھر تیرا دل جو گناہون کی طرف مایل ہی سو بالکل نیکی
کی طرف رجوع کریگا* اور تیرا باطن مثل آئینہ زنگ اور گناہون
کی آلایش اور کدورت سے پاک اور مُصفا ہو جاویگا* اور حضرت
عیسی کے حکم پر عمل کرنے اور اُس سے نزدیک ہونے کے طور
اور اُسکی اطاعت کا طریق اور نماز پڑھنے کے ارکان بھی سب
سکھائے* اور کہا کہ تو اپنے تئین گنہ گار سمجھ اور توبہ کر کہ تیرے
گناہ معاف ہو جاوین* اور فرمایا کہ تو ہمیشہ انجیل کی تلاوت
کیا کر* اور اپنا دِل اُسکی طرف لگا اور جو اُسمین لکھا ہی
اُسپر عمل کر* اور خدا سے دعا مانگ کہ الہی مجھے نیکی
کی توفیق دے اور بدی سے باز رکھ* روح پاک اور دل
صاف بے کینہ و بُغض مجھے بخش* غرض اُس پادری نیک نظر نے
اِس طور سے مجھے تعلیم کیا* تب مین نے اُس خُدا پرست کی بات
قبول کی* جب مین خُدا کے فضل اور اُسکے رسول عیسی کی برکت
اور فیض سے چنگی ہوئی* تو مین ہمیشہ انجیل کی تلاوت

کرنے لگی اور نیک کام جو ہماری مخلصی اور دین دنیا کی بہبودی کے
واسطے ہیں اُنپر اپنا دل لگانے لگی * یعنے اُسکے حکموں پر عمل
کرنے * تب تھوڑے عرصے میں مجھے معلوم ہوا کہ میرا دل
تھوڑا تھوڑا بُرے کاموں سے ہٹتا اور نیکی کی طرف مایل ہوتا
چلا * پہلے جو میرا دل کینے اور بغض اور غرور سے بھرا ہوا تھا سو
اپنے خداوند کے فیض سے صاف ہوا * ہر دم میری خاطر اپنے
اُسی خداوند کی محبّت کی طرف مایل ہوئی * اور اس کا فرمانا پہلے جو
میں غفلت کے سبب بے فایدہ سمجھتی تھی سو اپنی عین سعادت
جانکر پڑھنے اور اُسپر عمل کرنے لگی * غرض میرا دل جو پہلے حرص
و ہوا سے پُر تھا سو خالی ہوا اور نیکی سے بھرا * بی بی نیک خصال نے
اپنا احوال یہاں تک بیان کرکے کہا لے آیا اب تو تجھے دریافت
ہوا کہ آدمی کا دل کیسا بدلتا ہے اور نیا دل پیدا ہوتا ہے *
دیکھو نیا دل پیدا ہونے کے یہہ معنے ہیں * آیا بولی بی بی صاحبہ
اب مفصّل معلوم ہوا لیکن آپکی لونڈی یہہ عرض کرتی ہے * وے
حکم جو خدا نے آدمی کو دئے سو اُنکا بیان کیونکر ہے * اگر آپ اپنی

زبان مبارک سے انکی شرح جدا جدا فرماویں تو بہہ باندی انکے
سُننے سے مستفید ہو* تب بی بی نیک باطن نے فرمایا اب تو
فرصت نہیں پر خدا چاہے تو میں تجھے کسی دوسرے وقت
خاطر جمع سے سُناؤنگی * تو یقین جان کہ اکثر لوگ جہالت اور
نادانی کے سبب اُن حکموں پر عمل نہیں کرتے* مگر جو لوگ کہ خدا
کا عشق دل میں رکھتے ہیں اور اُسکے فضل عیسیٰ کو مانتے ہیں سو البتہ اُسکی
رُوح پاک کے طفیل سے بہشت میں جاوینگے * اور خدا کا
قرب حاصل کرینگے اور فیض الٰہی سے دین و دُنیا
میں اُنکے دل نورانی رہینگے ـــــــ

پانچواں باب خدا کے دس حکموں کے بیان میں

ایک روز صبح کے وقت جب آیا بی بی صاحبہ کے
بالوں کو کنگھی کرنے لگی اور دائی بھی اُسوقت پنکھا لیئے
ہوئے وہاں کھڑی تھی * تب بی بی نیک نہاد نے فرمایا* ای
آیا تو نے ایک روز مجھ سے سوال کیا تھا کہ خدا کے دس حکم
جو خدا نے اپنے بندوں کو دیئے سو اُنکا بیان کیونکر ہے

سو اب میں تجھے یہہ کیفیت بولتی ہوں تو کان دھر کر سُن عربستان میں ایک پہاڑ ہی* خدا تعالیٰ رعد اور بجلی اور دھویں کے ساتھہ آسمان پر سے اُتر اُس پہاڑ پر آیا* اور وہیں دس حکم جو ایک پتھر کی تختی پر لکھے ہوئے تھے موسیٰ پیغمبر کے حوالے کِئے* اُنکا بیان یوں ہی

پہلا حکم خدا فرماتا ہی کہ میں خداوند تیرا خدا ہون جو تجھے مصر کی سرزمین اور بندی خانہ سے نکال لایا*

تو میرے سامھنے کسی دوسرے کو خدا نہ جاننا*

۲ تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت اور کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی مین جو زمین کے تلے ہی نہ بنانا تو اُنکے سامھنے جھک نہ جانا اور اُنکی بندگی نکرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدیوں کی سزا اُنکے لڑکوں کو جو مجھسے کینہ رکھتے ہیں تیسری چوتھی پشت تک دیتا ہوں* اور اُنمیں سے ہزاروں پر جو مجھسے محبت رکھتے اور میرے حکموں کو بجا لاتے ہیں رحم

کرتا ھون ☼

۳ خداوند اپنے خدا کا نام تو بیجا نہ لینا کیونکہ خداوند اسکو بے گناہ نہ ٹھہراویگا جو اُسکا نام بیجا لیتا ھی *

۴ تو سبت کے دن کو مقدس جان کر یاد رکھنا — چھہ دن تو محنت اور اپنا سب کاروبار کرنا لیکن ساتوان دن خداوند تیرے خدا کا سبت ھی اُسمین کُچھہ کام نکرنا ۔ نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا خادم نہ تیری خادمہ نہ تیرے چارپائے اور نہ بیگانہ جو تیرے دروازے کے اندر ھی کیونکہ چھہ دن میں خداوند نے آسمان اور زمین اور دریا اور جو کچھہ اُنمیں ھی بنایا اور ساتویں دن فراغت کی اسواسطے خداوند نے ساتویں دن کو مبارک کیا اور اُسے مقدس ٹھہرایا *

۵ تو اپنی مان اور اپنے باپ کی عزت کرنا تا کہ تیری عُمر زمین پر جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دی ھی دراز ھووے *

تو خون نہ کرنا *

تو زنا نہ کرنا *

[illegible]ی نہ کرنا *

تو اپنے ہمسایہ پر جھوٹھی گواہی نہ دینا *

تو اپنے [illegible] کے گھر کا لالچ نہ کرنا تو اپنے ہمسایہ

کی جورو کا لالچ نہ کرنا نہ اُسکے خادم نہ اُسکی خادمہ نہ اُسکے

بیل نہ اُسکے گدھے نہ اور کسی چیز کا جو اُسکی ہی *

جب بی بی صاحبہ نے یہہ احوال یہان تک کہہ

سُنایا تب اِس عرصے مین آیا بی بی صاحبہ کی کنگھی چوٹی

کر چکی * پھر بی بی صاحبہ نے یہان تک اپنی بات

تمام کرکے کہا آیا اگر آدمی اِن حکمون پر عمل کریں تو عاقبت

کی نجات اور دین و دُنیا کی خوشی اُنکو حاصل ہو * پر اکثر لوگ

نادانی اور غفلت کے سبب سے اُن پر عمل نہین کرتے *

الغرض یہہ کہکر بی بی نیک اندیش کوٹھری سے باہر گئی

آیا اور دائی کو وہان ہی چھوڑا * جب بی بی صاحبہ باہر تشریف

لے گئی تب دائی نے آیا سے پوچھا بی بی صاحبہ تجھ سے
کیا باتیں کرتی تھی جواب دیا کہ وہ خدا کی باتیں کرتی تھی
اور وے بہت اچھی باتیں ہیں* دائی نے کہا بڑے کچھ
اچھی باتیں تو نہیں بلکہ جھوٹھہ ہوتھہ وا ہی تباہی ہیں۔ کیا میں
نے نہیں سنیں* بھلا بی بی صاحبہ نے یہہ نہیں کہا کہ خدا ایک
ہی ہی یہہ بات سراسر جھوٹھہ ہی کیا برہما اور بشنو اور شو اور درگا اور
گنیس اور لچھمن یے سب خدا نہیں ہیں اور ہنومان جسکا دیول
ندی کے پار اس آنگن سے سو ایک گز دور ہی کیا وہ خدا نہیں کیا
ہماری بی بی صاحبہ اسے خدا نہیں جانتی وہ تو بڑا دیو ہی* میں نے
اپنی آنکھوں اسکی کرامت دیکھی کہ ایک بڑھیا کا بیٹا جو تپ سے مرتا تھا
سو وہاں جاتے ہی چنگا ہو گیا* آیا نے جواب دیا کہ میری بی بی
صاحبہ نے جو کہا سو سچ ہی* اور تم ہندؤں کی بات کا کیا ٹھکانا ہی
تم لوگ ایسے نادان ہو کہ دنیا میں دوسرا ایسا بیوقوف نہیں
ایک پتھر کا پتلا کھڑا کر اسے اپنا خدا سمجھے ہو* جسکو اپنے
ہاتھوں سے بناتے ہو اسی کے آگے سر جھکاتے ہو

کیا یہہ بیوقوفی نہیں * اور ہمارے پیغمبر اور بزرگوں نے بھی فرمایا ہی
کہ خدا ایک ہی ہی اُسکے سوا دوسرا کوئی پرستش کے لایق نہیں
دائی نے کہا تمھارے بزرگ اور امام تو ناحق جھوٹھہ بولتے
ہیں * یہہ کہکر پھر وُہ دائی نادان آیا کو گالیاں دینے لگی اسپر آیا
بھی مُنہہ سے لام کاف بکنے لگی * جسوقت کہ اُنمیں جھگڑا ہو رہا
تھا اُسوقت بی بی صاحبہ دالان میں بیٹھی ہوئی اپنی چھوٹی لڑکی
کو کہ پانچ ایک برس کی تھی پڑھا رہی تھی * جب اُسنے یہہ
شور و پکار اُسنا تو اپنی بیٹی سے پوچھا کہ یہہ شور کیا ہی یہہ
کہکر فرمایا جا میری جان دیکھہ تو کیا شور ہی * تب وُہ لڑکی اپنی
ما کے کہنے سے وہاں گئی اور یہہ تماشا دیکھکر پھر آئی اور
اپنی ما سے کہا کہ آیا اور دائی آپسمیں جھگڑا کر رہی ہیں *
پھر بی بی صاحبہ نے فرمایا تو جا کر اُن دونوں کو میرے پاس
بُلا لا * تب وُہ لڑکی پھر گئی اور اُن کو بُلا لائی * جب وے دونوں
آئیں تب بی بی پاکدامن نے اُنسے پوچھا کہ تم آپسمیں کیوں
جھگڑا کرتی ہو * تب آیا نے کہا بی بی صاحبہ یہہ دائی نادان

ناحق مجھ سے جھگڑتی ہی اور کہتی ہی کہ بہتیرے خدا ہیں اور
میں کہتی ہوں کہ ایک ہی خدا ہی کہ جسکا ثانی کوئی نہیں ہی *
اس نادان کے فہم میں نہیں آتا * تب بی بی صاحبہ نیک اندیش
نے سنکر فرمایا کہ مجھے یہہ تمھارا جھگڑا پسند نہیں آتا * اور مذہب
و ملت کے واسطے آپسمیں لڑنا قضیہ کرنا مناسب نہیں *
میں چاہتی ہوں کہ ہمارے سب نوکر دوستی اور محبت سے
مل کر رہیں * نہ لڑائی جھگڑا کریں * اور اگر مذہب کے باب
میں کچھہ ذکر درمیان آجاوے تو چاہیئے کہ مہربانی اور نرم دلی
سے تکرار کریں * سنو اب میں مذہب کے باب میں جیسا کہ
کتاب الٰہی میں لکھا ہی تم سے ظاہر کرتی ہوں * یہہ فرما کر
بی بی دانا دل اپنی کتاب کے رو سے یوں بیان کرنے لگی کہ پولوس
عیسیٰ کا ایک رسول جو نہایت خدا ترس تھا ایک پہاڑ پر جو یونان
کی سرزمین میں آتھینے شہر کے درمیان واقع ہی کھڑا ہو کر
لوگوں کو اتھینیو میں دیکھتا ہوں کہ تم ہر صورت میں بڑے
پوجاری ہو (۲۳) کیونکہ میں نے پھرتے اور تمھاری عبادت

گاہوں پر نظر کرتے ہوئے ایک بیدی بھی پائی جس پر لکھا تھا نامعلوم خدا کے لیئے پس جسکو تم بن جانے پوجتے ہو اُسی کی خبریں تمھیں دیتا ہوں (۲۴) خدا جسنے دنیا اور سب کچھ جو اُسمیں ہی پیدا کیا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہوکے ہاتھہ کی بنائی ہیکلوں میں نہیں رہتا (۲۵) اور نہ آدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہی گویا کہ کسی چیز کا محتاج ہو اُسنے تو آپ سب کو زندگی اور سانس اور سب کچھہ بخشتا (۲۶) اور ایک ہی لہو سے آدمیوں کی ہر قوم تمام روے زمین پر بسنے کے لئے پیدا کی اور مقرری وقتوں اور اُنکی سکونت کی حدوں کو ٹھہرایا ہی (۲۷) تاکہ خداوند کو ڈھونڈھیں* شاید کہ اُسے ٹٹولیں اور پاویں* ہرچند وہ ہم میں کسی سے دور نہیں (۲۸) کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں جیسا تمھارے شاعروں میں سے بھی کتنوں نے کہا ہی کہ ہم تو اُسکی جنس بھی ہیں (۲۹) پس خدا کی جنس ہوکے ہمیں یہہ خیال کرنا لازم نہیں کہ خدائی سونے یا روپیے یا پتھر یا کسی چیز کے مانند ہی جو

آدمی کیسا ہی اور نہ پڑھے بنی (۳۰) غرض کہ خدا جہالت
کے وقتوں سے طرح دیکر اب سب آدمیوں کو ہر جگہہ حکم دیتا ہی
کہ توبہ کریں (۳۱) کیونکہ اسنے ایک دن ٹھہرایا ہی جسمیں
میں راستی سے دنیا کی عدالت کریگا * ایک فرد کی معرفت جسے
اسنے مقرر اور مردوں میں سے جلا کے سب پر ثابت کیا ہی *
اور خدا فرماتا ہی کہ کیا میرے سوا اسے کوئی اور خدا ہی *
سچ ہی کہ نہیں * میں اپنے سوا کسی کو خدا نہیں جانتا *
اور جو لوگ بت بنا کر پوجا کرتے ہیں سو سب احمق ہیں
انکو کچھہ عقل نہیں * اور وے جو خود پسندی سے ایسی بیہودہ
چیزیں بناتے ہیں سو ان سے انکو عجز از روسیاہی اور
سنگدلی کچھہ اور [illegible] ہوگا * اور تیلے تو انکی حماقت اور نادانی
پہ خود شاہدی دیتے ہیں * اسواسطے کہ وے نہ دیکھتے
ہیں اور نہ پہچانتے ہیں * وے تو خود پتھر ہی ہیں نہ انکو
شرم ہی نہ حیا * پر تعجب ہی کہ یے لوگ باوجود یکہ دیکھتے
پہچانتے ہیں تسپر بھی انکو شرم و حیا نہیں کہ ہم یہہ کیا

بیہودہ کام کرتے ہیں * جاننا چاہیئے کہ قیامت کے دن بہت
شرمندہ ہونگے * بُت تراش اور بت پرست اور مزدور
اور جو اُنمیں ساعی ہیں سو اُن سب کو ایک جا جمع کیا جاویگا *
تب وے سب اپنے کئے سے نادم ہونگے اور ڈرینگے
اور شرم کے مارے آنکھ اوپر نہ اُٹھاوینگے * پس چاہیئے
کہ اب اِسوقت کہ وقت فرصت غنیمت ہی اپنے کئے سے
شرمادیں اور پچھتاویں اِسواسطے کہ قیامت کے دن
توبہ سود نہ کریگی * دیکھو تو لہار یا سنار روپے سونے لوہے
کو چمٹے سے پکڑ آگ میں ڈالتا ہی اور تھوڑا سا گھڑ کر ایک
مورت بناتا ہی اور وہ یہانتک محنت کرتا ہی کہ وہ بیہودہ
کام کرتے کرتے تھک جاتا ہی اور بھوکھا پیاسا آگ کے
سامھنے اسکے بنانے کے شوق میں بیٹھا رہتا ہی * اور
اُسکی قوت بھی ایسے نکمے کام میں کم ہوتی ہی * پر اُسے
کچھ فایدہ تو نہیں مگر دُکھ ہی حاصل ہی * اگر اسی طرح خالق
زمین و آسمان کی پرستش کرے تو کیسی قوت اور برکت

سؤال کیا بی بی صاحب لوگ ایسے خراب اور بدچال کیوں ہوئے* کیا خدا نے آدمیوں کو برا بنایا * بی بی نیک خصال نے جواب دیا کہ خدا تعالی کچھ بھی گناہ نہیں کرتا وہ ہر ایک آلایش سے بری ہی اور ہر ایک بد چیز سے بیزار اور ہر ایک گناہ اور ناپاکی اسکی نظر میں خراب ہی * سن آیا میں مشرح بیان کرتی ہوں سب سے پہلے خدا نے آدم اور اسکی زوجہ حوا کو اپنی ہی صورت پہ پیدا کیا * چنانچہ تمھارے قرآن مجید میں بھی لکھا ہی * کہ میں نے انسان کو اپنی صورت پر خلقت کیا * پھر بی بی دانا دل نے کہا آیا میں تجھے یہہ کیفیت اپنی کتاب سے پڑھکر سناونگی * یہہ کہکر فرمایا کہ وہ بڑی کتاب جو اس میز پر دھری ہی اسے اٹھا لا * آیا اگرچہ علم سے واقف نہ تھی جو پہچان کر لاوے پر اس نشان سے کہ بی بی صاحب ہر روز اس کا مطالعہ کیا کرتی تھی دریافت کرکے وہی کتاب جو کہ بی بی کو مطلوب تھی اٹھا لائی * بی بی عقلمند نے جہان کہ دنیا کے پیدا ہونے کا احوال ہی وہاں سے پڑھنا شروع

ے وقت اپنے ہاتھ پاؤن اُس سے سینکتا ہی

پھر اُسی جھاڑ کا ایک ٹکڑا کاٹ اور اُسے جلا کر

دٹی پکاتا ہی اور کباب بھون کر کھاتا ہی * پھر

کے ایک ٹکڑے سے تپلا بنا کر پوجا کرتا ہی

اُسکے سامھنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا رہتا ہی اور

جدہ کرکے اُس سے دعا مانگتا ہی اور کہتا ہی

ای دیو مجھے بچا لے اور میرے گناہ بخش اور

نی دیا سے مجھے دھن دولت اولاد دے *

نادانی ہی * وہ دیوانہ یہہ نہیں سمجھتا کہ مین نے

سی جھاڑ کا ایک ٹکڑا جلا کر روٹی پکائی اور اُسپر

اب بھون کر کھائے * پھر باقی ٹکڑون سے کیا مین

یسی نکمی چیز بناتا ہون * اور اُس لکڑی کو کیون

جدہ کرتا ہون * اور مین کیا اِس سے دعا مانگون

مجھے بچا لے یا دولت دھن دے * یہہ نہیں

جانتا کہ یہہ لکڑی کا ٹکڑا جو مین نے اپنے ہی ہاتھون سے

گھرا مجھے کیا بچائیگا اور مجھے کیا دیگا وہ بت تو را کھہ کھاتا ہی * اور بت پرست خاک پھانکتا ہی بلکہ جھک مارتا ہی * جیسا کہ انکے بت آدمی کی صورت پر ناک کان آنکھین نقلبندی رکھتے ہین پر نہ دیکھہ سکتے ہین نہ سمجھتے نہ پہچانتے ہین * ویسا ہی بت پرست ازل کے اندھے نہ انکو عقل ہی نہ دل ہی نہ دماغ نہ دانائی نہ بینائی محض بت کی صورت ہی ہین * کہو لیجی نیک و بد کی کچھہ خبر نہین رکھتے * جیسا کہ دیوانہ انسے بھلے برے سے آگاہی نہین بصورت زندہ ہین اور انسان کی صورت نظر آتے ہین * پر جب انکو عقل نہین تو حیوان سے بدتر ہین * انسان کی بزرگی دانائی و بینائی سے ہی * والّا یہ حیوان ناطق ہی اور وہ حیوان مطلق * غرض شیطان نے انکو یہان تک بہکایا اور انکے دلون کو مرتبہ فریب دیا کہ وے محض نادان ہو گئے نیک و بد کی تمیز نہین رکھتے *

جھوٹھہ سچ مین فرق نہیں کر سکتے * جب بی بی صاحبہ
یہہ احوال یہاں تلک پڑھہ چکی تب فرمایا ای دائی
مین اپنے کتاب مقدّس کے لکھے پر کہ سراسر راست
اور درست ہی باور کرتی ہوں اور یقین جانتی ہوں کہ
ایک ہی خُدا ہی * اور تو بھی اپنے مذہب کی روسے
کہ واہی تباہی ہی خیال کرتی ہی کہ بُہتر سے خُدا ہیں *
لاحول ولا قوت خیر تیری خوشی * پر اگر مین تجھے اِس بُت
پرستی سے چھڑا سکتی اور خُدائی پاک کی بندگی مین
لا سکتی تو مین بہت خوش ہوتی * اور تو بھی دین
و دنیا کی خوشی حاصل کرتی * لیکن میں نہیں
چاہتی کہ اِس باب میں تجھہ سے قضیہ کروں
تو جان تیرا ایمان جانے * جو کوئی جو کچھہ کریگا سو ہی
پاویگا * اپنا کیا اپنے ہی ساتھہ آویگا * پر
داناؤں نے کہا ہی کہ اگر کوئی اندھا کہیں چلا جاتا ہو اور
رستے میں کوآ بھی ہو تو بینا کو ضرور ہی بلکہ فرض ہی کہ و

اُسے عذر کرے * نہیں تو بڑا گناہ ہی * اِسواسطے دانا نادانون
کو نصیحت کرتے آئے ہیں * وے مانیں یا نہ مانیں * پر اُنکو لازم
ہی کہ نصیحت کریں * بلکہ اکثر اولیا اور پیغمبروں نے اِسی واسطے
قید سہی جان دی * غاروں میں چھپ بیٹھے خدا کے
فرمان بجا لانے اور سمجہانے میں اپنی جان کا خطرہ نہ کیا *
اور گمراہوں کو راہ پر لانے کے واسطے اپنے پر محنت اور
مشقت اُٹھائی * غرض اور تو میں تجھسے کچھ نہیں کہتی
ہوں کِسواسطے کہ نادان سیاہ دل کو نصیحت کرنی ایسی ہی
جیسی پتھر میں میخ ٹھونکنی کہ وہ ہرگز اُسمیں نہ جائیگی * پس یہی
چاہتی ہوں کہ تو پھر آیا سے جھگڑا نہ کرے * یہہ کہکر آیا اور دائی
کو رخصت کیا * وے دونوں اپنے اپنے گھر گئیں *

چھٹا باب اُسکی شرح یہہ کہ تم اپنے

خدا کا پاک نام بے فایدہ زبان پر مت لاؤ * پس جو
کوئی اللہ کا نام عبث لیگا تو وہ گنہ گار ہی اور خدا اُس سے

بیزار * اور وہ عذاب میں گرفتار ہوگا *

ایک روز بی بی نیک باطن نے آیا سے کہا ای آیا ہر ایک
حالت میں اور ہر ایک بات جو تو کرتی ہی سو اسمیں خدا کا پاک نام
زبان پر لاتی ہی * میں سمجھتی ہوں کہ تو اسکا پاک نام ادب اور
طہارت سے نہیں لیتی * چاہئے کہ تو اپنے خدا کا نام ادب
اور طہارت سے لے * آیا نے جواب دیا * بی بی صاحبہ یہہ
تو میری عادت ہی ہی * پر میں اپنے دل میں کچھہ برا قصد
نہیں رکھتی فقط تکیہ کلام ہر ایک بات میں خدا کا نام میری زبان
پر آجاتا ہی خدا نخواستہ میں اور کچھہ خیال دل میں نہیں
لاتی * تب بی بی خوش مزاج نے فرمایا تجھے کچھہ تمیز نہیں *
اسواسطے تو ہر ایک حالت میں اسکا بزرگ نام خواہ تو پاک
ہو یا ناپاک لیتی ہی * اگر تجھے اسکی بزرگی معلوم ہو تو
تو ایسا نکرے * ہر ایک شخص کے نزدیک اگرچہ چیز نفیس
بیش قیمت ہو پر اسکی نادانی کے سبب سے وہ قدر
نہیں رکھتی * سے قدر نادان کے نزدیک جواہر اور

پتھر ایک ہی ہیں * اور بہت دن ہوئے شاید تجھے یاد ہی
کہ نہیں * میں نے ایک بادشاہ کی نقل تیرے سامھنے پڑھ
سنائی تھی کہ وہ ایسا خدا ترس تھا کہ اگر کہیں کاغذ کا
ٹکڑا اُسکی نظر میں آجاتا تو اُسے اُٹھا رکھتا * اس اندیشے
سے کہ شاید اُسپر خدا کا نام نہ لکھا ہو * اگر تیرے دل میں بھی
اُس بادشاہ خدا پرست کے موافق خدا کا خوف ہوتا تو
میں تجھ سے نہایت خوش ہوتی * آیا نے کہا بی بی صاحبہ ہمارے
گروہ کے سب لوگ ویسا ہی بولتے ہیں * اُنسے کوئی
دوسرا ارادہ دل میں نہیں رکھتے اور گناہ کا قصد قصداً نہیں
کرتے * بی بی نیک دل نے فرمایا کہ تیری بات چیت سے
صاف معلوم ہوتا ہی کہ تم لوگ اس حکم کو نہیں جانتے *
اور نہیں سنا جیسا کہ فرمایا ہی * کہ تم اپنے خدا کا نام بی فایدہ
مت لو اسواسطے کہ اگر کوئی اُسکا نام ادب سے نہ لیوے
تو خدا کا گنہگار ہی * البتہ قیامت کے روز اُسکی پرسش ہوگی
آیا نے جواب دیا * بی بی صاحبہ ہم اپنے حکموں کو کیونکر

جانیں * اسواسطے کہ ہم لوگوں میں بہت کم لوگ پڑھے لکھے ہیں
اکثر لوگ پڑھ لکھ نہیں سکتے * پس جو شخص علم نہیں رکھتا اُسکو کیا
معلوم ہو * اور ہمارا قرآن شریف بھی عربی زبان میں لکھا ہوا ہی *
اکثر لوگ اُسے پڑھ نہیں سکتے اُسکے معنے سمجھنے کو علم عربی ضرور ہی
پھر بی بی نیک نیت نے کہا بھلا اگرچہ تو پڑھ نہیں سکتی اور نہایت
وان ہی تو بھی اگر اپنے ہی دل میں ذرا فکر کرکے کسی کے کہنے سُننے
سے دریافت کرے تو تجھ پر صاف کھل جاوے * اور تیرے دل
میں آوے کہ میں یہہ خدا کا پاک نام ہر ایک حالت میں جو لیتی
ہوں سو ترک ادب ہی اور میں اسطرح اُسکے نام لینے سے گنہ
گار ہوتی ہوں * یہہ تو کچھہ مُشکل مسئلہ نہیں ایک بچہ بھی سمجھہ سکتا
ہی * اور تو یقین جان کہ خدا کا غضب محض آدمیونکی نار استی
اور بے دینی اور بدکاری کے سبب آسمان پر سے نازل ہوتا
ہی اور ہوا * اسواسطے کہ وے اکثر زناکاری حرام خواری دغا
بازی وغیرہ بد فعل کرتے ہیں * اور جھوٹھہ کو سچ پر ترجیح دیتے
ہیں ظلم اور ستم بہت کرتے ہیں * اور انصاف بہت تھوڑا *

اور قادر کی قدرت اور حکمت اور صانع لایزال کی صنعت اور
حکمت دنیا کی خلقت اور جتنی کہ چیزیں جہان میں ہیں انکی پیدایش سے
اظہر من الشمس ہی * خدا ایک خدائی اور بزرگی کا احوال اوپر لکھا
کر چکا * صانع کامل کی کمال قدرت اور صنعت اشیا سے ظاہری
سے صاف ظاہر ہی * فاعل کی حقیقت اور صانع کی کیفیت صنعت
سے پہچاننا چاہیے * اسواسطے کہ ہر ایک کار بے فاعل
اور ہر ایک صنعت بے صانع ممکن نہیں * اسکی قدرت اور
خدائی قایم اور دایم ہی وہ جو چاہے سو کرے اور جو چاہا سو کیا
اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہی * پس آگے اُس خالق قادر کے آگے
کچھہ عذر نہیں * بندوں کی سرافرازی اپنے آقا کی اطاعت اور
عجز و نیاز میں ہی ہی * یعنے اُس بے نیاز کے یہاں عاجزی فروتنی
ہی قبول ہی * آیا بولی آپ نے جو فرمایا سو اس
باندی کی سمجھہ میں نہیں آیا * فرمایا آیا تو نہیں جانتی
جو کچھہ کہ لوگ بولتے ہیں سو خدا سُنتا ہی اور جو دے
کرتے سو وہ دیکھتا ہی وہ بصیر اور خبیر ہی * اُس سے

ظاہر اور پوشیدہ چھپا نہیں * تب آیا بولی ہاں بی بی صاحبہ * یہہ
بی بی نیک خو نے کہا اگر تجھے علم نہیں تو بھی تو اپنی ہی عقل سے دریافت
کرسکتی ہی کہ جو کوئی بے فایدہ اُسکا نام لیتا ہی تو خبیر اور بصیر یہہ
دیکھہ سن کر غُصّے ہوتا ہی * آیا نے یہہ سُنکر اب تلک جواب نہین
دیا تھا کہ اتنے میں ایک گُسائیں جٹا دھاری میلے کُچیلے کپڑے پہنے
ہوئے دریچے کے سامھنے آیا اور سوال کیا اگرچہ بی بی صاحبہ
نے کت پتے ہتے کتے توحید یون کو اندر آنے سے منع کیا تھا
اور چوکیدارون کو تاکید کی تھی کہ تم ایسے فقیرون کو اندر آنے
مت دیجیو * پر اُس روز وہ چوکیدار ہندو تھا اُسنے اُسپر
مہر کرکے اندر آنے دیا * غرض وہ اندر آکر چلّایا کہ فقیر نگر گداؤں کا
دستور ہی پکار پکار کر بھیکھ مانگنے لگا * بی بی صاحبہ نے یہہ سُنکر
آیا کو کہا کہ پردہ گرا دے * اور کہارون کو فرمایا کہ جلد اِس گدا
بے وحدت کو آنگن سے باہر کرو * وہ گسائیں بھی نہایت کت
ستا زور آور تھا * جب کہارون نے چاہا کہ اُسے باہر نکالیں
تب وہ اُن سے لڑنے کو موجود ہوا اور چاہتا تھا

کہ ایک آدھ کی کُندی کرے * پر اتنے میں صاحب اُس ارے کے
باہر آئے دیکھتے ہی وہاں سے بھاگا نہیں تو البتہ اُن کہاروں میں
سے ایک دو کو ٹھونک ڈالتا * غرض جاتے وقت اُسنے صاحب
کا نام لیکر گالی دی اور پکار کر بولا ہم ستری کیا پروا رکھتے ہیں اور
تجھ سے کیا ڈرتے ہیں * یہہ کہکر چپ ہوا * آیا جو بی بی صاحبہ کی
کوٹھری میں پردے سے لگی ہوئی بیٹھی دیکھتی تھی یہہ بات اُس
فقیر سے سُنکر بہت غصے میں آئی اور اُسے گالیاں دینے لگی اور
ایسی طیش میں آئی کہ کپڑوں سے باہر ہو گئی * بی بی صاحبہ
نے اُسے تین چار دفع منع کیا تو یہہ کیا بکتی ہی چپ رہ * تب
آیا بولی کیا بی بی صاحبہ آپ نے نہیں سُنا کہ اُس گُسائیں
شریر نے کیسی خراب گالی صاحب کو دی * اگر میرا مقدور ہوتا
تو البتہ اُسے پکڑ کر خوب سزا دیتی کہ بار دیگر کسی صاحب کے
حق میں ایسی بے ادبی نکرتا * دیکھئے کیا ڈھیٹھ بیجا گستاخ گسائیں
تھا جو بے اجازت بنگلے میں گھس آیا اور موئے نگوڑے
نے صاحب کو گالی اٹھا دی * مثر اُسسے صاحب پر سے صدقے

کرون * بی بی صاحبہ ویسے شوخ چشمون کو سزا دینی واجب ہی *
اگر لولا لنگرا اپاہج بھیکھ مانگے تو اُسے کچھہ دوش نہیں * اسواسطے
کہ اُس سے کچھہ کام نہیں ہو سکتا * مگر ایسے خراب لچّون کو
خیرات دینی ایسی ہی جیسی کوئی سکون کے حق مین بدی
کرے وے محنت مزدوری کر سکتے ہین * دیکھئے وہ کیا
زبردست ہٹّا کٹّا تھا * اگر وہ چاہے اور اُسے کچھہ عقل ہو
تو وہ نوکری کرے * اور اگر نوکری نہ ملے تو محنت مزدوری
کر کے اپنا پیٹ بھرے * ہمارے مذہب مین لکھا ہی کہ
سوال حرام ہی حتّی المقدور کوئی کسی سے کچھہ چیز کا سوال
نہ کرے نہ کسی کے آگے ہاتھہ پسارے * یہہ سخت عیب ہی
جو لوگ اہل ہمت اور صاحب تمیز ہین سو اُنکے نزدیک سوال
کرنا مرجانے سے بدتر ہی * تب بی بی صاحبہ نے
فرمایا یہہ بات سچ ہی * اور جو کچھہ اُس گوسائین
نے کہا سو مین نے بھی سُنا * واقعی وہ سزا کے
لایق ہی ہی * اسواسطے کہ وہ بے اجازت بنگلے مین آ

اور شور مچایا * البتہ یہہ کام اچھا نہیں ہی * پس تو سمجھ کہ وہ گوسائیں جو اسقدر گناہ کرنے سے گناہ گار دواجب التعزیر ہوا اور تو بھی یہہ خراب بات سنکر اُس سے نہایت خفا ہوئی بلکہ ہر ایک جو یہہ بات سُنیگا سو ناخوش ہوگا اور کہیگا کہ وُہ گوسائیں بڑا بدذات تھا جسنے صاحب کو گالی دی * البتہ وُہ سزا کے لایق تھا * اب اُس فقیر کے احوال سے دریافت کیا چاہئے اور ہمارے تمھارے واسطے یہی دلیل بس ہی کہ ہم جو خراب کام کرتے ہیں اور خدا کا فرمانا عمل میں نہیں لاتے تو کیا خدا جو قادر و قدیر ہی سو ہمارے بد فعلون سے ناخوش نہوگا * البتہ جو گناہ کہ ہم کرینگے سو اُس کی سزا البتہ پاوینگے کیونکہ بُرائی کا مزہ بُرائی ہی ہی * مثلاً اگر کوئی جو بوویگا تو کیا اُنکے عوض گیہون یا چاول پاویگا * اور ہر چند آدمی اپنی بدی چھپاوے پر خدا دیکھتا ہی * بدستور تو بھی اپنے دل میں سمجھ کہ وُہ گوسائیں صاحب کا نام بطور حقارت لینے اور بُرا کہنے سے گنہ گار اسقدر واجب سزا ہوا * اور سب

خاص و عام کی نظروں میں یہہ کام خراب اور نامناسب کیا۔
پس میں جو ہر گھڑی ہر ایک عالت میں خدا کا پاک نام زبان
پر لاتی ہوں اور پاکی ناپاکی میں فرق نہیں سمجھتی تو خدا مجھہ سے
ناخوش نہوگا * اسواسطے میں تجھے تاکید کرتی ہوں کہ اپنے
اللہ کا نام پاکی اور صفائی سے لے نہیں تو تیرا گناہ اُس
گوسائیں کے گناہ سے کہیں بڑا ہوگا بلکہ اِس اور اُس
میں زمین اور آسمان کا فرق ہی * کیونکہ اُسنے تو فقط صاحب
ہی کے حق میں کہ وہ بھی اُس خدا کے بندوں میں سے ایک
بندہ ہی بے ادبی کی * اور تو اُس پاک پروردگار کا نام
ہردم بے ادبی سے لیتی ہی * وہ ہردوجہان کا مالک اور
خالق ہی اُسکی بزرگی اور برتری کا بیان اِنسان کی زبان
بیان نہیں کرسکتی * پیغمبروں اور بزرگوں سنے بھی
فرمایا ہی کہ اہی خدا جیسا کہ تیری عبادت کا حق ہی ویسا
ہم نہیں کرسکتے * اور جیسا کہ تیری ثنا و صفت کا حق ہی
ویسا ہم بجا نہیں لاسکتے اور حق تو ہی کہ اُسکی تعریف نہیں ہوسکتی

چاہیئے کہ اُسکا ڈر دل مین رکھین اور اُسکی عبادت بجا لاوین اور
اُوسکی درگاہ مین عجز و نیاز کرین کہ سب سے زیادہ اُسے عاجزی ہی قبول
ہی* اور یہہ بھی غرور نکریں کہ ہم خدا پرست و پاک ہین اور بُت پرست
ہندو وغیرہ جو بُت کو پوجتے ہیں اور مصنوع کو صانع جانتے ہیں سو
محض نادان ہیں* شیطان نے اُنکو ورغلایا ہی* خدا وہ ہی کہ جسنے
اپنی قدرت کاملہ سے زمین اور آسمان بنایا بُزرگی اور حشمت اور قدرت
اُسی کو سزاوار ہی وہ بُزرگی کے اور برتری کے لایق ہی*
اور یہہ بھی توریت مین لکھا ہی کہ ای ایوب تو دیکھہ
اور سُن اور ایمان لا مین تجھے صاف بتاتا ہون کہ اگر
کوئی آدمی خدا سے خدائی دعوی کرتا ہی اور غرور اور جہالت
اور خودپسندی سے اپنے تئیں بڑا سمجھتا ہی تو کیا بڑا اور
بُزرگ ہوگیا* وہ خالق ہی اور یہہ مخلوق ہی* بندہ بندگی
ہی کرے اور خدا کو خدائی ہی شایان ہی* چاہئے کہ خدائی
دعوی نکرے نہ کارخانہ آلہی میں دخل دے وہ قادر ہی جو چاہتا ہی
سو کرتا ہی* چون و چرا کو وہان دخل نہین* اور تم جو اُس سے دشمنی رکھتے ہو

اور خصومت اور بدذاتی سے کہتے ہو یہہ کیون کیا اور وہ کیا ہوا
تو یہہ صرف تمھاری نادانی ہی کیونکہ اسکا ہر ایک فعل حکمت اور
مصلحت سے خالی نہین اسکا ہر ایک کام عین مصلحت اور حکمت
ہی * پھر بی بی صاحبہ اہل علم بیان کرنے لگی * کہ خدا واحد اور
لاشریک ہی * اسکی حشمت اور بزرگی کے تخت نے فلک الافلاک
پر زیب و زینت پائی بلکہ دنیا مین کوئی جگہہ نہین کہ جہان خدا
نہین جیسا کہ زبور مین لکھا ہی * کہ ای خدا مین جدھر
جاؤن ادھر تو ہی ہی اگر مین آسمان پر چڑھ جاؤن تو
وہان بھی تو ہی ہی اور زمین کے اندر جاؤن تو بھی تو وہان
ہی * مثلاً اگر مرغ صبح کے پر لگا کر سمندر کے اس پار
اڑ جاؤن تو بھی ای بار خدایا تیری قدرت کا ہاتھہ مجھے
پکڑ لیگا * اور میرے واسطے تیرے سوا کسی کے ہاتھہ کا
آسرا اور تکیہ نہیں ہی * آپا نے پوچھا اگر خدا ہر ایک جگہہ
ہی تو پھر ہم اسے کیون نہین دیکھہ سکتے * بی بی خوش مزاج
دانا نے کہا ہم خدا کو اسواسطے نہین دیکھہ سکتے کہ وہ ہمارے

موافق ہڈیاں گوشت پوست نہیں رکھتا * وہ تو روح مقدس ہی چشم ظاہر بین کو طاقت نہیں کہ روحوں کو دیکھ سکے * لیکن لکھا ہی کہ مرنے کے بعد جب جان بدن سے نکل جاوینگی تو ہم سب خدا کو دیکھینگے * آیا نے سوال کیا کہ کیا خدا کھانا پینا سوتا نہیں * بی بی نیک اندیش نے جواب دیا کہ کھانا پینا سونا جسم فانی کی حفاظت کے واسطے ضرور ہے * وہ اُس سے زندہ ہی اور روح ان چیزون کی چاشنی اور لذت کے سواے حیات ہی * جسم فانی فنا ہو جاویگا اور روح قایم رہینگی * ہندو وغیرہ بت پرست جو اپنی حماقت سے کہتے ہیں کہ ہمارے دیو کھاتے پیتے سوتے ہیں سو وے محض اپنی نادانی اور جہالت جتاتے ہیں * اُسکی ذات پاک ان چیزون سے مبرا اور بے نیاز ہی * یہہ فرما کر بی بی دہندار خدا کی صفت اور ثنا کرنے لگی * ای خالق جہان تیرے برابر کوئی نہیں * تو بے مثل و مانند ہی اور تیرا ہر ایک فعل عین حکمت اور سراسر مصلحت ہی * تو واحد اور لاشریک ہی * بندے کو تیری

کبھی بھی بی بی کو عبادت خانے میں لیجا نیکے سوا سے کچھ
کام نکرنے * اور گھوڑے بھی اُس روز طویلے میں بندھے
رہتے * صاحب سواری نکرتے * اور اتوار کے دن
خانساماں وغیرہ اُسکے مددگار باورچی خدمتگاروں
کو فرصت دیتی * بڑے کھانے اور مہمانوں کی ضیافت
کی تکلیف اُن پر نہوتی * یعنے بڑے کھانے نکرتی تا کہ وے
سب آرام پاویں * اور باغبان بھی اُس روز چھٹی
پاتے * اگرچہ کچھ کام جو دوسرے روز ہو سکتا اور
باغبان کو اُس مبارک روز وہ کام کرتے دیکھتی تو بہت
ناخوش ہوتی * اور اُس روز ہوشیاری اور بہت
خبرداری سے خدا کا حکم مانتی اور اُسپر عمل کرتی * اور
بی بی پاک دامن نے آیا اور دائی کو یہہ حکم دیا تھا
کہ وے نہا دھو کر صاف کپڑے پہنیں اور پاکی اور صفائی
سے رہیں * بلکہ ہر ایک اپنے نوکر کو بھی تاکید کی تھی کہ
اتوار کے دن پاک صاف رہے * اسمیں وہ نہایت

خوش ہوتی *

اتفاقاً ایک ہفتے اتوار کے دِن جب بی بی صاحبہ عبادت
گاہ سے پھر آئی تب کیا دیکھتی ہی کہ آیا میلے کچیلے کپڑے پہنے
ہوئے بیٹھی سیتی ہی * تب بی بی صاحبہ نے پوچھا ای آیا
تو کیا کرتی ہی * اُسنے جواب دیا کہ میں آپ کی توپیاں
سیتی ہوں * فرمایا کیا میں نے حکم نہیں دیا تھا کہ تو اِتوار کے
دِن کچھ کام مت کر * بولی بی بی صاحبہ ہم تو مسلمان ہیں
ہمکو اُسکی کیا فکر ہی * تب بی بی دور اندیش نے دِق ہو کر
کہا ای آیا تو بڑی گستاخ ہی * تو مجھ سے ایسی نکمی باتیں
کیوں کرتی ہی * یہہ تیرا نامعقول جواب و سوال مجھے پسند
نہیں آتا * کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ تو اِتوار کے
روز کچھ کام نکرنا اور گو کہ میں بھی جانتی ہوں کہ تو مسلمان
ہی پر میں تو حضرت عیسیٰ کی امت ہوں * مجھے تو اِس
مبارک دِن کو ماننا اور عبادت کرنی ضرور ہی کہ نہیں *
اور میں نے تجھے بارہا یہہ حکم جو خدا نے اپنے بندوں

کیا کہہ سنایا اور بار بار تاکید بھی کی پر تو نہیں مانتی * مجھہ پر واجب بلکہ فرض ہی کہ میں تجھے اور سب اپنے نوکروں وغیرہ لوگوں کو جو میرے بنگلے کے احاطے میں ہیں اِس دِن کام کرنے سے باز رکھوں * اور اُس حکم کے موافق جیسا کہ خدا نے فرمایا ہی کہ تم اِتوار کے دِن عبادت کے سواے کچھہ کام مت کرو نہ تم نہ تمھارے نوکر چاکر نہ بیگانے جو احاطے میں ہوں نہ تمھارے بیٹے بیٹیاں اور گھوڑے ٹٹو وغیرہ جانور جو تمھارے پاس ہوں سو اُنکو بھی اِس روز آرام دو * اگر تو میری نوکر نہوتی تو میں اِسکے واسطے کچھہ نکہتی * اسپر بھی تو اپنے واسطے بنگلے سے باہر جاکر کچھہ کام کرتی تو مجھے اُسکا افسوس نہ آتا * نہ تجھے کہنے جاتی * پر مجھے تو ضرور ہی کہ خدا کے حکم کے موافق عمل میں لاؤں اگر تو میرا کہنا مانے تو میں تجھسے بہت خوش ہونگی * آیا نے یہہ سُنکر وہیں سینے کا کام چھوڑ دیا اور چپکی وہاں سے اُٹھکر نہا نیکو گئی پھر نہا دھو صاف کپڑے پہن بی بی خوش حال کے سامھنے

اکر کھڑی ہوئی* تب بی بی نیک نہاد اُسے دیکھکر بہت خوش ہوئی اور شطرنجی پر بیٹھنے کا حکم کیا* تو وہ مُودب ہوکر بی بی اہل علم کے پاس بیٹھی*

ایک دم کے بعد بی بی نیک سیرت کہنے لگی کہ اس مُلک میں بہت ولایتی لوگ ہیں کہ وے عیسوی کہلاتے ہیں* پر اکثر اپنے رسول اور خدا کے کہنے پر عمل نہین کرتے* اور اتوار کے دن کو متبرک اور مبارک نہیں سمجھتے* اور خدا کی بندگی کہ اُس روز اُن پہ واجب ہی بجا نہین لاتے بلکہ اس روز واہیات اور بازی میں مشغول ہوتے ہیں* اور جو دیندار اہل دل ہیں سو البتہ اِس دن بندگی کے سِواے اور کچھ کام نہین کرتے* میں تجھسے مفصل کہتی ہون کہ جب اتوار کے دن جیسا کہ حکم ہی کوئی بجا لاوے تو البتہ ہر ایک نفعے دوسرے دنون میں خدا اُسے برکت دیوے اور خدا اُسے ہمیشہ خوش رکھے* آیا نے جب یہہ بات سُنی تو اپنا مُنہہ بنا پکار کر بولی ای بی بی صاحبہ کالے فرنگی یعنے آدھے ہندوستانی اور آدھے ولایتی جنکے باپ ولایتی اور ما ہندوستانی ہین وے

تو اتوار کے دن کو کچھ نہیں مانتے بلکہ اتوار کے دن کو اپنے عیش و آرام پینے کھانے لہو و لعب کے واسطے غنیمت جانتے ہیں * اسواسطے کہ اُنکو اس دن چھٹی ملتی ہی * وے غنیمت سمجھ تمام دن شراب پینے کھانے اور گانے بجانے میں صرف کرتے ہیں اُنکے حق میں گویا یہہ دن روز نو روز ہی * اُنمیں سے کے بھوڑے بازار میں رہتے ہیں میں نے اکثر دیکھا کہ وے اتوار کے دن شراب پینے اور ناچنے کے سواے کچھ کام نہیں رکھتے * بی بی دانا دل نے جواب دیا آیا نہیں بھی جانتی ہوں اور مجھے بخوبی معلوم ہی کہ وے نہایت خراب ہیں اُنکی چال چلن ہرگز درست نہیں * اُسکا سبب یہہ ہی کہ اکثر اُنکے پاس کتاب الٰہی یعنے توریت و انجیل نہیں ہی مدت سے آوارہ ہیں اُستاد ادیب و دیندار وں کی صحبت اُنکو نہیں اسواسطے وے خراب ہو گئے * دُنیا میں تربیت اور نیک صحبت ضروری ہی کالا ہو یا گورا * تو یقین جان کہ وے لوگ اکثر جاہل مسلمانوں اور ہندوں سے بھی بدتر ہیں لیکن ملبار کہ یہاں سے بہت

دور ہی ہزاروں عیسوی بستے ہیں اُنکا دستور چال چلن نہایت
درست اپنے دین آئین پر قایم ہیں * ہزار برس سے کچھ زیادہ
ہوئے کہ وے وہان رہتے ہیں تھوڑی مدّت ہوئی کہ ایک
صاحب ولایت زامدارس سے مُنبئی کو آیا * سیر سفر کرتا ہوا
اُنکے مُلک میں بھی گیا تھا اُنکا آئین دستور دیکھکر بہت خوش
ہوا اور سب کیفیت مفصّل اپنے دوستوں و عزیزوں کو لکھ بھیجی *
کہتے ہیں کہ وے پہاڑوں میں رہتے ہیں اور خوشی و خُرّمی سے
اپنی اوقات بسر کرتے ہیں * وہاں طرح بطرح کے درخت میوہ
دار اور رنگ برنگ کے پھول پھولتے پھلتے ہیں
ایسے کہ دنیا میں اُنکی نسبت کم ہیں اور نالے ندیاں
پہاڑوں سے بہتی ہیں اُنکا پانی صاف شفّاف کافور سے
زیادہ خوشبودار بامزہ ہلکا مزاج کے واسطے بہت خوب ہی *
سُنا ہی کہ اگلے وے لوگ دشمنوں مفسدوں بیدینوں کی شرارت
سے اپنا ملک چھوڑ بھاگے اور وہاں جا رہے اور پہاڑوں
میں جا کر پناہ لی اِسواسطے کہ اکثر دوسرے قوم کے لوگ مذہب

اور ملت کے واسطے اُنکو آکر ستاتے مارتے لوٹ لیجاتے
بلکہ قتل کرتے اِسواسطے وے جلاوطن ہوئے * اور اِس
ملک میں جسکا ذکر پہلے ہوا جار ہے * اب بھی وہاں اپنے قدیم
دستور کے موافق عبادت خانے بنا کراپنے خدا کی پرستش
کرتے ہیں اور اِتوار کے دِن خطیب اور واعظ جو نہایت
پرہیزگار خدا پرست ہیں خطبہ پڑھتے اور وعظ کرتے ہیں اور
وے سب صدق دل سے کان لگاکر سُنتے ہیں اور اُسپر عمل
کرتے ہیں اور دین و آئین کی باتیں جو واعظ کی زبان مبارک
سے سُنتے ہیں سو تار کے پتوں پر لکھکر اپنے لڑکوں کو دیتے
ہیں اور سکھاتے ہیں تاکہ وے عید کے دِن اپنی ماؤں کے
سامھنے پڑھ کر سناویں غرض وے لوگ اپنے دین پر ثابت
قدم ہیں آپسمیں دوستی اور محبت رکھتے ہیں اور اتفاق
سے رہتے ہیں اور ہر ایک شخص ایک ہی جوز و رکھتا ہی
اُنکے دِلوں میں خوف الٰہی بہت ہی * اور ہند کے دوسرے
لوگ جو ہندی ہیں سراسر بد دستور ہیں سو اُنسے وے

بہت بیزار ہیں اور نہیں چاہتے کہ اُنسے ملیں یا محبت رکھیں*
جب بی بی نیک نہاد نے یہہ کیفیت یہاں تک بیان کی تب آیا
نے کہا مجھے معلوم نہ تھا کہ ہند میں اتنے بہت عیسوی لوگ
ہیں* میں سمجھتی تھی کہ یہی تم لوگ فقط اِس مُلک میں ہو اسکے
سواے دوسرے جیسا کہ آپ نے بیان کیا نہیں* اور معلوم
نہ تھا کہ وے ایسے خوش گذران رہتے ہیں* بی بی نصیح و بلیغ نے
جواب دیا جو عیسوی کہ خدا کا حکم مانتے اور اُسکے بیٹے عیسیٰ
کی اطاعت کرتے ہیں سو ہر ایک مُلک میں خوش رہتے ہیں*
اُسکا سبب یہہ ہی کہ آدمی جب تک خدا کے حکم مانتے اور
اُن پر عمل کرتے ہیں تب ہی تک اِس جہان مین خوش
رہتے ہیں* اور جو لوگ اُسکا فرمانا بجا نہیں لاتے سو نہ دُنیا
مین خوش رہتے ہیں نہ عاقبت میں سُکھ ہوگا دونون جہان مین
مردود و رُوسیاہ ہی رہینگے* اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی خدا پر ایمان
لاتا ہی اور اُسکے خداوند کا کہنا صدق دل سے مانتا ہی سو خدا اُسکے
دل میں سے مرنے کا ڈر کہ محض کم ظرفون اور تنگ دلون کے خاطر مین

رہتاہی کمال دیتاہی * اور کتاب الٰہی میں یہہ بھی لکھاہی

کہ جو لوگ اہل دل خدا پرست ہیں سو وے ہرگز نہیں مرتے *

اگرچہ ظاہر بین کی نظروں میں اُنکی جان اس جسم فانی سے نکل جاتی ہی یہہ

بات ثابت اور نہایت راست ہی کہ انتقال کرتے ہیں روحانیوں

اور قدسیوں میں داخل ہوتے ہیں اور حیات ابدی حاصل کرتے

ہیں * پھر وہاں اُنکو نہ دُکھ ہوگا اور نہ محنت * ہر ایک دن اُنکو اتوار کے

دن کے موافق مبارک ہوگا ہمیشہ خوشی و خورمی سے خداپاک کے

قریب رہینگے * جب یہہ ذکر مبارک یہاں تک تمام ہوا تو اتنے میں خانساماں

نے کہا کہ کھانا تیار رہی * تب بی بی خوش مزاج نے آیا کو رخصت

کیا اور آپ کھانا کھانے تشریف لے گئیں *

آٹھواں باب پانچواں حکم اسکی شرح یہہ

ہی کہ تو اپنی ماں اور اپنے باپ کی عزت کرنا تا

کہ تیری عمر زمین پر جو خداوند تیرے خدا نے تجھے

دی ہی دراز ہووے *

ایک دن کا ذکر ہی کہ صاحب کہیں باہر گئے تھے اُسکے

بعد بی بی نیک خصلت اپنی چھوٹی بیٹی کا ہاتھ میں ہاتھ پکڑ آنگن میں
اِدھر اُدھر سیر کرنے لگی* پھرتے پھرتے نئے گھروں کے سامھنے
آ کھڑی ہوئی اور بھوسے کو فرمایا کہ جا دوڑ کر کرسی لا وہ وہیں لایا
تب بی بی نیک اندیش کرسی پر بیٹھکر پھولوں کی بہار دیکھنے لگی*
اُسوقت ٹھنڈی ٹھنڈی نرم ہوا پھولوں کی خوشبو کے ساتھ بہتی تھی
اور اُس روشن دماغ کا دماغ معطر کرتی تھی* غرض بی بی
دانا دِل اسطرح اپنی بیٹی کے ساتھ وہاں بیٹھی ہوئی سیر
کر رہی تھی کہ اتنے میں باورچی کی جورو اپنے گھر سے باہر آئی
اور سلام کیا* جسوقت کہ وہ اپنے گھر سے باہر نکلی تو اُسوقت
وہیں اُسکا چھوٹا لڑکا اُسکے پیچھے لگا اگرچہ بہت چل نہیں سکتا تھا
پر اسپر بھی وہ چلا گر گر پڑتا اُسکی طرف دوڑا اور ہاتھ پکڑ
کر چاہا کہ اُسکی گود میں بیٹھے* لیکن ماں نے جو بی بی کی طرف متوجہ
تھی اُسکی طرف خیال نہ کیا* تب وہ بچہ اپنی ماں کو مارنے اور
نوچنے اور چلانے لگا اور باوجودیکہ وہ خوب بول نہیں
سکتا تھا پر اسپر بھی اُس نادان بچے نے غصے سے اپنی

ماکو گالیاں دینے کا ارادہ کیا بلکہ دو ایک خراب باتیں جو اکثر
اپنی ماکی زبان سے سنا کرتا تھا بولا تب اسکی مانے نہایت
مہر سے اُسے اُٹھا لیا اور پیار سے اسکا منہہ چوما اور پیار کیا
اسنے بھی وہ شریر بچہ زیادہ غصے ہوکر اپنی ماکو دانتوں سے
کاٹنے اور ناخن سے نوچنے لگا * اسمیں بی بی صاحبہ نے
اُسے ڈانٹا اور یہہ اسکی شرارت دیکھکر بولی چپ رہ نہیں تو
مارونگی * تب وہ بچہ چپ ہو رہا * اسمین بی بی اہل علم نے
باورچی کی جورو کو پاس بلا کر فرمایا جب اس بچے نے تجھے
نوچا اور مارا تو تو کیوں چپ رہی اور اُسے سزا کیوں نہ دی *
بولی بی بی صاحبہ میں کیا کروں کہ وہ نہایت چھوٹا ہی اسکو
کیا سزا دوں * بی بی نیک اندیش نے فرمایا تو نہیں دیکھتی
کہ جب میری بیٹی خراب چال چلتی ہی تو میں اُسے لکڑی سے
لیکر خوب مارتی ہوں تاکہ وہ پھر بے ادبانہ چال نہ چلے * اور
کتاب الٰہی میں بھی یہی حکم لکھا ہی کہ تم اپنے لڑکوں کو لڑکپن
میں مار کر سکھاؤ تاکہ جوانی میں اُنکے کام آوے * لڑکوں کو تربیت

ضرور ہی اور لڑکا بے خوف اور سب بے مارے تربیت نہیں ہوتا
جیسا کہ لکھا ہی* کہ استاد کا جور باپ کی مہر سے زیادہ تر خوب
اور مفید ہی* باورچی کی جورو یہہ سنکر بولی یہہ بچہ بہت چھوٹا ہی
اُسے کیونکر ماروں* بی بی روشن ضمیر نیک تدبیر نے فرمایا وُہ البتہ
چھوٹا ہی پر اسکے ادب سکھانے اور تربیت کرنے کا وقت
بہی ہی اسواسطے کہ وُہ اسوقت نہ تجھے روک سکتا ہی
نہ بھاگ سکتا ہی اور جسوقت ذرا ہوش میں آیا تو البتہ
تیرا کہنا نہ مانیگا اور آوارہ ہو جائیگا* ہم تو اِس مُلک میں اکثر
دیکھتے ہیں کہ بہت لڑکے بے ادب اور آوارہ ہیں اسکا سبب
بہی ہی کہ اُنکے ماباپ لڑکپن سے اُنکو تربیت نہیں کرتے
بلکہ اُن بچوّں کی شوخی گستاخی بے ادبی دیکھکر خوش ہوتے
ہیں اور دلمیں کہتے ہیں دیکھو ہمارا بچہ کیا طرار اور کیا چالاک
ہی* جب یہہ خدا کرے بڑا ہوگا تو بہت ہوشیار و طرار ہوگا*
وے لڑکے بے ادب جیوں جیوں بڑے ہوتے ہیں تیوں تیوں
شریر و گستاخ ہوتے جاتے ہیں* بی بی صاحبہ یہی باتیں کرتی تھی

ساتھہ کھیلنا دیکھتی * اور جب اسکی نا کچھہ تقصیر کے واسطے سزا دیا
چاہتی تو وہ بھاگ جاتا اور خراب نکمی باتیں اسے کہتا یعنے گالیان
دیتا اور اکثر وقت چھپ ہو جاتا *

چند مدت کے بعد ایک روز میں نے پھر آیا سے کہا کہ ای آیا
اگر تو اسے تادیب نکریگی تو وہ آوارہ ہو جایگا * جواب دیا ہاے بی بی
صاحبہ ایسے چھوٹے لڑکے کو کیونکر ماروں وہ بہت چھوٹا ہی * میں یہہ
سنکر چپ ہو رہی اور دل میں سمجھی کہ یہہ نادان میری نصیحت
نہ سنیگی * ہرچند ناصح کی نصیحت سراسر مفید ہو پر جب سامع
کے کان میں نہ آوے تو ناصح کی کیا تقصیر ہی * اور لکھا ہی
کہ نادان کو ہرچند کوئی سمجھاوے پر اسکا خیال کھیل اور
بازی ہی پر لگتا ہی کچھہ یاد نہیں رکھتا * حاصل کلام جب وہ
لڑکا سات برس کا ہوا تب میں ایک دفع اور بہت تاکید
سے آیا کو بولی کہ تیرا لڑکا برا ہوتا چلا مجھے اسے دیکھکر نہایت
افسوس اتا ہی کہ تو نے اسے تربیت نہ کیا البتہ وہ برا شریر
نکلیگا دین و دنیا میں اسکی خرابی ہو گی * میں چاہتی ہوں کہ اسے تربیت

ضرور ہی اور لڑکا بے خوف اور بے مارے تربیت نہیں ہوتا
جیسا کہ لکھا ہی* کہ اُستاد کا جور باپ کی مہر سے زیادہ تر خوب
اور مُفید ہی* باورچی کی جورو یہہ سُنکر بولی یہہ بچہ بہت چھوتا ہی
اُسے کیونکر ماروں* بی بی روشن ضمیر نیک تدبیر نے فرمایا وُہ البتہ
چھوتا ہی پر اسکے ادب سکھانے اور تربیت کرنے کا وقت
بھی ہی اسواسطے کہ وُہ اسوقت نہ تجھے روک سکتا ہی
نہ بھاگ سکتا ہی اور جسوقت ذرا ہوش میں آیا تو البتہ
تیرا کہنا نہ مانیگا اور آوارہ ہوجائیگا* ہم تو اس مُلک میں اکثر
دیکھتے ہیں کہ بہت لڑکے بے ادب اور آوارہ ہیں اُسکا سبب
بھی ہی کہ اُنکے ما باپ لڑکپن سے اُنکو تربیت نہیں کرتے
بلکہ اُن بچوّن کی شوخی گُستاخی بے ادبی دیکھکر خوش ہوتے
ہیں اور دلمیں کہتے ہیں دیکھو ہمارا بچہ کیا طرار اور کیا چالاک
ہی* جب یہہ خدا کرے بڑا ہوگا تو بہت ہوشیار و طرار ہوگا*
وے لڑکے بے ادب جیوں جیوں بڑے ہوتے ہیں تیوں تیوں
شریر و گُستاخ ہوتے جاتے ہیں* بی بی صاحبہ یہی باتیں کرتی تھی

ساتھ کھیلنا دیکھتی * اور جب اُسکی ناکچھ تقصیر کے واسطے سزا دیا
چاہتی تو وُہ بھاگ جاتا اور خراب نکمی باتیں اُسے کہتا یعنے گالیاں
دیتا اور اکثر وقت چپ ہو جاتا *

چند مدّت کے بعد ایک روز میں نے پھر آیا سے کہا کہ ای آیا
اگر تو اُسے تادیب نکرنگی تو وُہ آوارہ ہو جایگا * جواب دیا ہاے بی بی
صاحبہ اپنے چھوٹے لڑکے کو کیونکر ماروں وُہ بہت چھوٹا ہی * میں یہہ
سُنکر چُپ ہو رہی اور دل میں سمجھی کہ یہہ نادان میری نصیحت
نہ سُنیگی * ہر چند ناصح کی نصیحت سراسر مُفید ہو پر جب سامع
کے کان میں نہ آوے تو ناصح کی کیا تقصیر ہی * اور لکھا ہی
کہ نادان کو ہر چند کوئی سمجھاوے پر اُسکا خیال کھیل اور
بازی ہی پر لگتا ہی کُچھہ یاد نہیں رکھتا * حاصل کلام جب وُہ
لڑکا سات برس کا ہُوا تب میں ایک دفع اور بہت تاکید
سے آیا کو بولی کہ تیرا لڑکا بُرا ہوتا چلا مجھے اُسے دیکھکر نہایت
افسوس آتا ہی کہ تو نے اُسے تربیت نہ کیا البتّہ وُہ بڑا شریر
نکلیگا دین و دُنیا میں اُسکی خرابی ہوگی * میں چاہتی ہوں کہ اُسے تربیت

کروں اب بھی وقت ہی* اگر تو پھر اُسے لاوے تو مَیں مُنشی صاحب کو اُسکی تربیت کے واسطے کہونگی شاید وُہ آراستہ ہو* جواب ہاں بی بی صاحبہ مَیں صبح ہوتے ہی لائی ہوں* یہہ کہکر گئی پر اُسے نہ لائی* دوسرے روز جب میرے پاس آئی تو مَیں نے اُس سے پوچھا کیا اپنے بیٹے کو نہ لائی وہ کہاں ہی جا اُسے لا* بولی بی بی صاحبہ اُسکے کپڑے بہت میلے ہیں آج اسواسطے نہیں لائی انشا اللہ کل لاؤنگی* جب پھر ہوئی تو وُہ تشریف لائی پر اپنے خلف رشید کو نہ لائی* تب مَیں نے پوچھا کیا تو اپنے لڑکے کو نہ لائی بولی بی بی صاحبہ اُسکے پانوں میں سخت چوٹ آئی وُہ لنگڑا ہو گیا ہی اسواسطے خدمت شریف میں حاضر نہیں ہوا* چاہیئے تو چند روز میں چنگا ہو جایگا پھر یہہ باندی حاضر کریگی پھر دو چار روز کے بعد مَیں نے اُس سے کہا اب تو وُہ چنگا ہوا ہوگا* اگر تیری خوشی ہو تو کل لا* دوسرے روز آکر بولی بی بی صاحبہ اُسکا سر دُکھتا ہی اسواسطے نہیں آیا* غرض اسیطرح وہ نادان آیا عذر کرتی ایک روز مَیں نے بہت غُصّے ہو کر کہا آیا تو ہر روز ایک نیا عذر نامعقول لاتی ہی*

سچ بول کہ تو اُسے کیوں نہیں لاتی * اور اگر تو نے سچ سچ بولیگی تو میں
تجھے برطرف کرونگی * تب وہ ڈر کر بہت عاجزی سے بولی بی بی صاحبہ
وہ میرا کہا نہیں مانتا * میں نے کہا اگر وہ تیرا کہا نہیں مانتا تو اُسے
بزور کیوں نہیں لاتی بچے بے تنبیہ نہیں پڑھتے مار اُنکے حق میں
عین راحت ہی مار کر لا * بولی بی بی صاحبہ وہ مجھ سے نہایت
مضبوط زور آور ہی * مجھے طاقت نہیں کہ اُسے بزور لاؤں
وہ میری مار کب کھاتا ہی * میں نے جواب دیا آیا تو بڑی بیوقوف
ہی جب میں نے تجھ سے کہا کہ اپنے بچے کو تربیت کر تو تو نے
جواب دیا کہ وہ بہت چھوٹا ہی اُسے کیا ماروں * اور اب
تو کہتی ہی کہ وہ مجھ سے زیادہ تر مضبوط ہی میں اُسے لا نہیں
سکتی نہ مار سکتی ہوں * بھلا یہہ نادانی ہی کہ نہیں میں نے
نہیں کہا تھا کہ ابھی وہ بچہ ہی اگر تو اِسوقت اُسے تنبیہ کریگی
تو ممکن ہی اِسواسطے کہ وہ نہ تجھ سے بھاگ سکتا ہی نہ اُسے
کچھ زور ہی کہ تجھ سے کچھ برابری کرے * اور جب وہ بڑا
ہوگا تو البتہ تیرا کہنا نہ مانیگا * سو میرا کہنا درست ہوا * اب

تو اُسے تربیت کب کریگی اور اسطرح سے وہ کبھی آراستہ نہو گا اور
وہ تو روز بروز برا ہوتا چلا جاتا ہی * مجھے یقین ہی کہ وہ محض کندہ
ناتراش جاہل مطلق ہوگا * اگر سچ پوچھو تو تو نے ہی اپنے ہاتھوں
سے اُسے خراب کیا * اگر تو اب سے تربیت کرتی تو آگے علم و ہنر
جو وہ سیکھتا سو اُسکے کام آتا * اب بھی وقت ہی اگر تو کہے
تو چپراسی کو بھیجکر اُسے پکڑ بلاؤں * وہ اوپرے دل سے
بولی بی بی صاحبہ آپکی خوشی * تب میں نے چپراسی کو بھیجا وہ
اُسے ہفت وہشت ڈھونڈھکر میرے پاس لایا * تب
میں نے منشی صاحب کو اُسکی تربیت کے واسطے تاکید کی منشی
صاحب میرے فرمانے کے موافق اُسے سکھانے لگے * ہرچند محنت
کی پر وہ درست نہوا اسواسطے کہ وہ لڑکپن سے بازاریوں کے
ساتھ کھیل کود کر آوارہ ہوگیا تھا اور گالی گفتار کے سوا اسکی
زبان پر دوسری بات نہ تھی * مثل مشہور ہی * جیسی صحبت
ویسا اثر * اُسنے منشی صاحب کا کہنا بھی نہ مانا *
اکثر آنکھ بچاکر بھاگ جاتا یا اور کچھ سوانگ لاتا آخرش منشی صاحب

نے اُسکی تعلیم سے ہاتھہ اُٹھایا اور کہا نیم نہ میٹھا ہو* پھر وہ جدھر
چاہتا شتر بے مہار چلا جاتا* غرض اسیطرح سے وہ آوارہ پھرتے
پھرتے جوان ہوا تب تو کیا پوچھے ایسا شریر حرامزادہ اذنتش
کا بچہ ہوا کہ شرارت اور جہالت میں گویا اُسکا ثانی کوئی
نہ تھا* شہدوں لچّوں گانجہ کشوں کی صحبت میں رہنے لگا یہان
تلک کہ ایک دن اپنی ما کا تمام زیور اور تھوڑی پونجی جو اُسنے
جوڑی تھی سو سب لیکر چمپت ہوا اُسکی ما اِس حادثے
سے آگاہ ہوکر رونے پیٹنے لگی بلکہ بیٹے کی جدائی کے غم میں بیمار
ہوئی* تھوڑے روز کے بعد سُننے میں آیا کہ دو چار لچے
آشناؤں کے ساتھہ کہ محض اوباش تھے کشتی میں سوار
ہوا اِس ارادے پر کہ بنارس جاوے اور وہاں رہکر
اپنی ما کے پیسے اُڑاوے* قضائی الٰہی سے وہ کشتی غرق
ہوگئی* وہ اور اُسکے ساتھی دریا میں ڈوب مرے* جب اُسکی
مانے یہہ احوال پُر ملال سُنا تو ایک تو وہ غم سے بیمار ہی تھی اُپر
یہہ بھاری پڑا اور بھی چور ہوگئی* نالہ وزاری کے سوا

کچھہ کام نہ تھا آخر جان کندنی کی نوبت پہنچی * مرنے کے وقت ٹھنڈی سانس بھر مجھہ سے بولی ای بی بی صاحبہ اگر میں آپکا کہنا مانتی تو یہہ میری حالت نہوتی اور میرا بچہ بھی اِس بدحالت سے ہلاک نہوتا * یہہ کہکر مر گئی * بی بی کشادہ دل نے یہہ نقل تمام کرکے باورچی کی جورو سے کہا سُن ای نادان ماباپ کو ضرور ہی کہ اپنے لڑکوں کو لڑکپن سے علم و ہنر سکھاویں تا کہ وہ جوانی میں اُنکے کام آوے * باورچن نے یہہ سُنکر مجھے سلام تو کیا پر اقرار نہ بولی کہ میں اِس بچے کو تربیت کرونگی یا اگر وہ بے ادبی کرے تو میں مارونگی * قصہ افسانہ سمجھکر اپنے گھر کا رستہ لیا * اور میں بھی اپنی لڑکی کا ہاتھہ پکڑکر اپنے بنگلے میں آئی *

نواں باب چھٹا حکم اُسکی تفصیل یہہ ہی کہ تم خون مت کرو

اُس صاحب عالیشان نیک نہاد جوان مرد کی

خدمت میں دو جوان نوکر تھے ایک کے تو ما باپ نہ تھے اسواسطے
صاحب نیک باطن خدا ترس نے اُسے مہربانی سے اپنی خدمت
میں رکھا تھا* اور دوسرے کے ماباپ تھے پر بہت غریب کہ
جنکو کھانے کا ٹھکانا نہ تھا اُسے بھی ترس کھا کر اپنی خدمت
سے سرافراز کیا تھا* ایک کا نام شمشیر اور دوسرے
کا اسم پیربخش تھا* شمشیر بہت خوبصورت اور اونچا
شمشاد قد اور نازنین خد ہمیشہ صفائی پاکی سے رہتا* یعنے
ہر وقت اپنے بال صفائی سے رکھتا اور پگڑی بھی اچھّی ڈھب سے
باندھتا اور لباس پاکیزہ پہنتا اور ہمیشہ بدن پاک صاف رکھتا
اور ہر ایک کام میں ہوشیار و چالاک رہتا اور خوش مزاج
ملنسار خندہ رو کشادہ پیشانی بھی تھا* اکثر فرحت مزاجی کے
واسطے اپنے آشناؤں سے دل لگی کی باتیں اور عجایب نقلیں
کہتا اسواسطے سب نوکر چاکر اسکی صحبت کو غنیمت جانتے*
اور اکثر اُسکی باتیں سُنکر خوش ہوتے* پر اِس خوشرو میں
یہہ بڑا عیب تھا کہ وہ ہمیشہ حُقہ بہت پیتا اور شراب خوار

وغیرہ بدفعلوں میں یکتا تھا * اس سبب سے کبھی اُسکے پاس
ایک کوڑی گھس لگا ٹکڑا نہ رہتی * جو پیسا کہ اپنی طلب میں پاتا
سو اُڑا دیتا بلکہ اُس علت سے اپنے یار آشناؤں کا قرض دار
رہتا تھا * جب پیسا پاس نہوتا تو قرض دام کرکے شراب
خواری اور رندی بازی میں صرف کرتا * اسپر بھی اُسکی
خوش مزاجی اور خوبصورتی کے سبب کوئی اُس سے
ناخوش نہ تھا * اُسکے برخلاف پیربخش نہایت بدصورت
اور بد ڈول احمق بھی تھا * نہایت بدمزاج ترش رو چین
بجبین رہتا اور ہمیشہ بدن ناپاک کپڑے میلے پہنتا تھا نہ دھوتا
گویا اگھوری تھی ہمیشہ تیوری چڑھائے مُنہہ بنائے رہتا نہ وہ
کمبخت کسی سے دل لگاتا اور نہ کوئی اس بدخو کو چاہتا بلکہ ہر
ایک سے بُغض حسد رکھتا * سب سے زیادہ اپنے ہم پیشہ شمشیر کے
ساتھہ نہایت دشمنی رکھتا تھا * شمشیر کی طرف سے اتنا کینہ
اور حسد اُسکے دل میں تھا کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا * ہر چند
وہ شعلہ حسد اور بُغض کو چھپاتا پر اکثر اوقات وہ بھڑک اوٹھتا

اور ظاہر ہو جاتا دشمنی سے یہی چاہتا تھا کہ شمشیر کی جان و تن کو کچھ
نقصان ہووے اور وہ تباہ خراب ہو جاوے * مگر ابھی اسکی دشمنی
چھپی ہوئی تھی * اور شمشیر خوش مزاج بھی اکثر اُسے چھیڑتا اور
اُسکے ناشستہ روئی اور بد صورتی پر ہنستا اور اُسے بیزار
کرتا اور کہتا دیکھو یہہ کیا چالاک ہوشیار خوبصورت جوان ہی *
اسکا مُنہہ تو دیکھو خدا نے کو سانچے میں ڈھالا ہی اسکی شکل خدا نے اپنی قدرت سے
کیا اچھی بنائی ہی ہما نہایت پاکیزہ فرشتہ صورت ہی * پیر بخش یہہ رمز کی باتیں سنکر
من ہی میں جلتا اور خفا ہوتا * اور اکثر اوقات صاحب
بہادر اُنکی خصومت کی باتیں سنا کرتا تھا اور یقین جانتا تھا
کہ ان دونوں میں نہایت دشمنی ہی * صاحب عالیشان کہ
نہایت خدا ترس نیک نیت تھا * ان دونوں کی دشمنی دریافت
کرکے اُن سے یوں کہتا کہ ای نادانوں تم آپسمیں
کیوں جھگڑا لڑائی کرتے رہتے ہو سب مجھے یہہ تمھارا
نفاق اور بے اتفاقی دیکھکر افسوس آتا ہی *
یہہ کینہ اور حسد دل سے دور کرو اور آپسمیں دوستی

اور محبت سے رہو دنیا میں اتفاق اور دوستی کے برابر
دوسری کوئی چیز نہیں* نفاق اور حسد بیوقوفوں کا کام ہی
دانا ہمیشہ متفق آپسمیں ملے جھلے رہتے ہیں کیا میں تم دونوں
کو برابر روٹی نہیں دیتا اور تم دونوں پر یکساں مہر نہیں کرتا*
میں تو تم دونوں کے حال پر برابر نظر رکھتا ہوں کچھ فرق نہیں
سمجھتا* خدا کا شکر کرو اور جو تم کو سرکار سے ملتا ہی سو خوشی
سے کھاؤ پیو پر خراب کاموں میں خرچ نکرو* اور جب تم نیک چال
سے چلتے ہو تو میں نہایت خوش ہوتا ہوں* پر اکثر میں دیکھتا ہوں
کہ تم آپسمیں قضیہ فساد کرتے ہو یہہ تمھاری دشمنی آخر ایک
آدھہ کی جان لیگی تم نہیں جانتے کہ جو آدمی ظاہر یا پوشیدہ فعل نیک
یا بد کرتا ہی تو خدا دیکھتا ہی* اور جسوقت کہ اُسکے بندوں میں
سے کوئی بد کام کرتا ہی تو خدا غضبناک ہوتا ہی ہم سب
انسان جو دنیا میں ہیں سو ایک ہی ماباپ سے پیدا ہوئے
ہیں یعنے ہم سب کے ماباپ آدم اور حوا ہیں چاہیے کہ
بھائی بہن کے موافق آپسمیں متفق دوستی سے رہیں رنج و رحمت

میں شریک ہوں اور چاہیے کہ بدی کے عوض بدی نکریں اور گالی کے بدلے
گالی ندیں اِسواسطے کہ صبر کا اجر خُدا کی درگاہ میں بڑا ہی جو صبر کرتا ہی
اور غم کھاتا ہی سو خُدا اُسے آخر راحت دیتا ہی اور جو بدی کرتا ہی
سو خُدا اُسے آپ جو قادر ہی سزا جزا دیتا ہی* عاجزی و انکساری خُدا
کی جناب میں زیادہ تر مقبول ہی خُدا پرست اور نیک مردوں کا کام یہہ ہی کہ وے
ہمیشہ متحمل ہوتے ہیں اگر کوئی اُنکو کچھہ بد بھی کہے تو وے برداشت کرتے ہیں*
وُہ بدکار جو نادانی سے بد کرتا ہی یا گالی دیتا ہی سو آخر پشیمان
ہی ہوتا ہی مُناسب ہی کہ جو کوئی تم سے بدی کرے تو تم اُسکے حق
میں دعا کرو کہ ای خُدا اِس اپنے بندے کو ہدایت کی راہ بتا اور
بدی سے باز رکھہ* اور جاننا چاہیئے کہ اکثر لوگ ہنستے اور ٹھٹھا کرتے
ہیں اور یہاں تک کہ جوتی پیزار پر آجاتے ہیں* اور بعضے وقت
غصے کی آگ بھڑک اُٹھتی تب خون بھی کر بیٹھتے ہیں اور اس کام
کا آخر نتیجہ یہہ ہی کہ آپ بھی سولی چڑھتے ہیں اور دین و
دنیا میں رُسوا پردہ دریدہ ہوتے ہیں* ٹھٹّھا مسخری
قضیہ جھگڑا بھلے آدمیوں کا کام نہیں یہہ محض نادان

لوگ کرتے ہیں بلکہ دانا اگر نادان سے گرمی ملاحظہ کرتا ہی تو نرمی
سے پیش آتا ہی اسواسطے کہ نرمی گرمی پر غالب ہی* مثلاً آگ
اگرچہ اُسکا شعلہ سوزناک تر و خشک میں بلند اور جلا ہی دیتا ہی
پر پانی کہ طبع پاک اور نفیس رکھتا ہی پڑتے ہی بجھا دیتا ہی
اور اشیاے دُنیاوی جو اُس سے نقصان پذیر ہیں محفوظ
رکھتا ہی* اور لکھا ہی کہ غضب اور قہر وسوسہ شیطانی ہی*
اور لطف اور مہر رحمت رحمانی* پس چاہیے کہ خصلت رحمانی*
اختیار کرے اور وسوسۂ شیطانی سے باز رہے* بغض اور حسد
یہہ سب وسوسہ شیطانی ہیں اور رحم مہر و محبت اخلاق رحمانی*
پھر صاحب بہادر نے اُسنے چھٹے حکم کا بیان جیسا کہ فرمایا ہی کہ
تم خون مت کرو کہہ سنایا اور فرمایا اگر تم آپسمیں دشمنی رکھوگے
تو خونیوں سے بدتر ہوگے* چنانچہ کتاب مقدس میں لکھا ہی کہ جو کوئی اپنے
ہم جنس سے دشمنی رکھے تو وہ خونی ہی* یہہ کہکر فرمایا جاؤ آپسمیں
جھگڑا مت کرو اور جو جو میں نے تم سے کہا سو من کے کانوں سے
سنو اور صدق دل سے اُسپر عمل کرو نہیں تو پچھتاوگے یہہ

فرمایا اُنکو رخصت کیا*

چند روز کے بعد صاحب بہادر کو کلکتے جانیکا اتفاق درپیش ہوا
غرض سفر کی تیاری کرنے لگے* سفر کا سامان جو ضرور تھا تیار کرا اور اپنے
نوکر چاکروں کو بھی جنکا لیجانا مناسب تھا ساتھ لیے معہ بی بی پاکدامن
کشتی پر سوار ہوئے* اور شمشیر اور پیربخش کو بھی جو خدمتگار خاص تھے
ساتھ لیا اور وہاں سے چلے شمشیر اور پیربخش کہ نہایت نادان تھے حقہ پینے
اور نکمی باتیں کرنیکے سوا سے کچھ کام نرکھتے تھے ہمیشہ حقہ پیتے اور تلیں
بانکتے شمشیر خوش طبع اپنے قدیم دستور کے موافق ملاحوں اور دوسرے لوگوں
کی دل لگی کے واسطے پیربخش سے ٹھٹا مزاخیں کرنے لگا اکثر اُسے
چھیڑتا اور ہنستا* پیربخش بیوقوف طرار ہوشیار نہ تھا کہ اُسکو جواب
دے لاچار سُنکر چپ رہتا لیکن دل میں نہایت آزردہ ہوتا اور وہ
گھونا من میں جلکر کہتا کہ اگر کہیں قابو پاؤں تو اسے مار ہی ڈالوں
غرض اِس مرد ود نادان نے دل میں ٹھہرایا کہ اِس ہم چشم
کو جو مجھے ہر روز ستاتا ہی مار ہی ڈالونگا* غرض اسطرح جاتے
جاتے پٹنے میں پہنچے وہاں کشتیوں کو لنگر کیا* دو دن مقام کا حکم

ہوا * تب صاحب کسی بڑے صاحب کے یہاں جو اُنکے دوست
تھے کھانا کھانے تشریف لے گئے * جب دونوں صاحب کھانا کھانے
بیٹھے تو شمشیر چالاک خوش طبع اپنے قدیم دستور کے موافق پگڑی
طرحدار سج اور لباس پاکیزہ پہن نہایت صفائی سے اپنے آقا
کی کرسی کے پیچھے جیسا کہ دستور ہی آکھڑا ہوا اور پیربخش گھوڑی
اپنی پرانی ناپاک عادت پر میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ناپاک
بدن گندہ دہن ناشستہ رو شیطان کی صورت دیو کی
سیرت اپنے صاحب پر بڑا دب کے پیچھے آکر اپنے ہمیشہ کے برابر
کھڑا ہو گیا * وہ بڑا صاحب اُن دونوں کو کہ ایک دیو سیرت
اور دوسرا فرشتہ صورت تھا دیکھکر متعجب ہوا * اور صاحب
مذکور سے انگریزی زبان میں بولا دیکھو خدا کی قدرت کہ ایک اِن
تمھارے نوکروں میں سے نہایت بدشکل اور ناپاک ہی ایسا
کہ میں نے کبھی ایسا بدصورت میلا نوکر نہیں دیکھا اور دوسرا
ایسا خوبصورت اور چالاک نظر آتا ہی کہ میں نے اپنی عمر بھر
میں اس شکل و شبہ کا جوان نہیں دیکھا * الحق اِسمیں اور اُسمیں

زمین اور آسمان کا فرق ہی * اور یہہ خدا کی قدرت ہی کہ ایک کو
ایسا خوبصورت پیدا کیا اور دوسرے کو اسقدر بدصورت تب
صاحب ممدوح نے جواب دیا الحق آپ نے جو فرمایا سو سراسر
راست اور درست ہی * اُسکی قدرت معمور ہی جیسا
چاہتا ہی ویسا کرتا ہی * پر داناؤن کے نزدیک یہہ بات
ثابت اور نہایت روشن ہی کہ اگرچہ ظاہراً خوبصورتی انسان
کی زیب اور آرایش کا باعث ہی * لیکن کہا ہی کہ بدمزاج بدخصلت
خوبصورت جوان سے بدصورت نیک سیرت بہتر ہی * جو خوبصورت
بدسیرت ہو تو وہ بھی کچھہ کام کا نہین اگرچہ ظاہراً خلق اللہ کی نظرون
مین اعتبار رکھتا ہی پر داناؤن کے نزدیک کچھہ نہین * انسان کی
خوبی اور بزرگی علم اور ہنر اور نیک چال سے ہی نہ فقط جمال سے *
غرض وے دونون اسطرح کی باتین کرتے تھے اور کھانا کھاتے تھے
اگرچہ شمشیر اور پیر بخش انگریزی زبان سے چندان واقف نتھے پر کچھہ
کچھہ سمجھتے تھے اس سے وے حقارت اور تعریف کی باتین سمجھے *
شمشیر تو اپنی تعریف سنکر خوش ہوا اور پیر بخش دل مین بہت جلا *

حاصل کلام جب صاحب کھانا کھا چکے تو بیے دونوں کشتی میں آئے
شمشیر طرار نے جو باتیں کہ دونوں سرداروں میں ہوئیں سو
ملاحوں وغیرہ لوگوں کو جو کشتی میں تھے کہہ سنائیں * وے سنکر ہنسنے
لگے اور شمشیر انکی دل لگی کے واسطے زیادہ ترٹھٹا مارنے اور
کھل کھلا کر ہنسنے لگا اور بولا دیکھو اسکا منہہ کیسا پاک ہی گویا
فرشتہ ابھی آسمان پر سے اترا * اسکے نورانی چہرے نے اس
کشتی کو روشن کر دیا * بھائیو میری نظر کی مجال نہیں کہ اسکے
حسن و جمال پر ٹھہرے * روشنی کے مارے میری آنکھیں چوندھیائی
جاتی ہیں واللہ اسکے کپڑوں سے عطر کی بو آتی ہی اسکی مہک
سے میرا دماغ معطر ہو گیا * دیکھو تو اسکی آنکھیں نہایت روشن
ہیں گویا ملک الموت یا منکر نکیر نے بھائیو اسکی صحبت کو غنیمت جانو اور
اگر ہو سکے تو خوب ہی خدمت بجا لاؤ البتہ جوان خوشرو
میرے دیکھنے میں تو نہیں آیا * ایسی ایسی رمز کی باتیں کہکر بے
اختیار ہنستا اور کشتیبان وغیرہ بھی بے خوش طبعی کی باتیں سنکر
خوش ہوتے تھے غرض پیر بخش کو ان باتوں نے جلا ہی دیا شرم سے

مارے سر اوپر نہ اٹھاتا تھا دل ہی میں ملول ہوتا اور غصے اور کینے کی آگ سے جلتا* اسکے حسد کی آگ یہان تک بالا ہوئی کہ جلکر خاک ہو گیا* اور شیطان نے اُسے یہان تک ورغلایا کہ اُس کمبخت نے شہشیر کے مارنے کا ارادہ مصمم کیا اور دل میں ٹھہرایا کہ فرصت کے وقت البتہ اِسے مار ہی ڈالونگا* یہہ مجھے ناحق ستاتا ہی* حاصل کلام وُہ مردُود فرصت کا وقت دیکھتا تھا پر غیب کی خبر خدا جانے کسو کو اِسکا یہہ بدخیال معلوم نہ تھا پر ایک تو اُسکا دل جانتا تھا اور دوسرا خدا عالم الغیب*

ایک روز کا ذکر ہی کہ کشتی ایک جنگل کے کنارے لگی اور وہاں مقام کا حکم ہوا* کوسوں تک وہاں بڑا ہی جنگل تھا* شیر اور چیتے ہرن بھیڑیے ریچھہ وغیرہ حیوانوں کی آرامگاہ کوسوں تک بستی کا نشان نہ تھا* اور رستے بھی ایسے تاریک و تنگ کہ جو وہاں کا رہنے والا ہو اُسیکو معلوم ہوں* والا نہ اگر کوئی انجان وہاں جا نکلے تو رستہ بھول حیوانوں کا لقمہ ہو* کہتے ہیں کہ سرکش وہاں کا باسی تھا* اور بارہ کسی وقت وہاں کسی صاحب کے

ساتھہ ایک یا دو دفعہ گیا تھا * اِس سے اُسے معلوم تھا کہ فلانا رستہ
فلانی طرف جاتا ہی * مخصوص اسکو اِتنا تو بخوبی معلوم تھا کہ یہاں
سے تھوڑی دور ایک تاڑی فروش کی جھونپڑی ہی * دل
میں لایا کہ اب یہاں قابو ہی نا * لازم کہ میں اپنے دشمن کو اِس
جنگل میں مار کھپاؤں * یہہ منصوبہ کر شمشیر سے بہت گرم جوشی
کی باتیں کیں اور کہا یہاں سے نزدیک تاڑی فروش کی جھونپڑی
ہی چاہیے کہ ہم تم وہاں جاکے تاڑی پئیں اور مزہ اُٹھاویں اور
تمکو معلوم ہی کہ ہمارا صاحب شام کو کھانا کھاتا ہی اِس عرصے میں
ہم تاڑی پی آحاضر ہونگے اب تو کچھہ کام نہیں چلو نہ تاڑی کی لہر
ماریں * شمشیر تو اِس علت میں یکتا ہی تھا یہہ بات سنکر خوش
ہوا اور بولا بہتر چلو غرض یہہ کہکر وے دونوں اُٹھے اور تاڑی
فروش کے گھر کا رستہ پکڑا جاتے جاتے وہاں جا پہنچے * وہ جھونپڑا
وہاں سے آدھہ ایک کوس کے فاصلے پر تھا اور اُسکے آس پاس
بہت جھاڑی تھی اور تاڑ کے جھاڑ بھی بکثرت تھے ایسے گنجان کہ
اگر کوئی یکایک وہاں جاوے تو شاید رستہ بھول حیران

رہ جاوے* الغرض اُن دونوں نے وہاں جاکے تاڑی خریدی اور
پینے لگے* اُس مردود نے شمشیر کو یہاں تک پیالے پر پیالہ دیا
کہ وُہ بدمست متوالا ہو گیا* اُسکو کچھ ہوش نرہا پر اُس بدباطن
نے جو اُسکے ماریکا ارادہ رکھتا تھا اپنے تئیں ہوشیار رکھا اُسکے
خاطر کے واسطے ایک دو پیالے پئے* جب اُسنے دیکھا کہ اب
یہہ خوب بدمست ہوا تب بولا شمشیر اب تو کھانا کھانیکا وقت
نزدیک آیا چلو نہیں تو صاحب خفا ہونگے شمشیر نے کہا اچھا چلو
یہہ کہکر تاڑی فروش کے پیسے دے ڈالے اور اگرچہ شمشیر کے پاس
کچھ پیسے نہ تھے کہ اُسے دیتے پر بخش بدباطن نے اُسکی طرف
کے بھی پیسے چکا دیئے* پھر دونوں اُٹھے شمشیر کہ نہایت بیہوش
ہو رہا تھا گرتا پڑتا چلا* اسپر پیر بخش مردود اُسکا ہاتھ پکڑ لے
چلا* اُس کم بخت نے کیا کیا کہ کشتیوں کے جانیکا رستہ
چھوڑ جھاڑی میں گھسا کہ جدھر ایک اندھا کوا برسوں
کا کھدا ہوا اُسکے لب پر جھاڑ اور گھاس جمی ہوی
تھی اور اُس کونے کا ٹھکانا اُسے بخوبی معلوم تھا اُسکا

سبب یہہ کہ وُہ بدذات وہانکا باشندہ تھا* غرض وُہ سنگدل جنگلی اُس بیچاریکا ہاتھ پکرتے اُس کوئیے پر لے گیا* جب اُسکے لب پر پہنچے پیربخش نے اُس بیگناہ کو کہ نشئے مین چور تھا کوئیے مین دھکیل دیا* گرتے ہی اُسکی ہڈی پسلی چور ہو گئی تب وُہ خونی جلد وہانسے بھاگا اور کشتیون کی طرف آیا اور دل مین خوش ہوا کہ آج میری مراد بر آئی اور مین نے جو یہہ کرتب کیا سو کسی نے نہ دیکھا یہہ نجانا کہ اگرچہ کسی آدمی کی نظر مین نہ آیا پر خدا جو عالم الغیب ہی اُسنے البتہ دیکھا ہوگا بلاشک خون کا بدلہ لیگا حاصل کلام جسوقت اُس مردود نے اُسے کوئیے مین گرایا تو اُسوقت گلرنگ ململ کا کمربند جو شمشیر کی کمر مین بندھا ہوا تھا گرتے وقت جھاڑون مین اٹک گیا* لیکن اُس بدذات نے اُسے نہین دیکھا* جلدی اُسے گراتے ہی وہانسے بھاگا تاکہ کہین کوئی یہہ بدفعل نہ دیکھے* پر خدا تو دیکھتا ہی تھا* غرض پیربخش جب ندی پر آیا تب بدستور اپنے کام کاج مین مشغول ہوا

اوٗر بڑی کشتی میں جا کر میز بچھایا * اُسوقت سب نوکر چاکر بجرے
میں کھانا پکاتے تھے صاحب اوٗر بی بی صاحبہ اپنی چھوٹی لڑکی
کوٗ ساتھ لئے ندّی کے کنارے سیر کر رہے تھے * جب کھانا
تیار ہوُا تو خانسامان پہلا طبق لایا اوٗر پیر بخش سے پوچھا شمشیر
کہان ہی * پیر بخش مردود نے جواب دیا مجھے کچھ معلوم
نہیں کیا کھانا پکانے کے بجرے میں نہیں * خانسامان بولا وہ
تو وہان نہیں ہی * پھر خانسامان مذکور نے پوچھا کیا جب کشتی
کنارے لگی تب وہ تیرے ساتھ نہیں گیا تھا * جواب دیا ہان
ہم دونون ملکر کنارے گئے تھے لیکن اسنے ایک رستہ پکڑا
اوٗر میں دوسرے رستے گیا مجھے معلوم نہیں کہ کدھر چلا گیا پھر
خانسامان بولا ارے وہ کم بخت نشتے باز ہی اپنے قدیم چلن
پر کہیں پینے گیا ہوگا * یہہ کہکر چپ رہا * غرض اُس رات شمشیر کی
کچھ تلاش نہوئی * سمجھا کہ وہ نشتے باز آپ ہی آویگا * جب فجر
ہوئی تو ناشتے کے وقت خانسامان نے صاحب سے ظاہر کیا کہ شمشیر
کل سے نہیں آیا معلوم نہیں کہ وہ کہان گیا * صاحب نے یہہ سُنکر

کشتیاں کہ تھوڑی دور گئیں تھیں ٹھہرانیکا حکم دیا* پہنچتے ہی
کشتیوں کو لنگر کیا* تب صاحب نے دو تین آدمیوں کو مقرر کیا اور فرمایا کہ
تم جا کر شمشیر کو ڈھونڈ لاؤ شاید کہیں متوالا ہو کر پڑا ہوگا* وے بموجب ارشاد
تلاش کو گئے بہتیرا ڈھونڈا پر کہیں پتا نہ پایا* مگر جسوقت کہ وے اُس تاڑی
فروش کے پاس گئے اور پوچھا تو اُسنے ظاہر کیا کہ کل تیسرے پہر دو جوان
خدمتگار میرے یہاں آئے تھے تاڑی پی دونوں چلے گئے* پر مجھے کچھ
خبر نہیں کہ کہاں سے آئے اور کدھر گئے* لاچار شام کے وقت
وے پھر آئے اور صاحب سے آکر ظاہر کیا کہ شمشیر تو نہ ملا ہمنے بہت
ڈھونڈا پر اُسے نہ پایا* مگر ایک بوڑھا تاڑی فروش جو جنگل میں
رہتا ہی سو اُسنے اتنا کہا کہ کل دو جوان میری دکان پر آئے تھے
پر معلوم نہیں کہ وے کون تھے اور کہاں گئے* تب صاحب بہادر
نے دل میں خیال کیا کہ شاید وہ بھاگ گیا ہوگا* یہہ سمجھ صبح ہوتے
ہی کشتیاں کھول روانہ ہوئے* تب پیر بخش مردود دل میں
بہت خوش ہوا کہ میرا کیا کسی نے نہ دیکھا اور میں نے دشمن کو
مار کھپایا* غرض چند روز کے بعد صاحب بہادر کلکتے میں جا پہنچے

اور وہاں تین ہفتے تک رہے* اسکے بعد پھر بدستور کشتیوں پر سوار
ہوکے چلے* اتفاقاً دو تین مہینے کے بعد جہاں کہ شمشیر ہلاک ہوا تھا
وہین کشتیون کو ٹھہرایا* جسوقت کہ کشتی کنارے لگی تو چھوٹی
لڑکی اپنی ماسے پکار پکار کہنے لگی اماجان یہہ وہی جگہہ ہی کہ جہاں
شمشیر گم ہوا تھا* بی بی نیک ذات نے جواب دیا ہاں میری
جان یہہ وہی جگہہ ہی* افسوس کم بخت شمشیر معلوم نہین
تجھے کیا ہوا* یہہ باتیں کرتی تھی کہ صاحب نے انکو کنارے بلوایا
تاکہ ادھر ادھر سیر کریں اور دل بہلا دیں* تب بی بی صاحبہ
معہ لڑکی کنارے گئی اور دو تین کہار بھی لڑکی کی محافظت کے
واسطے ساتھ ہوئے* غرض صاحب اور بی بی صاحبہ اور لڑکی
یہہ سب سیر کرتے کرتے جنگل کی طرف چلے* صاحب اور
بی بی صاحبہ جانوروں کے چہچہے اور موروں کی پکار سنتے تھے
اور خوش ہوتے تھے رنگ برنگ کے جھاڑ دیکھنے میں آتے
اور چھوٹی لڑکی ادھر ادھر دوڑتی اور رنگ برنگ کے پھول
توڑتی اور انسے کھیلتی پھرتی* غرض یے سب اسطرح قدم بقدم

آہستہ آہستہ سیر کرتے چلے جاتے تھے * اتنا پھرے پر وہاں کوئی
بستی نظر نہ آئی اور نہ کہیں آدمی دکھائی دیا * جدھر دیکھتے ادھر
ویرانہ اور جنگل ہی تھا * اتفاقاً جاتے جاتے اُس تاڑی فروش
کے جھونپڑے کی طرف آ نکلے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بوڑھا خبیث
شیطان کا بھائی تاڑی لیئے بیٹھا ہی * اور اسکے گرد جیسی شہد
پر کی مکھیاں کشتی کے ملاح وغیرہ لوگ جمع ہیں * وہ بوڑھا منّی کے
لوٹے میں تاڑی بھر بھر دیتا ہی اور وے پیتے جاتے ہیں
جب انھوں نے دیکھا کہ صاحب آتے ہیں تو وہیں ہر ایک
حتی المقدور اپنی جان چھوڑ کر بھاگا اور ہوا ہوا صاحب نے
انکو دیکھکر قدم آگے رکھا * آخر اُسکی دکان میں تشریف لائے
وہ بوڑھا صاحب کو دیکھتے ہی ڈر گیا اور ادب سے کھڑا رہا
تب صاحب بہادر نے اُس سے کہا ای بوڑھے خبیث تیری
اتنی عمر گذری پر تجھے ہرگز عقل نہ آئی تونے یہہ کیا خراب پیشہ
اختیار کیا * تو آپ تو خراب ہی ہی پر اکثر تو اوروں کو بھی
خراب کرتا ہی تو اپنی عقل ناقص میں سمجھتا ہی کہ اِس پیشہ میں

مجھے فایدہ ہی اور میں پیشے کماتا ہوں پر یقین جان کہ یہہ تیرا بد فعل دین و دنیا کی رسوائی کا سبب اور عذاب کا باعث ہی یہہ پیشے جو تو کماتا ہی سو اسمیں کبھی برکت نہوگی اسواسطے کہ حرام کے مال سے کسِو کو فلاح نہیں آخر وبال دو جہانی اور نکال جاودانی حاصل ہوگا * تو نہیں جانتا کہ خدا نے شے بازی اور نشہ فروش سے بیزار ہی لکھا ہی کہ جو کوئی چوری کرے سو البتہ چور واجب التعزیر ہی پر جو کوئی اُسکی ترغیب دے تو لابد وہ چور سے زیادہ عذاب اور عقاب کے سزاوار ہی * بوڑھا کہ نہایت نادان تھا کچھ سمجھا کچھ نہ سمجھا جیپ سر ہلایا کیا اور اُتنا کہا کہ ہاں صاحب سچ ہی * پھر صاحب بہادر نے اُس سے پوچھا تین مہینے کا عرصہ ہوا یہاں تیری جھونپڑی میں دو جوان تاڑی پینے آئے تھے ایک جوان اُنمیں سے بڑا چالاک ہوشیار دبلا پتلا دونوں میں نہایت درست تھا * کیا تجھے کچھ یاد ہی * اُس بوڑھے نادان نے سُنکر کہا صاحب مجھے کچھ یاد نہیں یہہ تاڑی کی دوکان ہی یہاں سینکڑوں آتے ہیں اور نشہ پی مست ہو چلے جاتے ہیں

کسکو غرض ہی کہ یاد رکھے * یہہ بات اُس سے سُن صاحب بہادر
آگے بڑھے * اتفاقاً وہی رستہ جو سوکھے کوئیے کی طرف جاتا تھا
پکڑا وُہ چھوٹی لڑکی آگے آگے دوڑتی جاتی تھی اور جھاڑوں کے
پھول توڑتی * لیکن ماں ہر ایک وقت منع کرتی دیکھہ خبردار رستہ
مت چھوڑ اور کہار بھی اُسکی حفاظت کے لیئے پیچھے پیچھے دوڑتے *
جب اندھے کوئیے کے نزدیک پہنچے تب اُس دانا لڑکی نے وُہ
گُل رنگ ململ کا کمربند جھاڑوں میں اٹکا ہُوا دیکھکر کہا وُہ جھاڑوں
میں کیا ہی * میں سمجھتی ہُوں کہ گُل رنگ کپڑا ہی * اور شمشیر کا کمربند
بھی گُل رنگ تھا * جب سے شمشیر کو کوئیے میں گرایا تھا تب
سے بارش نہوئی تھی * اس سے اُس کپڑے کا رنگ پھیکا
نہوا تھا * کچھہ ایک ہوا سے تبدیل ہُو گیا تھا * غرض کہار
یہہ بات اُس لڑکی سے سنکر بولے بی بی اُدھر مت جاو *
وہاں کُوا ہی * پھر لڑکی نیک نظر نے کہا شمشیر اِس کوئیے
میں گر گیا ہُوگا * اتنے میں صاحب اور بی بی صاحبہ آپہنچے *
صاحب وُہ گُل رنگ ململ کا کمربند جھاڑوں میں دیکھکر

حیرت میں رہا اور کوئے کے کنارے پر کھڑا ہو کر سوچ کیا کہ شاید
شمشیر راہ بھول نشے کی حالت میں اس کوئے میں گر پڑا ہوگا* پھر جھکا کر
نگاہ کی تو اُسکے نیچے شمشیر کی پگڑی بھی جھاڑ میں اٹکی ہوئی دکھائی دیا
یہہ دیکھکر بہت افسوس کیا اور پیچھے ہٹا اور کہا ای کم بخت
جوان میں نے بار ہا منع نہیں کیا تھا کہ نشہ پینا خراب ہی آخر
اس خرابی سے تو نے اپنی جان مفت برباد دی* آخر نشہ بازی کا
نتیجہ یہہ بیشک وہ نشہ پیکر مست ہو گیا اور پھرتے وقت راہ بھول
اُس کوئے میں گر پڑا* یہہ فرما کر افسوس کرتے ہوئے وہانسے
پھرے* اور بی بی صاحبہ وغیرہ بھی شمشیر کے خاطر پریشان
خاطر ساتھ چلے* جب کشتیوں کے نزدیک آئے تو سب لوگ اُسوقت
کنارے پر کھانا پکا رہے تھے* اُنکو تُرت خبر ہوئی کہ شمشیر کی لاش
فلانی جگہہ کوئے میں ملی* اُسوقت پیربخش مردود کشتی میں منہ
چھپا رہا تھا* ایک کہار نے جاتے ہی پکار کر کہا پیربخش شمشیر کی لاش
کا پتا لگا* جواب دیا بھلا کیا یہہ میرا کام ہی* کہار نے کہا مردے
آدمی کو بولنا ہی کہ یہہ تیرا کام ہی* پھر مردود بولا کیا میں نے

کوئے میں گرا دیا* ارے بھلے آدمی ایسا کون بولا کہ تو نے اُسے کوئے
میں گرا دیا اور شاید ایسا بھی ہو* بلکہ تیری بات چیت سے معلوم
ہوتا ہی کہ تو نے ہی گرایا ہوگا نہیں تو تجھے کیسا معلوم ہوا کہ اسکی
لاش کوئے میں ہی* میں نے تو تجھسے اتنا ہی کہا کہ شمشیر کی لاش
کا پتا لگا* یہہ تجھے سے کسنے کہا کہ کوئے میں ہی* اس سے ظاہر
ہوتا ہی کہ تو نے ہی اُسے مار کھپایا* چور ہر چند چوری کرتا ہی
پر خدا تو دیکھتا ہی ہی* اور ہر چند وہ چھپتا ہی پر آخر ایک
وقت ظاہر ہو جاتا ہی* بد کام کہیں چھپا ہی* مثلاً اگر دہقان
کھیت میں جو بوئے اور اپنی رونق اور عزت کے لئے ظاہر
کرے کہ میں نے اس کھیت میں نیشکر بوئے ہیں اور لوگ
بھی اُسکی بات کا اعتبار کریں پر آخر جو بوتا ہی سو ہی اُگیگا*
اور وہ دہقان اگرچہ چند مدت ظاہراً خلق اللہ کی نظروں میں
اعتبار پاوے پر آخر رسوا اور پردہ دریدہ ہو جاوے* غرض یہی باتیں
ہو رہی تھیں کہ اتنے میں صاحب اور بی بی صاحبہ تخنے پر سے
کشتی میں آئے* ان دونوں کی ترددبدل سنکر دل میں لائے ملکہ یقین

جانا کہ البتہ پیر بخش نے اُس بیگناہ کو مار ڈالا کیونکہ اسکی اُسکی بنتی نہ تھی
ہمیشہ آپسمیں قضیہ جھگڑا کیا کرتے تھے اور اسکے آگے جب شمشیر
گم ہوا تو اسوقت جب خانساماں نے اُس سے پوچھا تو اُسنے
ظاہر کیا تھا کہ ہم دونوں ملکر کنارے گئے تھے پر وہ ایک رستے
گیا اور میں دوسرے * اور اسکے سوا جب نوکروں کو اُسکی
تلاش کے لئے بھیجا تو انھوں نے بھی آکر خبر دی تھی * تاڑی فروش
بولتا ہی کہ دو جوان یہاں آئے تھے تاڑی پیکر چلے گئے * یے سب
باتیں یاد کر صاحب نے اپنے دل میں سوچا کہ البتہ پیر بخش نے اُسے
مارا اور اپنی نافہمی اور بے پروائی پر متعجب ہوئے اور دل میں
کہا افسوس میں نے کچھہ دریافت نہ کیا کہ یہہ معاملہ کیسا ہوا
یہہ تو صاف ظاہر ہی تھا * غرض صاحب دانا دل نے یقین سمجھا
کہ پیر بخش خونی ہی * تب خلاصیوں کو حکم دیا کہ اس مردود کو پکڑ کر
اور مشکیں باندھہ میرے حضور لاؤ * یہہ حکم سنتے ہی خونی کے دل میں
ہول پیدا ہوئی دل میں لایا کہ اب بہتر یہی ہی کہ ندی کے پار ہو جاؤ
پھر صاحب اور دوسرے میرا کیا کرینگے * اپنے تئیں تیراک جان اور واقعی وہ

خوب تیرنے والا تھا کشتی پر سے دریا میں کود پڑا * ہر چند جلا سی دور تک اور چاہا کہ اپنے آقا کا حکم بجا لاوے پر اُسے نپایا * کہتے ہیں کہ وہاں کا پانی ایسے زور شور سے بہتا تھا کہ اگر ہاتھی بھی اُسمیں جاوے تو چڑیا سا بہہ جاوے * اور اگر چکی کا پتھر بھی اُسکی لہروں میں آپڑے تو تنکا سا اُڑ جاوے * غرض ہر چند اُسنے زور کیا کہ پار جاوے پر دریا کی لہر اور خدا کے قہر نے اُس خونی بے مہر کو اُلٹا کھانا پکانے کی کشتی کے تلے ڈال دیا * تد وہ بد ذات اُسکے نیچے غرق ہو گیا اور فی النار والسقر ہو سر اوپر نہ کیا *

اب یہاں سے دریافت کیا چاہئے کہ بدی کی سزا آخر بدی ہی ہی جسنے بُرا کیا اُسنے کچھ پھل نہ پایا * جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہی * بیت * جو کہ ظالم ہیں سو ہر گز پھولتے پھلتے نہیں + سبز ہوتے بھی کہیں دیکھا ہی پھل شمشیر کا * پس ہمکو چاہئے کہ اپنے بد فعل سے باز رہیں اور کسیکا ناحق خون نکریں چنانچہ خدا نے فرمایا ہی کہ تم خون مت کرو *

دسوان باب سا توان حکم اُسکی حقیقت مجمل یہہ کہ تم زنا مت کرو

کہتے ہیں کہ ایک دن بی بی پاک دامن کسی اپنی پڑوسن
بی بی کے یہان کھانا کھانے تشریف لے گئی* جانے کے وقت اپنی
آیا سے کہا کہ میری لڑکی کو کھانا کھلانا اور جب وہ کھانا
کھا کر عبادت الٰہی کر چکے تو سُلا دینا* یہہ فرما کر آپ باہر
گئی * اتفاقاً وہاں جاتے ہی ذرہ وقت میں بی بی صاحبہ
کا مزاج بیمار ہو گیا اس سبب سے وہ نیک اندیش جلدی
پھر آئی* یہاں آنکر کیا دیکھتی ہی کہ آیا اور مہترانی اور
دائی جو بی بی کے جلد پھر آنیکی اُمید نہیں رکھتی تھیں چھوٹی
لڑکی کو ساتھہ لئے ناچتی گاتی بجاتی اور ٹھٹا مزاخیں کر رہی
ہیں چھوٹی لڑکی اُنکے بیچ کہ اکثر بچّون کو کھیل تماشا خوش آتا ہی
بیٹھی ہوئی ہنسی ہی* اور اُنکی باتیں سُنکر خوش ہوتی ہی*
بی بی صاحبہ کہ مدت سے اِس ملک میں آئی تھی اور اکثر
ہندی بات کیا کرتی تھی اِس سے اُنکا کھٹ کھرانا سُنکر

معلوم کیا کہ یے محض گالیاں اور فحش باتیں بکتی ہیں* اور دل میں یہ
سمجھی کہ اکثر اِس ملک میں بد عورتوں کا یہی دستور ہی ٹھٹّے مارنا اور
کھلکھلا کر ہنسنا نکمّی باتیں بولنا* اِسواسطے کہ انکو تربیت نہیں اور نہ نیک
صحبت* غرض سنتے ہی اندر آئی* دیکھتے ہی وے سب سُن ہو گئیں گویا مر ہی گئیں*
پہلے بی بی صاحبہ نے غصے ہو کر اپنی بیٹی سے یوں کہا کہ تونے کیوں میرے
کہنے کے موافق عمل نہ کیا میں نے تجھے کیا حکم نہیں دیا تھا کہ جب میں باہر جاؤں
تو تو کھانا کھا کر سو رہیو* تونے میرا حکم نہ مانا اچھا میں ابھی تجھے سزا دیتی
ہوں اور مجھے واجب ہی کہ تادیب کروں اِسواسطے کہ ماباپ کا حکم
نہ ماننا بڑا گناہ ہی* اور جو بچہ اپنے ماباپ کا کہنا نہ سُنے تو خدا اُس سے
ناخوش ہوتا ہی اور وہ دین و دنیا کی سعادت سے محروم رہتا ہی*
یہہ کہکر بی بی دوراندیش نے اپنی بیٹی کا ہاتھہ پکڑ لیا اور چار پانچ چابک
مار کر بچھونے پر سُلا دیا* پھر اُن بیوقوف عورتوں کو بُلوا کر فرمایا کہ تم سے
کئی ایک خراب تقصیریں سرزد ہوئیں* پہلی یہہ کہ تمنے میرا حکم نہ مانا اور
بے ادبی کی* پس جو کوئی اپنے آقا کا کہنا نہ مانے تو وہ البتہ تقصیروار لایق
سزا کے ہی* نوکر کو چاہیے کہ خدمت کے حق جیسے چاہییں بجا لاوے

اور وفاداری اور دیانت سے اُسکی نوکری میں حاضر رہے اِسکا
روز بروز اُسکی بہبودی اور بہتری ہوتی ہی* بلکہ اکثر اوقات
وفاداری اور جان نثاری اور نیک خدمت کے سبب
آدمی ہاتھی گھوڑے پالکی نالکی وغیرہ جاہ وحشم پاتا ہی*
اور جو کوئی خدمت شایستہ بجا نہیں لاتا اور اپنے آقا کا حکم
نہیں سُنتا تو البتہ وہ رسوا و فضیحت ہی ہوتا ہی* آخر اُسکو کچھہ نہیں
مِلتا* جہاں جاتا ہی وہاں کوئی اُسے بیوفا سُست سمجھہ نوکر نہیں رکھتا
بلکہ کوئی اُسے پاس کھڑے رہنے نہیں دیتا* اور دوسرا گناہ یہہ
ہی کہ تُمنے خُدا کی مرضی کے برخلاف کام کیا جیسا کہ خدا آپ فرماتا ہی
کہ تم اپنے آقا کی فرمانبرداری میں رہو یہہ بھی بڑی تقصیر تُم
سے ہوئی* اور تیسرا گناہ جو تم نے کیا سو میری بے فرمانی سے
زیادہ تر گیا ہی وہ سب سے زیادہ میرے غصے کا سبب ہُوا یعنی تم
اپنی بدعادت کے موافق جیسا کہ ہند کی اکثر نادان عورتیں جسوقت جمع ہوتی
ہیں تو آپس میں ٹھٹھا مسخری نکمی باتیں کرتی ہیں* کہیں اور واہی تباہی باتیں
کہیں ہندو مُسلمان عیسوی یہودی کوئی بھی ہو یہہ بات اُسکے

نزدیک ثابت ہی کہ واہی تباہی باتوں سے خدا خفا ہوتا ہی* اگر تمکو نہیں معلوم تو میں مفصل تم سے ظاہر کرتی ہوں* حق تعالی ایسے آدمیوں کو جو اپنی اوقات واہیات ناچ کھیل میں صرف کرتے ہیں سو بہشت میں آنے نہ دیگا* ہمیشہ وہ شرارت پیشہ اور خراب اندیشہ شیطان کے ساتھہ دوزخ میں جلینگے* اور شریر شر انگیز کے ساتھہ رہینگا* سبب یہہ ہی کہ الجنس مع الجنس ہر ایک چیز اپنی اصل پر جاتی ہی* بد بد کے ساتھہ اور سگ سگ کے سنگات رکھنا سراسر عدل اور عین حکمت ہی* ان بدمزاجوں شریروں مسخروں بیحیاؤں کی یہی سزا ہی کہ دنیا میں بدنام رسوا اور عاقبت میں روسیاہ اپنے بھائی شیطان علیہ اللعنہ کے ساتھہ دوزخ میں جلیں* اور جاننا چاہئے کہ مسخر پیشہ داناؤں کے نزدیک خوار بیمقدار ہیں* خوش طبعی دل لگی کے واسطے ہی* پر فصاحت اور ملاحت کے ساتھہ نہ کہ گالیاں* تمنے برا گناہ کیا جو میری بیٹی کو اپنے ساتھہ لے گئیں* اگر کسی اور بی بی کے ساتھہ ایسی ادبی گستاخی کی ہوتی تو البتہ وہ درگذر نہ کرتی بلکہ ایسی سزا دلواتی کہ

تمام عمر یاد کرینگی* خیر جو ہوا سو ہوا آئندہ ایسی حرکت نامعقول نہ کیجو
نہیں تو بیطرح پیش آونگی* یہہ سنکر وے سب شرمندہ ہوئیں کسی نے
کچھہ جواب نہ دیا مگر دائی نے چلا کر کہا بی بی صاحبہ ہمنے تو کچھہ بد حرکت
نہیں کی* لڑکی کی دل لگی کے واسطے گاتی بجاتی تھیں تاکہ اُسکا دل
بہلے* بی بی خوبصورت نیک سیرت نے فرمایا دائی میں اِس ملک
میں بہت مدت سے ہوں اِس سبب سے میں ہندی زبان بخوبی سمجھتی
ہوں البتہ میں نے اپنے کانوں سُنا کہ تم محض گالیاں بکتی تھیں اور بارہا میں نے
سُنا کہ جب تم آپسمیں باتیں کرتی ہو تو فحش باتیں بولتی ہو ہر ایک بات میں تمھاری
زبان پر گالیاں ہی ہیں* اور میں نے اکثر تمکو تاکید کی کہ تم میری بیٹی کے
سامھنے خراب باتیں مت بولو نہ کسی کو بولنے دو* پھر کہا دائی تم
کیا تو میری بیٹی کو چاہتی ہی کہ نہیں* دائی بولی بیشک میں
اُسے اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتی ہوں وہ میری آنکھوں
کی پتلی اور میرے جگر کا ٹکڑا ہی* میں نے اُسے اپنا دودھ پلایا پرورش
کیا* بی بی صاحبہ نے کہا بھلا وہ اگر بڑی پن میں بالغ ہو کر بے حیا
عورت ہو نکلے اور شادی کے بعد اپنے خاوند کی بمرضی خرچ کرنے جا

چلے اور سب لوگوں کی نظروں میں ہلکی اور رسوا ہو تو کیا تجھے اچھا لگے* دائی بولی خدا نکرے بی بی صاحبہ یہہ کیا بات ہی جو آپ فرماتی ہیں* ایسی بات اپنی زبان پر مت لائے + میں اپنے تئیں اسکے اوپر سے صدقے کروں* دور پار وہ ایسی کیوں ہوگی* تب بی بی دوربین نے فرمایا تو نہیں جانتی کہ بچے کو جیسا سکھاؤ ویسا وہ سیکھتا ہی جیسی صحبت ویسا اثر یہہ مثل بغایت روشن اور مشہور ہی* اگر بچے کے سامھنے خراب مسخریاں کرو اور واہیات بکو تو بچہ بھی وہی سیکھیگا اور جیوں جیوں بڑا ہوتا جاوے تیوں تیوں بد ہوتا چلا جاوے * اور سخت کرخت بدکار کُندہ ناتراش نکلے* اسواسطے فرمایا ہی کہ تم اپنے لڑکوں کو لڑکپن سے ادب و ہنر سکھاؤ اور تربیت کرو تاکہ وہ انکے دل میں نقش کالحجر ہوجاوے جیسا کہ کچے برتن پر نقش کیجئے تو وہ پکنے کے بعد کبھی دور نہیں ہوتا بدستور رہتا ہی* اور خراب چال بھی اگر لڑکپن سے اُسے خو پذیر ہو تو بڑے پن میں بھی وہی بدخصلت خاطر میں رہے بلکہ روز بروز بدتر ہوتا جاوے* اسواسطے فرمایا ہی کہ لڑکوں کے سامھنے واہیات ہرایات نہ لیا

انکو تادیب کریں کہ وہ انکے کام آدے اور دین دنیا سرخ رو رہیں
ماباپ کا پیار اپنے بچوں کے واسطے یہی ہی* یہہ کچھہ لاڑ نہیں کہ انکو
گالیاں سکھاویں* سنو ای نادانوں میں اس بات میں تمکو ایک
نقل بطور تمثیل کہہ سناتی ہوں تم دل کے کانوں سے سنو* کئی برس
گذرے کہ میرے پاس ایک دائی تھی اور اسکی ایک لڑکی نہایت
خوبصورت تھی وہ ہمیشہ بیٹی سمیت میرے بنگلے میں رہتی اور
خدمت کرتی* میں بھی بہر صورت اسکی خاطرداری اور اس لڑکی
کی حفاظت کرتی اور چاہتی تھی کہ اسے کچھہ نقصان نہو* اور اسکی لڑکی
بد صحبت میں نہ بیٹھے اور بدچال نہ سیکھے* اور اس لڑکی کی ماں بھی
ظاہرًا اپنی بیٹی کی خبرداری کرتی* اچھے پاکیزہ کپڑے پہناتی اور
کنگھی چوٹی کرکے اسکے بالوں کو صاف رکھتی اور ہاتھوں پانوں میں
مہندی لگاتی اور کسی غیر مرد سے بات کرنے نہ دیتی یہاں تک کہ اگر
صاحب بھی ناگاہ آجاتے تو چھپاتی اور اسے تاکید کرتی کہ تو صاحب کے
سامھنے ننگے منہہ مت بیٹھہ اور اسکے سامھنے مت جا* غرض اپنی
دانست میں وہ اپنی لڑکی کی حفاظت کرتی اور پردے میں رکھتی پر

ہر وقت آپ اُس لڑکی کے سامھنے ہلکی نامناسب باتیں بولتی اور ٹھٹھا مذاخ
کیا کرتی* رفتہ رفتہ جو یہہ خبر مجھے پہنچی تو میں نے اُس سے کہا ای دائی میں نے
سُنا ہی کہ تو اپنی بیٹی کی بہت حفاظت کرتی ہی یہاں تک کہ کسی غیر مرد
سے بات کرنے نہیں دیتی* جواب دیا ہاں بی بی صاحبہ البتہ اگر میں اُسکی
خبرداری نہ کروں تو وُہ خراب ہو جایگی* اور وُہ اگر ہر ایک مرد سے
بات کرے اور مل بیٹھے تو پھر اُسے کون قبول کریگا* ناکاری سمجھ کوئی
شادی نہ کریگا اور میں تو نہایت غریب ہوں اگر خراب نکلی تو مجھے
ساری عُمر دُکھ و رنج رہیگا* اور پھر میں اُسے کہاں تک سنبھالونگی*
میں چاہتی ہوں کہ نیک چال سیکھے* اِسکے ساتھ کہ یہہ نہایت
خوبصورت ہی البتہ اِسکی شادی کسی بڑے دولتمند بھلے آدمی کے
ساتھ ہوگی* اور مجھے بھی وہاں جا بیکار رہنے ملیگا بلکہ بڑھاپے
میں اِسکے باعث اور نہیں تو ایک ٹکڑا روٹی کا تو ملیگا* تب میں نے
جواب دیا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب اُسکی شادی ہوگی تو وُہ اپنے خصم
کی مرضی کے موافق نہ چلیگی* کیونکہ اکثر بدکار عورتیں خصموں کو چھوڑ دیتی
ہیں اور غیر مردوں سے مل بیٹھتی ہیں اور حلال چھوڑ حرام کرتی ہیں اور

خدا تو ایسے کام سے بیزار ہی ہی* فرماتا ہی کہ تم زنامت کرو* نہیں تو
دوزخ کی آگ میں کہ سوزان تر ہی جلاونگا* دائی بولی البتہ بی بی صاحبہ
بہت بدعورتیں ایسا بدکام کرتی ہیں اور رسوا ہوتی ہیں* پر میں
کیونکر جانوں کہ میری بیٹی بھی خدا نکرے ایسا بدفعل اختیار کریگی*
تب میں نے جواب دیا کہ ہر ایک آدمی کی خو وخصلت قول وفعل
سے معلوم ہو جاتی ہی* دانا لوگ وقوع فعل کے اول فاعل کے
بشرے سے صاف معلوم کر جاتے ہیں* بھلا اگر تو سمجھتی ہی کہ
میری بیٹی ایسا نکریگی تو تیرے نزدیک اُسکی کچھہ دلیل ہی کہ وہ اُس
صورت سے پاک صاف رہیگی* اور جب بیاہ ہوگا تو اپنے دولھے سے ملی جُھلی
رہیگی* بولی بی بی صاحبہ میں اُسکی بہت خبرداری کرتی ہوں کسی مرد سے بات
کرنے نہیں دیتی* تب میں نے مسکرا کر کہا آیا تو نے یہہ مثل نہیں سُنی*
کہ آپ فضیحت اور دوسروں کو نصیحت* واقعی یہہ مثل تیرے مناسب
حال ہی* میں نے کئی مرتبے سُنا ہی کہ تو آپ اُس لڑکی کے سامھنے
ٹھٹھے مزاخیں کرتی ہی اور کہتی ہی کہ فلانی فلانے سے بگڑی
گئی اور فلانا آدمی فلانی کو لے بھاگا فلانی کا مرد ہیجڑا ہی اور

دیکھہ تو فلانی کا مرد بہت خوبصورت ہی* پر اُس عورت کی قسمت
بری خراب ہی کیونکہ وُہ باہر حرامکاری کرتا ہی* غرض اِسطرح
تو اکثر اُسکے سامھنے بولتی ہی* واہی تباہی باتوں کے سِوا تیری
زبان پر کچھہ نہیں* بھلا اِس صورت سے میں کیونکر سمجھوں کہ تیری بیٹی
پارسا و پاکدامن ہوگی اور خصم کا کہنا واقعی بجا لاویگی یہی تیری واہی
تباہی باتیں اور ٹھٹّے اُسکی خرابی اور بدنامی کا سبب اور رسوائی
کا موجب ہوگا گویا تو ابھی سے اُسے بدکاری کا رستہ بتاتی ہی
اور اُسکے کان خراب باتوں سے بھرتی ہی جب وُہ بالغ ہوگی تو البتہ
وُہ اپنی ماکی تربیت کے موافق چلیگی تو سمجھتی ہی کہ ہماری بی بی صاحبہ
ہندی زبان نہیں سمجھتی اگر مثلاً آپسمیں گالیاں بھی دیں یا خراب
باتیں بولیں تو بھی اُسے کچھہ سمجھہ نہیں* پر تو یقین جان کہ میں تمھاری
ہر ایک بات سمجھتی ہوں اور تمھارے نزدیک فقط شرم اور حجاب
ظاہری ہی ہی* جیسا کہ مُنہہ چھپانا آنکھیں نیچی کرنا اور آدمی کو دیکھتے
ہی لجانا چھپ جانا پر تمکو حجاب دلی نہیں* عورتوں کی زیب و زینت
حیاے دلی اور عصمت ذاتی ہی ہی* نہ لباس ظاہری* ہرچند

عورت بدصورت ہو پر جب کہ عصمت داری سے اُسنے زیب و زینت
پائی اور اپنے خصم کی دلبری دلداری وفاداری اور اطاعت میں
جان و دل سے حاضر ہی تو وہ اُس عورت نازنین صاحب جمال سے
ہزار درجہ بلکہ سراسر افضل ہی* جو بدکار زنا کار بے حیا شوہر آزار
ہو اور اپنے خصم کی مرضی کے موافق عمل نہ کرے دیو سیرت
عورت سے دیو صورت عورت خوب ہی* اگرچہ ظاہر اُسکا
مطلق درست نہیں پر باطن میں فرشتہ سیرت ہی* حاصل کلام لباس
ظاہری اور شرم عرفی عورتوں کی زیبایش نہیں* میں نے سنا ہی کہ اکثر
اِس مُلک کی پردہ نشین عورتیں سب سے خراب ہیں* ہرچند کہ اُنکے خصم
حفاظت کرتے ہیں* پر جب کہ اُنکا دل خراب ہی تو ہر ایک حیلے
زنا کرتی ہیں* اگرچہ ہماری ذات کی عورتوں میں سے بھی ہر ایک
پارسا نہیں پر ہمکو ہمارے رسول نے فرمایا ہی کہ تم حجاب ظاہری
مت کرو بلکہ حجاب باطنی اختیار کرو اور خراب باتیں زبان پہ
نہ لاؤ ٹھٹھا مزاخ کہ عورتوں کو لازم نہیں مت کرو* اور ہم ہرچند
ظاہراً حجاب نہیں کرتے پر اکثر حجاب دلی رکھتے ہیں* اور الحق حجاب دلی بھی

ضرور ہی* القصہ تو اگرچہ اپنی بیٹی کی ظاہراً خبرداری کرتی ہی پر جب کہ
تو آپ خراب باتیں اُسکے آگے بولتی ہی تو البتہ مجھے شبہہ نہیں کہ
وُہ بدکار ہو* چاہیے کہ حجاب ظاہری اور باطنی بھی سکھاوے
اور اُسکے سامنے واہی تباہی باتیں نکرے* ہمنے تو تجھے بطور نصیحت
سمجھا دیا آگے تو جان اگر تو ہمارا کہنا نہ مانیگی تو آخر پچھتاویگی*
غرض میں نے اتنا کُچھہ کہا پر اُس نافہم کے فہم میں کچھہ نہ آیا* میں
کہتی جاتی تھی اور وُہ چپ سر ہلاتی جاتی تھی گویا میری نصیحت
سراسر مُفید نے اُس سنگ دل کے دل میں کچھہ اثر نہ کیا*
جیسا کہ کہا ہی* نادان کو تربیت کرنی ایسی ہی جیسی گولی گنبذ*
یا شعر تازہ و تر آب رواں پر لکھنے* آخر اُسنے اپنا قدیم دستور
نہ چھوڑا جیسا کہ عقلمندوں نے کہا ہی* بدخوی اور بدعادت
جب کسی کے دل پر نقش کالحجر ہوئی تو مرگ کے سواے دور نہیں
ہوتی حاصل کلام تہوڑی مدت کے بعد اُسنے اپنی لڑکی کی شادی
کسی بھلے آدمی دولت مند کے ساتھہ کردی* وُہ وہاں رہنے
لگی اور اُسکی ماں نے بھی اُسکی ساتھہ ہی اپنا رہنا اختیار کیا

چند مدت اسیطرح گذری* اور کئی برس میں نے اُسکی کچھ خبر نہ سُنی نہ اُسکا احوال کچھ معلوم ہوا*

یکایک ایک دن وُہ آیا روتی بسورتی میرے پاس آئی اور آکر بولی کہ کل رات میری بیٹی اپنے خصم کو چھوڑ بھاگی* میں نے پوچھا کیا تیری بیٹی نے اپنے خصم سے کچھ قضیہ فسادکیا تھا. بہت تشویش اور ششن و پنج کرکے بولی بی بی صاحبہ میرا داماد اُسپر بدگمان ہوا بلکہ اسکی بدکاری اپنی آنکھوں دیکھکر خوب مارا وُہ کم بخت کسی دوسرے بدکار جوان سے مل بیٹھی اور اپنے خصم کا ننگ و ناموس سب ڈبویا اور ماباپ کے نام کو کلنگ اور لاج لگنیکا کام کیا اسواسطے میرے داماد نے اُسے سخت مارا* اُسکے بعد معلوم نہیں کہ وُہ کس سبنی کے ساتھہ بھاگی* میں نے کہا ہی آیا میں نے تجھہ سے نہیں کہا تھا کہ اگر تو اپنی بیٹی کو ادب اور قاعدے سے نہ رکھیگی توؔ وہ البتہ بدکار نکلیگی* پر تونے ہمارا کہنا نہ سُنا* آخر جو میں نے کہا تھا سو ہی ہوا اور تو نے جیسا کہ کیا ویسا پایا* اب جا اور صبر کرکے بیٹھہ رہ* اسواسطے کہ وقت گیا پھر ہاتھہ نہیں آتا* اُسکے واسطے رونا فکر کرنا کچھہ فایدہ نہیں کھتا* یہہ کہکر میں نے اُسے رخصت کیا*

غرض کئی برس تک اسکی خبر کچھ نہ ملی کہ وہ کہاں چلی گئی یا وہ مرگئی* آخر بہت مدت کے بعد ایک ہمارا نوکر جسکو ہمنے کچھ ضروری کام کے واسطے کلکتے میں رکھا تھا خبر لایا کہ فلانی آیا کی بیٹی ایک شخص کے ساتھ بھاگ کر کلکتے میں آئی تھی وہاں کئی ایک مدت ہزار خرابی اور رسوائی سے ادھر ادھر خوار خستہ پھر اپنی اوقات برباد کی* اور پھر معلوم نہیں کہ اسے کیا بیماری ہوئی شاید آتشک نکلی یا کھنبا ہوا اس سبب سے کوئی اسے منہہ نہیں لگاتا تھا* وہاں سے بھی نکلی* کہیں جانیکا ارادہ کیا تھا کہ رستے میں بہزار خرابی مرگئی اور دوزخ کا رستہ لیا* لوگوں نے اسے اجنبی کنگال عورت سمجھ کر اسکی لاش ندی کے کنارے ڈال دی سو گیدڑ اور کوے کھا گئے* یہہ قصہ پرغصہ یہاں تک کہکر میں نے دائی سے کہا دیکھ تو دائی اُس حسین لڑکی کا احوال ایسا ہوا* اگر اسے نیک صحبت ہوتی اور اسکی ماں اسے تربیت کرتی تو وہ ایسی فضیحت اور رسوا نہوتی* اور اپنے خصم کا گھر نہ چھوڑتی اور دین و دنیا میں نیک نام اور آبرو سے رہتی* اسواسطے عقلمندوں نے تاکید کی ہی کہ اپنے لڑکوں کو کسی بدصحبت میں بیٹھنے

کھلاؤ پلاؤ پیار کرو پر کھیلنے کو دینے مت دو* اور علم و ہنر سکھاؤ اور جو لڑکا بعلم ہوگا تو البتہ بڑےپن میں جاہل مطلق نکلیگا اور بدکام کریگا* دین و دنیا میں خوار ہمیشہ در رہیگا* اور لکھا ہی کہ اگر عورت بدکار اس دنیا میں روسیاہ خراب خستہ خلق اللہ کی نظر و ں میں خوار ہی اور اکثر اس بدفعل کے سبب سخت مریض ہو اور مرض مہلک میں گرفتار ہو کر مرجاتی ہی* پر اسپر بھی یہی سزا اُسکے واسطے مقرر نہیں بلکہ اُس سے سخت تر جیسا کہ کتاب الٰہی میں لکھا ہی* کہ زنا کار قیامت کے روز آتش سوزان میں جلینگے اور ہمیشہ اُس عذاب ابدی میں رہینگے کبھی اُنکو اِس عذاب سے رہائی نہوگی* اور دوسری ایک جگہہ ہماری کتاب مقدس میں لکھا ہی* کہ زناکار عورتوں کے واسطے ایک مقام تنگ و تاریک دوزخ میں جو گندھک سے جلتا ہی مقرر کر رکھا ہی* موت کے بعد وہاں جائنگیں* اور وہاں ایک بوند پانی بھی نہیں کہ جس سے اپنی زبان اور اپنا حلق تر کریں اگر ہم اُسکا خیال رکھیں اور سمجھیں تو ہمیشہ ایسے بدفعلوں سے کنارہ کریں اور خدا سے ہمیشہ دعا مانگیں کہ یا الٰہی ہمکو اپنے فضل و کرم سے ایسے کاموں سے بچا

اور اپنی ہدایت سے نیک رستہ بتا تا کہ ہم ناشایستہ کاموں سے باز رہیں
اسواسطے کہ ہر ایک کام میں خدا سے دعا کیا چاہیئے انسان کہ سراسر
خطا اور نسیان سے مرکب ہی بے توفیق الٰہی اور فیض نامتناہی اپنی
عقل ناقص کی رسائی سے پرہیزگار نہیں ہو سکتا* اور بے مدد الٰہی
اپنے تئیں گناہوں سے نہیں بچا سکتا* پس چاہیئے کہ ہم ہر ایک
کام میں خدا سے مدد چاہیں* وہ کریم آسان کریگا* اور چاہیئے
کہ ہم اپنی پارسائی اور صلاحیت پر بھروسا نرکھیں اور غروری
نکریں کہ ہم پاک دامن پرہیزگار خدا پرست ہیں* اسواسطے کہ تکبر
اور غرور خدا کی درگاہ میں مقبول نہیں* چاہیئے کہ عجز و نیاز سے
اُسکی درگاہ میں التجا کریں اور کہیں کہ ہم بندے گنہگار ہیں تو
اپنے کرم سے ہمارے گناہوں پر نظر مت رکھ ہم انسان ضعیف
البُنیان ہیں* تیری اطاعت اور بندگی کے حق جیسے کہ چاہیں ہمسے
ادا نہیں ہو سکتے تیری درگاہ ہماری بندگی اور عبادت سے
بے نیاز ہی* تو فقط اپنی کریمی ہی پر کام فرما* جیسا کہ ای خدا تو نے
آپ فرمایا ہی کہ میری درگاہ فیض اور کرم سے معمور ہی اگر تو نے

ہزار دفعہ توبہ توڑی تسپر بھی تو پھر آئیں تجھے تجسو گا* غرض میں نے سب باتیں کہ ہر ایک پُر تاثیر اور سراسر مُفید تھیں کہکر فرمایا کہ دائی سے تو نے کچھ دریافت کیا کہ بچے کے سامھنے خراب باتیں بولنا اور اُسے ادب نہ سکھانا کیسا خراب ہے* دیکھہ تو اگر وہ دائی میرے کہنے پر عمل کرتی تو اُسکی بیٹی ایسی خراب خستہ نہوتی* اب میں تمکو تاکید کرتی ہوں کہ تم ہرگز میری بیٹی کے سامھنے خراب باتیں نہ بولنا نہیں تو بیطرح پیش آونگی یہہ کہکر اپنی خوابگاہ میں گئی اور وے سب شرمندہ ہوکے اپنے گھر گئیں مگر کبھی لڑکی کے سامھنے ایک بھی خراب بات نہ بولیں اور میری نصیحت سے وے سب ہوشیار ہو گئیں*

گیارھواں باب آٹھواں حکم اسپر کہ تم چوری مت کرو

آیا بدخو سراسر عیب جیسا نکہ اُسکے بد دستور اور خراب عادت کا ذکر پہلے ہوا نہایت بدصورت تھی* حرکتیں نامعقول اور تقصیریں نامقبول کرتی چنانچہ اُن میں سے ایک یہہ بھی اُسے خراب لت تھی کہ چوری کرتی* آنکھہ بچا کر ہر ایک چیز چرا لیتی پر جو چیز کہ چرایا چاہتی تو کیا کرتی کہ اُس

چیز کو کہیں پلنگ کے پایئے کے نیچے یا بوریئے کے تلے یا صندوقوں کے تلے رکھہ دیتی* اور جب دو ایک روز کوئی اسکی تلاش نہ کرتا یا بھول جاتا یا تلاش کرکے ناامید ہو جاتا تو پھر اُسے لیجاتی* اسطور اکثر چرائی اور اپنے خرچ میں لائی* بی بی نیک سیرت کے پاس ایک ولایتی مقراض تھی* آیا کا جی اُسپر للچایا اور چاہا کہ اُسے بھی اُڑا دے* یہہ خیال فاسد دل میں لاکر منتظر وقت ہوئی*

ایک دن کا ذکر ہی کہ بی بی صاحبہ کی آنکھہ بچا کر وہ قینچی اُسکے صندوق میں سے جسمیں وہ اپنی سینے کی چیزیں رکھا کرتی تھی نکال لی اور ایک کوٹھری میں جہاں بی بی صاحبہ کپڑے پہنا کرتی تھی شطرنجی کے نیچے چھپا دی* بی بی آسودہ خاطر کے پاس بہت ایسی قینچیاں تھیں اس سبب سے اُسنے اُس مقراض کا کچھہ خیال نہ کیا سمجھی کہ کہیں صندوق میں ہوگی* اُسکی کچھہ تلاش اور پرسش نہ کی* چند روز کے بعد ایک روز فجر کے وقت بی بی صاحبہ علم اپنی لڑکی کو تربیت کرتی تھی اُسنے جو اپنا آموختہ یاد نہیں کیا تھا اِسواسطے اُسے بطریق تنبیہ اُس کوٹھری کے ایک کونے میں کھڑا کیا* اور فرمایا جبتک اپنا سبق یاد نہ کریگی تو

میں سارا دن تجھے اسیطرح کھڑا ہی رکھونگی * غرض وہ لڑکی اُس کوٹھری کے کونے میں کھڑی اپنا سبق یاد کرتی تھی اتنے میں کچھ چیز اسکے پاؤں میں چبھی * معلوم کیا کہ شطرنجی کے نیچے کچھ چیز ہی تب اُسنے شطرنجی کا کونہ اُٹھا کر جو دیکھا تو مقراض نظر آئی * جھٹ اُٹھا لی اور پکار کر بولی اماجان تمھاری مقراض شطرنجی کے تلے ملی * بی بی تیز ہوش نے سنکر فرمایا میری جان میری مقراض وہاں کیونکر گئی * جواب دیا کسی نے یہاں رکھی ہو گی * مجھے یقین ہوا کہ یہہ آیا یا مہرانی کا کام ہی * بیشک اُنکے سواے دوسرا کوئی ایسا کام نکریگا تب بی بی دور بین نے مہرانی اور آیا کو بلوا کر کہا میری مقراض کس نے شطرنجی کے تلے چھپائی اگر تم سچ بولو تو بہت اچھا ہی * جواب دیا کہ ہمکو کچھ خبر نہیں کس نے چھپائی ہو گی ہمنے تو کبھی اُسے دیکھا بھی نہیں بی بی عاقلہ نے فرمایا کیا یہہ مقراض آپ سے آپ کوٹھری میں شطرنجی کے نیچے گئی * کیا اُسے پانوں ہیں بغیر کسی کے اُٹھائے کھنچی وہاں کیونکر گئی * البتہ تم میں سے ایک نے لیجا کر وہاں چھپائی ہو گی اسواسطے کہ تم دونوں کے سواے کوئی دوسرا اُس کوٹھری میں نہیں آیا

تم کیا مجھے نادان سمجھتی ہو* نہیں ایسی بھولی نہیں ہوں کہ تم مجھ
سے چھل بل کرو میں سب سمجھتی ہوں* یقین ہی کہ یہ تمھارا ہی کام ہی*
لیکن معلوم نہیں کہ تم میں سے کون چور ہی* خیر جو ہوا سو ہوا
اب تو تمکو معاف کرتی ہوں* پر چاہئے کہ بار دیگر ایسا کام جس سے
خدا بیزار ہی نہ کرنا آیندہ خبردار رہو* اور خدا کا حکم یاد
رکھو جیسا کہ خدا نے فرمایا ہی کہ تم چوری مت کرو نہیں تو
عذاب ابدی میں گرفتار ہوگے* یہہ کہکر مہترانی کو تو رخصت
کیا* پھر آیا سے بولی ای آیا میں نے دو ایک دفعہ دریافت کیا
کہ تجھے چوری کی لت بھی ہی* اور جب سے تو میری خدمت میں آئی
تب سے بہت چھوٹی چھوٹی چیزیں گم ہوئیں* میں یقین جانتی ہوں کہ
تیرے سوا کوئی دوسرا نہ لے گیا ہوگا* خیر ان چیزوں کی کچھ فکر اور
افسوس تو نہیں آتا پر مجھے اس تیری بدچال سے نہایت تاسف
پیدا ہوتا ہی اسواسطے کہ چور کا انجام اچھا نہیں* اور جو شخص
یہہ لت رکھتا ہی تو وہ دین و دنیا میں رسوا ہی ہوتا ہی* اور
مثلاً اگر کوئی چوری کر لاکھوں روپئے لاوے تو اسمیں ہرگز برکت نہیں

حرام کا مال مفت چلا جاتا ہی اور اُسکے کھانے سے دِل سیاہ ہوتا ہی* اگر کوئی زور بازو سے ایک کوڑی کماوے تو خدا اُسمیں برکت دیتا ہی* حق حلال کے پیسے میں بڑی برکت ہی* یعنی جان کہ حق حلال کی ایک کوڑی حرام کے سو روپیوں سے اکثر بہتر اور پاک ہی اسواسطے کہ حرام خوار اور حرام پر لعنت الٰہی اور غضب خدا کا نازل ہوتا ہی* اور جو کوئی اپنی محنت سے ایک پیسا کماوے اور کھاوے کھِلاوے تو اُسمیں رحمت الٰہی فیض یزدانی شامل ہوتا ہی* اور لکھا ہی کہ جو لوگ چور چکار دغا باز اُٹھائی گیرے ہیں خدا اُنکو بہشت میں آنے نہ دیگا ہماری کتاب مقدس میں ایک جگہہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بیان میں یوں لکھا ہی* کہ میں آسمان کے نیچے ایک بڑی مصیبت اور آفت دیکھتا ہوں اور وہ آدمیوں میں اکثر واقع ہوتی ہی یعنے اکثر لوگ دُنیا میں ایسے ہیں کہ خدا نے اُنکو دولت مال و اسباب سب کچھہ دیا دنیا میں جو چیز چاہیئے سب مہیا کی پر اُن کم بختوں کے نصیب میں نہیں کہ کھاویں اور کھِلاویں* ہزار محنت سے مال جمع کرتے

ہیں اور کیا کیا اذیتیں اپنے اوپر اٹھاتے ہیں پر کھاتے نہیں* مرنے کے بعد دوسرا کوئی کھاتا ہی* کہتے ہیں کہ بخیل کا مال اُسوقت خاک سے بر آوے کہ وہ خاک میں جاوے* یعنے مرگ کے بعد وہ مال جو اُسنے گاڑ رکھا ہی سو نکلتا ہی* بخیل دونوں جہان میں مردود اور روسیاہ ہی* اور جو اشخاص جوان مرد فراخ حوصلہ کشادہ دل ہیں تو انکے نزدیک دُنیا کا مال اسباب کچھہ چیز نہیں* محض اسواسطے ہی کہ کھاویں پیویں دین دلاویں دنیا میں نیک نام سرخرو رہیں* اور کہتے ہیں کہ کمینے کی دو تین نشانیاں ہیں تنگ دلی تنگ حوصلگی بخیلی یہہ سب کمینوں کے نشان ہیں یعنے بخیل تنگ حوصلے سے دنیا کا کام بخوبی انجام نہیں پاتا نہ دین کا بقدمہ اُس سے سر براہ ہوتا ہی* شوم کا منہہ کالا کہ جس سے نہ خدا راضی نہ خلق اللہ خوش کمبخت کو ہمیشہ یہہ فکر ہی کہ مال جمع کر دوسرا کچھہ اندیشہ نہیں نہ عاقبت کی خبر نہ دنیا کی شرم* اور لکھا ہی سخی حبیب اللہ ہی جو آپ بھی کہاتا ہی اور غریب غربا کو بھی حتی المقدور دیتا ہی اور سخی کشادہ دل اگرچہ ظاہرا حسب تقدیر

الٰہی کہ ہر آفریدہ کو یہی شاہراہ درپیش اور ناگزیر ہی اُس سرائے فانی سے سرائے جاودانی کی طرف رحلت فرماتا ہی پر اُسکا نیک نام اور اوصاف حمیدہ جریدۂ روزگار پر باقی اور پایدار ہی رہتا ہی* یہاں لگ مبالغہ کرتے ہیں کہ وُہ حیات ابدی حاصل کرتا ہی اور واقعی یہہ بات درست اور بغایت راست ہی* اُسکا سبب یہہ ہی کہ وُہ مرضی الٰہی کے موافق چلا اور خلق اللہ اُس سے راضی اور شاکر ہی* جیسا کہ نوشیروان اگرچہ مرگیا پر اُسکا نام نیک زبانوں پر جاری ہی اور قارون مردہ دل اگرچہ تونگر صاحب دولت تھا پر کہ وُہ افسردہ خاطر تنگدل تھا تو اپنا بدنام دُنیا میں چھوڑ گیا اور ہلاک ہوا* بھلا وُہ مال حرام اُسکے کس کام آیا آخر چھوڑ دوزخ کا رستہ لیا* پس چاہئے کہ آپ کھاوے کھلاوے خُدا کی راہ میں دے دلاوے اسواسطے کہ اَلدُّنیا مَزرَعَۃُ الآخرہ جو یہاں کریگا سو وہاں پاویگا* پس بہتر یہہ ہی کہ یہاں اِس دُنیا میں نیکی کرے تاکہ وہاں نیکی حاصل ہووے* بی بی اہل علم نے اپنا کچھ سمجھایا پر اُس نادان کے خیال میں کچھ نہ آیا بلکہ وُہ اپنی قدیم چال کو سرمایہ

سعادت دنیا اور آخرت سمجھ بار رہی* اکثر چھوٹی چھوٹی چیزیں جیسی کہ سوئی

تاگے اور کبھی روپے کے کاٹتے جیسے باریک کپڑا یا کپڑے کا ٹکرا ململ کا

ٹکرا یا رومال غرض ایسی ایسی چیزیں الگ لیجاتی *

ایک دن کا مذکور ہی کہ ایک بی بی اُس بی بی پاکدامن کے

یہاں تشریف لائی بی بی اہل مروت اُسے دیکھتے ہی بہت گرم جوشی سے اُس سے

گفتگو کرنے لگی* تواضع تعظیم اور خیر و عافیت کے بعد وے دونوں

باہم ملکر اپنا اپنا کپڑا سینے لگیں* وہ بی بی جیسا کہ ولایتی بیبیوں کا

دستور ہی اپنے سینے کا سب سامان ساتھ لائی اُسمیں سے اُسکے

پاس ایک انگشتانہ زرّین تھا* آیا کا دل اُسپر للچایا* دل میں لائی

کہ جب یہہ سر کنگی تو میں اوڑا لونگی* جب وے دونوں کھانا کھانے

بیٹھیں تو آیا نے فرصت وقت جان وہ انگشتانہ اُٹھا بنرکے

پایئے کے تلے چھپا دیا* جب وہ بی بی رخصت ہو اپنے گھر چلی تو

اپنا سب سینے کا سامان لپیٹ نوکر کے ہاتھ دیا اور اپنے گھر

گئی انگشتانے کی یاد نرہی سمجھی کہ صندوق میں ہوگا* پھر ایسا

اتفاق ہوا کہ دو تین روز کے بعد وہ وہاں سے دوسرے

کسی ضلع کو چلی گئی تب تو آیا بہت خوش ہوئی اور سمجھی اب کون
تلاش کریگا* جسکا تھا وہ تو یہاں سے جاتی ہی رہی* غرض انگشتانہ
اپنے گھر لے گئی لیکن ایک برس تک اسکا ہنوا نہ پڑا کہ اسکا زیور جو
اسکو منظور رکھا ہوا کر پہنے* اس اندیشے سے کہ مبادا اسکی تلاش
ہو* آخر اسے بازار میں لے گئی اور اسے بیچکر کچھ روپیا خریدا اور
سنار کو دیکر کہا کہ پانوں کی انگوٹھیاں بنا دے* یہہ کہکر گھر آئی
دو ایک روز کے بعد جب وہ زیور تیار ہوا آیا نے اپنی بڑھیا
بد ذات کو لانے کے واسطے بھیجا* اسنے اپنی بی بی کے کہنے
کے موافق کیا* بازار میں جا اسکا زیور اسے لا دیا پھر بھی اسکے
دل میں شبہ آیا کہ ابھی یہہ زیور پہنا خوب نہیں ویسا ہی
رکھہ دیا* کہتے ہیں کہ چور کا دل ہمیشہ دبدھے میں رہتا ہے*
باوجودیکہ کوئی اس چیز گم گشتہ کی تلاش نکرے یا تلاش
کرکے ناامید ہو بیٹھے یا بھول جاوے پر اس چور سیاہ
دل کی خاطر میں ہمیشہ و غدغہ اور وسوسہ ہی رہتا ہے
بدستور چھوٹی کے دل میں بھی وسوسہ تھا کہ شا

کوئی تلاش نہ کرے* شام کے وقت جب بی بی صاحبہ کو کپڑے پہنا
چکی تب بدستور اپنے گھر میں آئی اور کھانا کھا کر دل میں سوچ کیا کہ
اب تو بہت عرصہ ہوا کون تلاش کریگا* بہتر ہی کہ اس زیور کو پہنوں
یہہ سوچ بچار کر وے انگوٹھیاں پانوں میں بلکہ پانو میں بیڑیاں ڈالیں*
اب یہاں سے خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو کیا ہوا
کہ پہننے کے وقت کسی نے بی بی نیک باطن کی طرف سے ہانک
ماری آیا جلدی چل* بی بی صاحبہ بلاتی ہیں* یہہ سنتے ہی گھبرا کر
چلی* ایک بیڑی کی کل تو اُسنے مضبوط کر دی تھی پر دوسری کی
کچھہ پھرائی کچھہ نہ پھرائی ویسی ہی پہن جلد بنگلے کی طرف دوڑی*
قضا کار وہ بیڑی دوڑتے وقت اُسکے پانو سے کہیں گر پڑی*
غرض جلدی جلدی بنگلے میں آئی اور بی بی صاحبہ کے کپڑے جو
اُتارنے منظور تھے اُتار ڈالے* اور جب بی بی نیک خوابگاہ میں
خوابگاہ میں آرام فرمایا تب آیا باہر کی کوٹھری میں آکر دروازے
کے نزدیک لیٹ گئی* چراغ تو اُس کوٹھری میں روشن ہی تھا*
عرصہ قلیل کے بعد اپنے پانو پر ہاتھہ رکھا معلوم ہوا کہ ایک بیڑی

تو گرگئی * معلوم ہوتے ہی جُھکی چراغ اُٹھا کر کوٹھری میں ڈھونڈھنے
لگی * جب وہاں نہ ملی تو گھبرائی اور ننگے پانو جس رستے آئی تھی اُدھر چلی *
قضا کار وہاں گھاس میں ایک سانپ بیٹھا ہوا تھا * اُس کمبخت کا
پانو اُس سانپ پر پڑا پڑتے ہی اُسنے کاٹ کھایا * کاٹتے ہی
وُہ سیاہ دل چیخ مار کر چلّائی اور کہا آذ مائی ری سانپنے کاٹا *
اُسکا رونا چلّانا سُنکر سب چوکیدار اور کہار وغیرہ لوگ دوڑے
اتنے میں صاحب بھی ہڑبڑا کر اُٹھے اور یہہ شور سُنکر وہاں آئے
اور سانپ کے کاٹنے کی کیفیت سُنکر کہاروں کو فرمایا کہ جلد اُسے
پالکی میں لِٹا کر فلانے حکیم کے یہاں لیجاؤ * اور دوسرے نوکروں
کو حکم دیا کہ تم تلاش کرکے سانپ کو مارو * یہہ حکم ہوتے ہی
اُس آیا کو ایک ولایتی حکیم کے یہاں کہ وُہ جرّاحی کے فن میں
یکتا اور حکیمی کے کسب میں یکتا اور صاحب کے قرب و جوار میں رہتا
تھا لے گئے * جرّاح نے سُنتے ہی اور تو کچھہ نہ کیا پر ایک تیز چھُری لا
جہاں سانپ نے کاٹا تھا وہاں سے ایک بڑا گوشت کا ٹکڑا
کاٹ ڈالا اور فرمایا کہ سانپ کے کاٹے ہوئے کا علاج اِسکے

سواے دوسرا نہیں* اِسطورسے اگر اُسکی زندگی ہی تو بچ جائیگی*
نہیں تو خیر مرگ کی دارو لقمان کے بھی پاس نہ تھی* اسمیں نوکروں
نے سانپ کو مار ڈالا تب صاحب آپ نوکروں سمیت جرّاح کے
گھر تشریف لائے اور وہ سانپ اُس طبیب دانا کو بتایا*
غرض وُہ مار سیاہ پُر از زہر تھا جسکے کاٹنے سے آدمی مرجاوے*
القصّہ وہ آیا جسوقت کہ جرّاح نے اُسکا گوشت کاٹا تو نہایت
بیقرار آہ اوہ کرتی تھی اور چلاتی پر نوکروں نے اُسے ایک
پکڑ دبا رکھا تھا کہ وُہ ہل نہ سکی* لاچار صبر کے سواے چارہ نہ دیکھا*
جرّاح نے اُتنا گوشت کاٹ اور لوہا گرم کر اُس زخم کو جلادیا
اور کچھ شربت یا عرق اُسے پینے کو دیا تا کہ اُسکے پینے سے
اُسے درد معلوم نہووے* غرض خدا کی مہر سے آپا نہ مری پر
بہت روز تک نپٹ دُکھ پایا* جب فضل آلٰہی سے چنگی ہوئی تو
پھرنے چلنے لگی پر لنگڑی ہوگئی* لنگڑاتی لنگڑاتی چلتی نوکر وغیرہ
بازاریوں نے اُسکا نام لنگڑی آپا رکھا* اُسی لقب سے مشہور ہوگئی*
شفا پانے کے بعد اکثر اپنی بڑھیا سے کہا کرتی کہ افسوس اگر میں

وہ انگشتانہ نہ چراتی تو اس مصیبت اور آفت میں گرفتار ہوتی*
ہاے میں نے بڑا دکھ سہا بلکہ مرتے مرتے بچی* میرے مرنے
میں کچھ شک نہ تھا* بھلا اُس چوری کی چیز سے مجھے کیا فایدہ
ہوا لعنت بر ہیچ* میں نے کچھ اچھا کام نہیں کیا* اگر میں بی بی
صاحبہ کی نصیحت سنتی تو ایسی فضیحت ہوتی جیسا کہ اکثر مجھے
بطور نصیحت کہتی تھی کہ چوری کی چیز سے کبھی فایدہ نہیں ہوتا*
اور چور کا انجام اچھا نہیں* اگر میں مانتی تو میرا بھلا ہی ہوتا*
حاصل کلام آیا نے اُس روز سے چوری کی لت چھوڑ دی اور
توبہ استغفار کی* پر جب کبھی کسی چیز کی لالچ آتی تو اکثر اپنے
دل میں ڈرتی اور خدا سے کہتی کہ یا الٰہی مجھے اس بدفعل سے باز رکھ*

بارھواں باب نواں حکم اسکا بیان مفصل یوں ہی

کہ تو اپنے ہمسایہ پر جھوٹھی گواہی نہ دینا

جاڑے کے موسم میں کسی روز منھہ اندھیرے ایسا اتفاق
ہوا کہ صاحب بہادر بہت جلد اٹھے اور نہا دھو کپڑے پہن چاہا

کہ جلد ہوا کھانے باہر جاویں* جلدی جلدی باہر جا بیلے واسطے اسار
میں آئے* جاتے وقت کرسی کو پانوں کی ٹھوکر لگی* کرسی جو گری تو ایک
فانوس جو اُس کوٹھری میں رکھی تھی پھوٹ گئی* صاحب نے اُسکی
کچھ پروا نہ کی ویسے ہی جلد باہر تشریف لے گئے* جسوقت باہر گئے
اور فانوس پھوٹی تو اُسوقت کوئی وہاں نہ تھا نہ کوئی نوکر صاحب کے
جاتے وقت ہمراہ باہر نکلا* اُس فانوس پھوٹ جانیکا احوال صاحب
کے سوائے کسی دوسرے کو معلوم نہ تھا* غرض صاحب باہر گئے
اور تھوڑی دیر کے بعد جب صبح روشن ہوئی تو مہتر بدستور سابق
آکر اُسارے میں جھاڑنے لگا* اور آیا بھی اُسوقت ایک کوٹھری کا
چراغ اُٹھا اُس اُسارے میں آئی* فانوس پھوٹی دیکھکر بولی
کہ ہائے کمبخت بدذات مہتر تونے یہہ فانوس کیوں پھوڑی
افسوس تونے اُسے اپنی جھاڑو سے پھوڑا* اچھا صاحب
آکر تجھے خوب سزا دیگا اور تیری طلب بھی کاٹی جایگی* تب مہتر اپنا
سر اُٹھا اور اپنی جھاڑو زمین پر ڈال دیکھنے دوڑا اور فانوس
پھوٹی دیکھکر کہا آیا میں اِسکے نزدیک بھی نہیں آیا واقعہ میں نے

اُسے نہیں چھوڑا تو ناحق مجھ غریب پر تہمت لگا* آیا بدخوچُغلی
جوروسے دشمنی رکھتی تھی دل میں لائی کہ بدلا لینے کا وقت یہی ہی*
اب بہتر یہہ ہی کہ اُسے اس فریب سے سزا دلواؤں اور اپنا بدلا لوں*
یہہ خیال باطل دل میں لاکر جواب دیا چل نگوڑے کیا مکرتا ہی البتہ
تُونے ہی توڑا* میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تُونے اپنی جھاڑو
سے توڑ ڈالا* بلکہ میں نے ٹوٹنے کی آواز بھی اپنے کانوں سُنی بیشک
تیرے سوا اور کس نے نہیں توڑا ابھی بی بی صاحبہ کو خبر دیتی
ہوں* یہہ کہکر چراغ وہاں ہی رکھہ بی بی صاحبہ کی طرف دوڑی*
ہرچند مہتر گھگیایا اور پکار کر کہا کہ برای خدا مجھ غریب پر طوفان
مت باندھہ* پر اُسنے نہ سُنا* یہہ احوال ناراست بی بی صاحبہ سے
جا کہا* مہتر اپنے دل میں بہت ڈرا اور تہمت کے اندیشے سے وہاں سے
سرکا* اور دوسری طرف جھاڑنے لگا* مہتر کے جاتے ہی
ایک کہار اُسی سارے میں آیا اور کوٹھری کے کونے میں جہاں
فانوس ٹوٹی ہوئی پڑی تھی اگر صاحب کے مونڈھے صاف
کرنے لگا* اور کہتے ہیں کہ اُس کہار نے اُس رات بہت گانجا پیا

اور بھنگ کھائی تھی اِس سبب سے اُسکی آنکھیں لال جیسی انار کی کلیاں ہو رہیں تھیں اور نشے میں چور مخمور ہو رہا تھا* اس سبب سے اُسے کچھ نہ سوجھا کہ فانوس پھوٹی ہی یا کیا ہی* اپنے نشے کی حالت میں ہو رہے صاف کرنے میں مشغول ہوا پھوٹی فانوس کا دھیان نکیا* اتنے میں سردار آیا اُسکی نگاہ جو اُس پھوٹی فانوس پر پڑی تو بکا کر بولا ارے پانچ کوڑی تو نے یہہ فانوس کیوں توڑ ڈالی* اچھا صاحب کو آنے دے میں تیری خدمت کروا ونگا اور سزا دلواونگا* مجھے لازم ہی کہ جو کچھ گھر میں نیک و بد ہو سو صاحب سے کہوں کیونکہ اگر میں چھپا رکھوں تو کیا اُسکے عوض میں سزا کو پہنچوں* میں تو ہرگز ایسا کام نکرونگا اپنے آقا کی خیر خواہی مجھے منظور ہی* اور کہتے ہیں کہ وہ سردار صاحب کے یہاں بڑا اعتباری تھا اور وہ بہت مدّت سے صاحب کے پاس نوکر تھا* ہر ایک چیز کا حساب اُسکے ہی ہاتھ میں تھا اور صاحب بھی اُسے قدیم نوکر نمک حلال سمجھ اکثر اُسکی بات سنتے غرض جب پانچ کوڑی نے کہ اسم بامسمیٰ تھا نشے کی حالت میں یہہ بات اُس سے سُنی تو اپنی آنکھیں گل انار رنگ اوپر کیں اور فانوس کی طرف بھی دیکھا

پھر یوں بولا سردار کیوں جھوٹھہ بولتا ہی* بھگوان سے ڈر میں نے
اُسے نہیں پھوڑا* ناحق کسی پر طوفان اُٹھانا خوب نہیں* وہ سردار تو
اُس سے کمال دشمنی ہی رکھتا تھا اُسنے بھی اپنے دل میں ٹھہرایا
کہ اب یہی وقت ہی تو اُسے اپنا بدلہ نہ لے* یہہ ٹھان بہت غصے سے
بولا ارے بھنگی جسوقت تو نے لات مار کر اُسے پھوڑ ڈالا کیا اُسوقت
میں یہاں نہیں تھا میں نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پھوٹنے
کی آواز بھی سُنی* کیا مجھے بیوقوف سمجھتا ہی اور میں کیا اندھا ہوں*
حاصل کلام پانچ کوڑی نے ہر چند کہا کہ میں نے اُسے نہیں توڑا پر اُسنے
نہیں سُنا کہا البتہ تو نے ہی فانوس کو توڑا اور بولا کہ تو ہر روز گانجا
بھنگ پیتا ہی تجھے کچھ اپنی سُدھ بُدھ نہیں* دیکھہ تو تیری آنکھیں کیسی لال
ہیں نشہ تو کر گا نجہ کش کچھہ کام کا نہیں* غرض اسطرح سے اُسے لعنت ملامت
کرنے لگا اور پکار پکار گالیاں دینے یہانتک کہ بی بی صاحبہ یہہ شور
سُنکر ادھر تشریف لائیں* اور آیا بھی ساتھہ ہی ساتھہ باہر نکلی* تب بی بی
نیک اندیش نے سردار سے پوچھا کیوں شور کرتا ہی* وہ تو ایسا غصے
میں بھرا ہوا تھا کہ اُسکے منہہ سے صاف بات نہ نکلتی تھی* بستہ بستہ

گھبرا اپنا سر دُھن کر بولا دیکھو پانچ کوڑی نے ایسا نقصان کیا* یہہ بات سنکر بی بی صاحبہ نے تو کچھ نہ کہا پر آیا جو پانچ کوڑی سے دوستی رکھتی تھی سبقت کر کے بولی تو ناحق اُسپر طوفان لگاتا ہی* اُس بیچارے نے نہیں توڑا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مہتر نے جھاڑ و مار کر پھوڑ ڈالا* جسوقت کہ یہہ پھوٹا اُسوقت تو یہہ بیچارہ یہاں آیا بھی نہ تھا* سب سے پہلے یہاں مہتر آیا اور اُسنے جو نہیں جھاڑ و مارا تو نہیں فانوس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور میں تو اُسوقت یہاں حاضر ہی تھی* یہہ سُنکر سردار بولا کیا تو مجھے دیوانہ بنا تی ہی کیا میں اندھا ہوں برسوں سے صاحب کی نوکری کرتا ہوں کیا میں اِسکے واسطے کچھ جھوٹھ بولونگا تو تو اپنے پانچ کوڑی کی طرفداری کرتی ہی* تیری بات کا اعتبار کون کرے* تو نہیں دیکھتی ہی کہ اب تک تیری آنکھیں نشے کے مارے کیسی لال اور سُوجی پھولی ہوئی ہیں* شرابی کا کیا اعتبار نشہ باز سب عِلتوں میں معمور اور مشہور ہی* شراب یعنی شر آب یعنی اُسکے پینے سے ہر ایک شر اور ضرر پیدا ہوتا ہی* شراب سب بدفعلوں کی بنیاد ہی* آیا بولی چل رے ہندو بل

قسم کھانے بارے بہت تھوڑے ہے* اور ہمارے ملک میں جھوٹھہ بولنے
کا برا عیب سمجھتے ہیں* جو کوئی ایک بھی جھوٹھہ بات بولتا ہی تو اُسے
بھلا آدمی نہیں کہتے بدذات نکارا سمجھہ اُسے کوئی مُنہہ نہیں لگاتا ہی*
مُسلمانوں میں اگرچہ یہہ سب لکھا ہی اور ہر ایک چیز سے جو منع اور
حرام ہی منع کیا ہی* پر اکثر یاد ان سپر عمل نہیں کرتے* انمیں سے یہہ بھی
فرمایا ہی کہ تم جھوٹھی شاہدی مت دو کیا تجھے معلوم نہیں کہ یہہ بڑا گناہ ہی*
بھلا جھوٹ بولنا اور جھوٹی شاہدی دینی کس مذہب میں روا ہی* اور میں یقین جانتا ہوں
کہ تم لوگ سراسر جھوٹھے ہو خدا کے حکموں میں سے ایک حکم یہہ بھی ہی کہ تم اپنے
پڑوسیوں پر جھوٹھی شاہدی مت دو اور ہمارے صحیفہ شریفہ میں لکھا ہی*
کہ جو کوئی ایسا کام کرے تو البتہ دوزخ میں جو گندک کی آگ سے
جلتا ہی جلیگا* اور لکھا ہی کہ ہر ایک گنہگار کا حال یہی ہوگا* پھر
بہادر نے فانوس ٹھوٹنے کا سبب بیان کیا* فرمایا کہ یہہ میری ٹھوکر سے
چھوٹ گئی جھوٹھوں کا مُنہہ کالا* لعنتُ اللہ علی الظالمین و لعنتُ اللہ
علی الکاذبین* ایسے جھوٹھے نوکر میری نوکری کے لایق نہیں* میں اُن
مُنہہ نہ دیکھونگا* یہہ کہکر آیا اور کہار کو برطرف کیا* اور فرمایا کہ جا

قسم کھانے بارے بہت تھوڑے ہے* اور ہمارے ملک میں جھوٹھہ بولنے
کا برا عیب سمجھتے ہیں* جو کوئی ایک بھی جھوٹھہ بات بولتا ہی تو اُسے
بھلا آدمی نہیں کہتے بدذات نکارا سمجھہ اُسے کوئی مُنہہ نہیں لگاتا ہی*
مُسلمانوں میں اگرچہ یہہ سب لکھا ہی اور ہر ایک چیز سے جو منع اور
حرام ہی منع کیا ہی* پر اکثر بادان اُسپر عمل نہیں کرتے* اُنہیں سے یہہ بھی
فرمایا ہی کہ تم جھوٹھی شاہدی مت دو کیا تجھے معلوم نہیں کہ یہہ برا گناہ ہی*
بھلا جھوٹ بولنا اور جھوٹی شاہدی دینی کس مذہب میں روا ہی* اور میں یقین جانتا ہوں
کہ تم لوگ سراسر جھوٹھے ہو خدا کے حکموں میں سے ایک حکم یہہ بھی ہی کہ تم اپنے
پروسیوں پر جھوٹھی شاہدی مت دو اور ہمارے صحیفہ شریفہ میں لکھا ہی*
کہ جو کوئی ایسا کام کرے تو البتہ دوزخ میں جو گندک کی آگ سے
جلتا ہی جلیگا* اور لکھا ہی کہ ہر ایک گنہگار کا حال یہی ہوگا کھ*
بہادر نے فانوس چھوٹنے کا سبب بیان کیا* فرمایا کہ یہہ میری ٹھوکر سے
پھوٹ گئی جھوٹھوں کا مُنہہ کالا* لعنت اللہ علی الظالمین و لعنت
علی الکاذبین* ایسے جھوٹھے نوکر میری نوکری کے لایق نہیں* میرا
مُنہہ نہ دیکھونگا* یہہ کہکر آیا اور کہار کو برطرف کیا* اور فرمایا کہ

یک عورت نہایت غریب بغل میں چار ایک برس کا ایک چھوٹا بچہ
ننگا کہ جسکے بدن پر ایک چیندی نہ تھی لئے بنگلے میں آئی اور بھیکھ
مانگنے لگی* جاڑے کے مارے بچہ اور وہ تھر تھر کانپتی کھڑی تھی غرض
بی بی رحم دل نے اسکے حال پر ترس کھا کر اپنی بیٹی کا ایک کپڑا
اسے عنایت کیا اور کچھ پیسے بھی دیئے وہ غریب دعائیں دیتی
ہوئی چلی گئی* اسپر آیا بد باطن یہہ دیکھ کر نہایت ناخوش ہوئی
اور تیوری چڑھا کر منہہ پھرایا* بی بی نے اسکی پیشانی سے دریافت
کیا کہ آیا بد دل ناخوش ہوئی* غرض وہاں سے اٹھہ دوسری
کوٹھری میں جا کر مہترانی سے بولنے لگی دیکھہ تو مہترانی بی بی صاحب
نے اپنی بیٹی کا کپڑا ایک کنگال عورت کو دے ڈالا* بھلا یہہ کیا مناسب
ہی میری نظر میں تو یہہ اچھا نہیں* اسواسطے کہ ایسی میلی
کنگال عورت کو چھوٹی بی بی کے کپڑے دے ڈالنے مناسب
نہیں* معلوم نہیں کہ وہ کون ہی* دھیڑنی ہی یا چمارنی* یہہ اسکی
بات سنکر بی بی نیک اندیش نے آیا کو بلوا کر فرمایا اے آیا تو
نے خراب مدد اہی* میں نے بطور خیرات ایک کنگال عورت

کو کہ وُہ بھی میری نظر میں خُدا کے بندوں میں سے ہی اور ہماری تمھاری
سی ناک کان رکھتی ہی لڑکی کا پُرانا کپڑا جو دیا تو تو کیوں ناخوش
ہوئی اور دل میں کیوں جلی اور مہترانی سے کیوں شکوہ شکایت کرنے
لگی تو اُسے غریب کنگال سمجھکر حقیر جانتی ہی* دنیا میں انسان کی کچھ
ذات نہیں سب انسان ایک ہی ہیں* جسکے پاس دولت مال ہو تو وُہ
دولتمند بڑا آدمی کہلاتا ہی اور جو مُفلس ہی سو خلق اللہ کی نظر میں
خوار بمقدار دکھائی دیتا ہی* دُنیا کا دستور یہی ہی لیکن اِسکی خلقت
اور اُسکی پیدایش میں کچھ فرق نہیں* ایک ہی طور سے دونوں
پیدا ہوئے اور ایک ہی طرح سے مرجائینگے* مرگ کے بعد تونگر اور
درویش میں کچھ فرق نہیں کرسکتے* پر تو یقین جان کہ اِس جہان
گذران میں انسان کی بزرگی فقط یہی ہی کہ اُسکی چال چلن دُرست ہو
اور علم و ہنر پیدا کرے* اور خُدا کے حکموں پر کہ دین و دُنیا کی سعادت
اور نیک نامی اُس سے حاصل ہی عمل کرے* آیا بولی بی بی صاحب
میں کیا غریب نہیں ہوں میں تو جنم کی کنگال ہوں* جب سے لڑکی
پیدا ہوئی تب سے میں خدمت کرتی ہوں اِس اُمید پر کہ روز بروز

میری بہتری اور بہبودی ہو * اور اسکے سب پرانے کپڑے
مجھے ملیں میرا تو حق ہی ہی * اگر مجھے دو تو بجا ہی * بھلا دوسرے
کو دینا کیا لائق ہی * بی بی عقلمند نے جواب دیا تو غریب نہیں ہی
اسواسطے کہ ایک خاصے پاکیزہ گھر میں رہتی ہی اور میں تجھے
ہر مہینے درماہا دیتی ہوں تو اچھی طرح فراغت سے کھاتی پیتی ہی
اور اچھے کپڑے اور زیور بنا کر پہنتی ہی اور بڑی تیپ تاپ سے
رہتی ہی * بھلا تجھے مفلس کون کہیگا * اسپر بھی تجھے حرص ہی اور
دوسرے کو دیتے دیکھکر جلتی ہی * چاہتی ہی کہ سب مجھے ہی ملے *
یہہ حسد اور حرص آدمی کی خرابی کا سبب ہی * آدمی کو چاہیئے کہ قسمت
خداداد پر راضی اور شاکر رہے اور زیادہ حرص اور لالچ نہ کرے *
آیا نے سنکر کچھہ جواب نہ دیا * تب بی بی نیک باطن نے فرمایا مسلمان
بھی یہہ دس حکم جانتے ہیں انمیں سے ایک حکم یہہ بھی ہی کہ اپنے
پڑوسیوں کے گھر کا لالچ مت کرو * نہ اسکی جورو نہ اسکی باندی
نہ اسکے بیل نہ اسکے گدھے کا * غرض کسی کی کسی چیز کا لالچ دل میں
مت لاؤ اپنی قسمت پر راضی اور شاکر رہو تو خوب

جانتی ہی کہ جب سے تو میرے پاس آکر نوکر ہوئی تب سے میں ہر ایک
مہینے سات روپیے درماہا دیتی ہوں اور اِسکے سوا ہر ایک برس
دو بار دو جوڑے کپڑے بھی عنایت کرتی ہوں لیکن اب کچھ قرار نہیں
کیا کہ تجھے اپنی لڑکی کے پرانے کپڑے بھی دونگی تجھے اتنی حرص کرنی
مناسب نہیں* اور لکھا ہی کہ حریص آدمی کو بہتری اور بہبودی کسی حالت
میں نہو گی* تیرے پاس سب کچھ ہی تو محتاج نہیں کہ میں تجھے کپڑے
دوں* آیا نے جواب دیا بی بی صاحبہ آپ کو تو معلوم ہی ہی
کہ مجھ غریب کا بھی ایک بیٹا ہی میں چاہتی ہوں کہ اُسکے
واسطے کچھ جمع کر رکھوں تا کہ اُسکے کام آدے* ماباپ کو چاہیے
کہ اگر ہو سکے تو اپنے بچونکے واسطے کچھ جمع کر رکھیں سو اسطے کہ
موت حیات سبکو لگی چلی آتی ہی* خدانخواستہ اگر میں مر گئی تو پھر
میرے بچے کو کون پرورش کریگا* بی بی دانا دل نے فرمایا سن
ای نادان دنیا کی دولت اور مال کا کچھ اعتبار نہیں کبھی آتا ہی اور
کبھی چلا جاتا ہی* اگرچہ بے پیسے دنیا کا کام انجام نہیں ہوتا ہی* اور
ماباپ کو بھی لازم ہی کہ حتی المقدور اپنے بچوں کے واسطے کچھ

ح ۔۔۔ پر داناؤں کے نزدیک دولت دُنیاوی سے دولت
علم و ہُنر بہتر اور ہزار درجے افضل ہی* اسواسطے کہ وُہ تو کبھی
آتی ہی اور کبھی جاتی ہی دُنیا کی دولت کا کچھ اعتبار نہیں* اور
یہہ دولت علم ہمیشہ ساتھہ ہی ہی اِسکو زوال نہیں بلکہ جتنی خرچ
کریں اُتنی ہی بڑھے* پس ماباپ کو چاہیے کہ ہر ایک طرح اپنے لڑکوں
کو علم و ہُنر سکھاویں اور گُراہ پھرا کر سیدھی راہ پر لگاویں تاکہ
وے دین و دُنیا میں سُرخ رو رہیں* اور اُسکے ساتھہ اگر کچھ
پیسا بھی اُنکے واسطے جمع کریں تو بہتر ہی* اور نہیں تو اُنکے
واسطے دولت علم ہی بس ہی جہاں جاوینگے عزت اور حرمت
پاوینگے* کیا تو نے نہیں سُنا کہ جاہل آدمی کے پاس ہزار مال
دولت ہو تو بھی داناؤں کے نزدیک کچھ مال نہیں* پس تجھے
چاہیے کہ تو اپنے لڑکے کو تربیت کرے* اور یقین جان کہ جسنے
جان دی وُہ نان بھی دیگا* اُسکے واسطے لالچ کرنا تجھے مناسب نہیں
خدا اُسکا اور ہمارا رزاق ہی* وہ جب بڑا ہوگا تو خدا اُسکو
بھی دیگا ۔۔۔ تجھہ ۔۔۔ غریبوں کا دل ہاتھہ میں لاوے غریبوں

کی دعا تیرے حق مین اور تیرے بیٹے کے واسطے فرحت کا موجب
اور راحت دنیا و آخرت کا سبب ہو* اسواسطے کہ غریبون کو دنیا برا
ثواب ہی* اور خدا بھی اُس سے خوش ہی* یہہ کہکر فرمایا
بیٹی تجھہ سے ایک نقل کہ جسکے سُننے سے آدمی عبرت پذیر ہو
بیان کرتی ہون* تب آیا دوزانو ہو بیٹھی اور بی بی دوراندیش
اُس سے یہہ نقل بیان کرنے لگی*

کہتے ہین کہ صوبہ بہار کے کسی گانو مین ایک درزی اور
اُسکی جورو دونون بہ تفق کمال دوستی اور محبت سے رہتے تھے
دونون ملکر اپنا پیشہ کرتے اور بہت خبر رسی سے رہتے کچھہ کھاتے
اور باقی پیسا جمع کرتے* لیکن مدت تک اُنکے یہان کوئی لڑکا
بالا نہو ا* ہمیشہ اپنے خدا سے دعا مانگا کرتے کہ یا الٰہی ہمکو اولاد
دے* بارے بعد ایک مدت کے خدا نے اُنکو ایک بیٹا
خوبصورت دیا اُسکے پیدا ہونے سے دونون باغ باغ
ہوئے اور خدا کا شکر بجا لائے اور بہت خبرداری اور نازبرداری
سے اُسے پرورش کرنے لگے* غرض جب وہ لڑکا بڑا ہوا

تو درزی کی جورو نے اپنے خصم سے کہا ہمکو لازم ہی کہ ہم اس
بچے کے واسطے کچھ پیسا جمع کریں اور پیسا جمع کرنے میں بہت
محنت اٹھاویں* ہمارا یہی ایک بیٹا ہی خدا اُسے جیتا جاگتا
رکھے ہماری آنکھوں کی روشنی یہی ہی اگر ہم مرجائینگے تو
یہہ پیسا اُسکے کام آویگا* درزی بولا یہہ بات سچ ہی لیکن اس
سے زیادہ بہتر یہہ ہے کہ حتی المقدور اُسکی تربیت میں قصور
نکریں اسواسطے کہ پیسا تو آتا جاتا ہی ہی پر اگر یہہ تربیت
ہوگا تو یہہ علم اُسکی تمام عمر کام آویگا اور خوشی سے رہیگا پس
چاہئے کہ جتنا ہوسکے اُتنا پیسا بھی جمع کریں اور اُسکے سوا
اِسے علم و ہنر سکھاویں کہ علم و ہنر چشمۂ زاینده ہیں* غرض اُس
لڑکے کو تربیت کرنے لگے لکھایا پڑھایا اور اپنا ہنر بھی سکھایا
وہ لڑکا نہایت تیز فہم تھا* سولہ برس کے سن و سال میں اپنے
ہنر سے بخوبی ماہر ہوا اور ماباپ کا پیار بھی اُسپر ایسا کہ اگر وہ ایک
دم آنکھوں سے اوجھل ہوتا تو اُنکو چین نہ آتا*

کہتے ہیں کہ اُس درزی کا ایک بھائی اُسکا نام داموودھر

لڑکپن سے اپنے بھائی کی شادی کے اوان وہ کہیں دور دیس نکل گیا تھا*
جب سے وہ گیا تب سے اُسکی کچھ خبر نہ ملی کہ وہ کہاں چلا گیا یا
وہ مرگیا بلکہ مدّت کے بعد سب اُسکے برادری کے لوگ یہی سمجھے کہ
وہ مرگیا ہوگا اِسواسطے اُسکی مُلاقات سے بالکل مایوس ہو بیٹھے
تھے* یکایک شام کے وقت اُسنے اپنے بھائی کے دروازے پر آ
دستک دی اور پکار کر کہا دروازہ کھولو* اُس درزی نے پوچھا
تو کون ہی بولا تیرا بھائی داموُدھر ہوں* جو نہیں اُس درزی
نے اپنے بھائی کا نام سُنا وہیں کمال خوشی سے دوڑا اور
دروازہ کھول بغل گیر ہوا اور نہایت گرم جوشی سے اُسے اپنے
گھر میں لایا اور بہت تواضع و تکریم سے ایک سُنہری جگہہ پلنگ
پہ بٹھایا اور پانی گرم کر غسل کروایا اور نئی پوشاک پہنائی*
اور اپنی جورو سے کہا کہ جلد تحفہ کھانا پکا میرا بھائی مدّت کے بعد آج
ملا ہی خدا نے مدّت کے بعد ملایا نہیں تو میں نا اُمید ہو بیٹھا تھا*
بارے الحمد للہ کہ جیتا آیا* یہہ کہکر پھر بھائی کے پاس آیا* دونوں
آپس میں بیٹھکر باتیں کرنے لگے* اُسنے اپنے سفر کے رنج کی سب حقیقت

کہہ سنائی اور کہا ای بھائی میں نے بہت ہرج مرج اُٹھایا لیکن خدا
کے فضل سے پہنچا بھی خاطرخواہ کما لایا* غرض جو کچھ واردات سفر میں
اُسپر بیتی تھی سو ساری کہہ سنائی* اُس درزی نے بھی کہا
بھائی پیسا تو ہاتھوں کا میل ہی پر ہمنے یہی غنیمت جانا کہ تم سلامت
خیریت سے پھر آئے* آج میں تمھاری ملاقات سے ایسا خوش
ہوں کہ گویا سب دُنیا کی دولت و نعمت میرے ہاتھ آئی*
ہمنے ہی یہاں بیٹھے بیٹھے اپنی گذران کی اور جو کچھ خدا نے
ہماری قسمت میں لکھا تھا سو ہمنے بھی کمایا* اگر سچ پوچھو تو دنیا کے
مال و اسباب کا تو کچھ اعتبار نہیں پر دنیا میں بڑی دولت بچے
ہیں* مدت تک مجھے کچھ اولاد نہوئی تھی آخر خدا نے اپنی مہر سے
ایک بیٹا جیتا جاگتا دیا* میں تو اپنی دولت اُسی کو سمجھتا ہوں
اسواسطے کہ بقاے نام فرزند رشید سے ہی ہی نہیں تو اکثر لوگ
بہت سا مال رکھتے ہیں پر جب اُنکو اولاد نہیں اُنکا نام مرنے کے
بعد گم ہو جایگا* دنیا میں اولاد بڑی دولت ہی* اُسنے سُنکر کہا
ہاں یہہ بات بہت درست ہی* تب اپنے بھتیجے کا سر مُنہہ چوما

گلے لگایا پیار کیا* جب یہہ باتیں اُنمیں ہو رہیں تھیں اُسوقت اُس
درزی کی جورو اندر بیٹھی ہوئی کچھہ مسالہ پیس رہی تھی* یہہ باتیں
سُنکر دل میں لائی کہ میرا دیور بہت پیسا کما کر لایا ہی* البتہ وہ پیسا
اُسکی گٹھری یا کپڑوں میں یا کمر میں بندھا ہوگا اگر وہ سب پیسا
مجھے ملے تو البتہ میرے بیٹے کے کام آوے اور ہم تونگر ہو جاینگے*
یہہ خیال فاسد اپنے دل میں لائی کہ اُسکا پیسا حکمت سے لے* غرض
جب کھانا تیار ہوا تو اُسنے صاف باسنوں میں نکال دسترخوان
بچھا دیا* تب داموددھر اور درزی مذکور اور اُسکا بیٹا یے
سب ملکر کھانا کھانے لگے* داموددھر بہت بھوکھا تھا اُسنے
خوب فراغت سے پیٹ بھر کھانا کھایا اور پانی پی ہاتھہ دھوئے*
پھر بولا بھائی میں بہت تھکا ماندہ ہو رہا ہوں کہیں سونے
کی جگہہ بتاؤ کہ میں سو رہوں* بھتیجے نے کہا چچا اُس کوٹھری
میں پلنگ بچھا ہوا ہی* میں ہر روز وہاں ہی سویا کرتا ہوں
اگر آپکا دل چاہے تو اندر سو رہیے اور نہیں تو اُسارے
میں بھی ایک بچھانا ہی جہاں آپکی خوشی ہو آرام فرمائے*

اُسنے کہا اُسارے میں سوؤنگا* غرض داموُدھر اُسارے میں جاکر سو رہا اور اُسکا بھتیجا کوٹھری میں جا لیٹ رہا* جب تھوڑی رات گئی تو وُہ بدذات عورت اپنے خصم کے پاس جاکر بولی جانی میں سمجھتی ہوں کہ تیرا بھائی بہت پیسا کما لایا ہی* درزی بولا البتہ وُہ بہت نقد لایا ہی اور ہمکو بھی اُسکے لانے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اُسکا پیسا اُسی کو مبارک ہو* تب درزی کی جورو بدبخت لالچی نے کہا اگر وُہ نقد ہمارے ہاتھہ آوے تو کیا خوب ہو وہ بے اولاد ہی یہہ پیسا اُسکے کس کام آویگا* ہرچند کسی کے پاس پیسا ہو پر دوسرے کو کاہے کو دیتا ہی* بہت لوگ بے اولاد پیسا جمع کر رکھتے ہیں پر کسی کو دیتے نہیں بس یقین جانیے ہوں کہ وُہ ہمکو نہ دیگا مگر کسی حکمت سے ہاتھہ لگے تو لگے نہیں تو ممکن نہیں کہ وُہ پیسا ہاتھہ آوے* بہتر یہہ ہی چھل بل سے اُسکا پیسا اوڑائیے* درزی بولا کیا حکمت کروگی بولی سوتے وقت اُس سے لے لیں* کہا اگر وُہ جاگ اُٹھا تو البتہ پکڑ لیگا پھر ہم فضیحت اور رسوا ہونگے* بدذات عورت نے کہا

جلمت یہی ہی کہ اِس تیز کارد سے اُسکا گلا کاٹ ڈالیں اور اُسکا پیسا لے لیں* جب وُہ مرگیا تو پھر کون دعوی کریگا اور کون ہمکو سرکار میں لیجائیگا* بہتر ہی کہ سوتے وقت اُسکا کام تمام کر ڈالیں اُسکے بعد اُسکی لاش کوئی میں ڈال دینگے* درزی بولا میں بھی چاہتا ہوں کہ وہ مال ہمکو ملے پر یہہ تدبیر جو تونے مجھہ سے کہی بہت خراب ہی* مال کے واسطے آدمی کا خون کرنا سراسر ظلم ہی* میں تو اب کام نہ کرونگا وُہ مکارہ سیاہ دل بولی میں یہہ کام کر سکتی ہوں تم اپنے دل میں خیانت کرو چھری یہی ایسی تیز ہی کہ رکھتے ہی پار ہو جاوے* لیکن چاند کی چاندنی آدھی رات تک ہی جب چاند غروب ہو جائیگا تو میں البتہ اُسکو ٹھکانے لگا دونگی اور سب اُسکا مال اپنے قبضے میں کر لونگی* خدا کی قدرت جسوقت کہ یہ دونوں بالاخانے پر یہ باتیں کر رہے تھے اُسوقت داموده اُسارے میں لیٹا ہوا تو تھا پر سردی کے سبب اُسے وہاں نیند نہ آئی* وہاں سے اُٹھہ اندر گیا اور اپنے بھتیجے سے کہا مجھے وہاں نیند نہیں آتی اگر تو میری جگہہ جا سووے تو میں یہاں سو رہوں اسواسطے کہ مجھے

وہاں سردی لگتی ہی نیند نہیں آتی* وہ وہیں وہانسے اٹھا اور اپنے
چچا کی جگھہ بچھونے پر سو رہا اور دامودھر کوٹھری میں لیٹ رہا*
درزی کی جورو بدذات جو فرصت کی منتظر تھی چاند چھپنے کے بعد
اوپر سے اتری اور خیال کیا کہ دامودھر اسارے میں سوتا ہی*
اب اِسوقت اُسکا کام کرڈالوں* اور یہہ نہ جانا کہ میرا کیا میرے
ہی پیش آویگا* غرض اپنے بیٹے کے سرہانے آکر اُس سنگدل نے
زور سے ایک ہی چھری اُس بیگناہ کے کلیجے میں ماری* چھری
کے لگتے ہی وہ آہ مار کر پکارا پر چھری ایسی کاری لگی کہ ایک دم
میں وہ بیچارہ مر گیا* اگرچہ مرنے کے وقت اُسکی آواز بدل گئی
تھی پر تسپر بھی اُس مردار نے اپنے بیٹے کی آواز پہچان کر معلوم
کیا کہ ہائے یہہ تو میں نے اپنے بیٹے کو آپ ہی مار ڈالا* یہہ سمجھ محبت
مادری سے چیخ مار کر روئی اور بے اختیار واویلا کرنے لگی* یہہ چلانا
آہ وزاری سنکر دامودھر اور اُسکا خصم دونوں دوڑتے آگئے
اور پڑوسی بھی یہہ ہائے ہو سنکر جمع ہو گئے* چراغ لا کر کیا دیکھتے
ہیں کہ اُس رنڈی کے ہاتھ میں چھری ہی اور اُسکا بیٹا بیگناہ لہو میں

تربتر ہوا ہوا پڑا ہی* باپ نے یہہ حالت دیکھکر ایک آہ جگر سوز
ماری اور مُردا اسا بیہوش زمین پر گر پڑا* پڑوسی بھی یہہ حالت
دیکھکر حیران و پریشان ہوئے اور دامودھر بھی ہکّا بکّا کھڑا تھا*
اب یہاں سے دریافت کیا چاہیئے کہ جو کوئی بدی کرتا ہی سو بدی کے
سوا اور کچھہ پھل نہیں پاتا ہی* خدا بدکاروں خراب اندیشوں
کو انھیں کے ہاتھوں سزا دلواتا ہی* جیسا کہ عقلمندوں نے
کہا ہی* بیت جِسنے اوروں کے لئے کھودا کوا ہی* یقین
بیشک وُہی اُسمیں گرا* غرض دامودھر اور اُسکے پڑوسیوں
نے بھی دریافت کیا کہ یہہ بدذات عورت خونی ہی اِسنے اپنے
بیتے کو آپ مار ڈالا* اسواسطے کہ جسوقت اُسنے چھُری ماری اور
اُسکے بعد اُسپر کھُلا کہ یہہ میرا بیتا ہی تو حیران سُسن ہو گئی اور
اُس حالت میں چھُری اُسکے ہاتھہ میں ہی رہی اور ہاتھہ خون
سے بھرے ہوئے وُہیں ہی کھڑی تھی دامودھر اپنے دل
میں سمجھا کہ یہہ بدذات میرے مارنے کا ارادہ کرکے آئی تھی تاکہ
مجھے مار کر میرا مال لے پر خُدا نے مجھے بچا لیا اور اُسکا کیا اُسکے

آگے آیا* یہہ سوچ بچار لہو بھرے ہاتھ اُسے سرکاری پیادوں کے حوالے کیا* حاکم نے چند روز تو اُس بدکار خونی کو قید میں رکھا اور پھر دو تین روز کے بعد مجرم ٹھہرا کے اُسے بہزار رسوائی سولی دی* اُسکا خصم تو تب تک نیم مردہ جیتا تھا* جس روز اُس مردار کو سولی دی اور وہ مردار خونی عورت جہنم واصل ہوئی تو غم پر غم اور دُکھ پر دُکھ ہوا* دوسرے روز نہایت غم اور غصے سے زہر کھا وہ بھی مر گیا* پھر دونوں نے ملکر دوزخ کا رستہ لیا*

جب بی بی نیک اندیش نے یہہ نقل یہاں تک تمام کی تو آیا بولی کہ درزی کی جورو بڑی خراب ڈھیٹھ عورت تھی اُسکا ہیا اکیسا بُرا اور اُسکا کیا بُرا کلیجا تھا کہ جسنے ایسا خراب کام کیا* بی بی نیک سیرت نے فرمایا آیا میں تجھسے صاف کہتی ہوں کہ درزی کی جورو تجھ سے زیادہ تر خراب تو تھی پر مجھے تیری بدنیتی اور بے دیانتی دیکھکر اندیشہ آتا ہی کہ کہیں تو بھی کسی کو چھری نہ مارے یا زہر دیکر نہ مار ڈالے* برائے خدا ایسا کام نہ کیجو مجھے تیری چال ڈھال سے صاف

معلوم ہوتا ہی اور یقین آتا ہی کہ شاید تو بھی ایسا کام کرے* تیرا
دل ایسا سخت بیرحم ہی کہ فی المثل اگر کوئی بھوکھوں مرتا ہووے
اور ہزار منت اور عاجزی سے خدا کے واسطے تجھسے کچھ مانگے
بھی تو اُسے ایک کوڑی نہ دے* میری دانست میں تو بھی
سنگدل درزی کی جورو سے کہ جسنے عورت ہو کر ایسی
سنگدلی اور ڈھٹائی کرکے خون کیا کچھ کم نہیں ہی* تو نے اگرچہ
تا حال کسی کا خون نہیں کیا پر ایسے شخص سے کچھ دور بھی نہیں*
اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک ملک میں ایسے بدذات سنگدل
لوگ ہیں* بدستور اِس ملک میں بھی بدکتر بہت ہیں پر میری
دانست میں کہ اِس ملک میں جھوٹھے دغاباز سنگدل بیرحم
سریر چور ظالم زناکار اکثر جاہل مطلق لوگ ہیں* دوسرے
ملکوں میں اِسکی بہ نسبت کمتر اِسکا سبب یہہ ہی کہ اِس ملک میں اکثر جاہل لوگ بستے
ہیں اور داناوں کے نزدیک یہہ بات نہایت روشن ہی کہ نادانی اور جہالت
خواری بدکاری وغیرہ بدفعلوں کی بنیاد اور مادہ ہی* حاصل
کلام ہر ایک ملک میں نیک و بد ہیں* اگر سچ پوچھو تو بنیان

انسان کا لاہو یا گو زا سہو اور خطا سے خالی نہیں* واللہ اعلم بالصواب وہو علیم ما فی الصدور *

چودھواں باب بی بی نیک اوقات

خجستہ آیات کی وفات کے بیان میں

کہتے ہیں کہ بی بی نیک اوقات نے جب سے ہوش سنبھالا تب سے لکھنے پڑھنے خدا پرستی اور خدا ترسی میں اپنی اوقات عزیز بسر کی* اکثر غریبوں یتیموں عیالداروں محتاجوں پر ترس کھاتی اور حتی المقدور ہر ایک سے سلوک کرتی نوکر چاکر وغیرہ کوئی اُس سے ناخوش نہ تھا* غرض اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ سے معروف و موصوف تھی* آیا نے دس برس اُسکی نوکری کی اتفاقاً یکایک دسویں برس گرمی کی موسم میں کہ گرمی بھی اُس سال شدت تھی ۔ ۔ ۔ نیک بخت کا مزاج ناساز ہوا* دن بدن چہرے

کا رنگ کہ سورج کے مانند چمکتا اور کندن کی طرح دمکتا تھا ہلدی سا ہو گیا* روز بروز دبلی ہوتی چلی اور ضعف مزاج اور نادرستی طبیعت روز بروز زیادہ* یہاں تک کہ صاحب بستر ہوئی چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہی* ہر چند تدبیر اور معالجے میں قصور نہوا اور صاحب بہادر بھی جو اُسے اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتے تھے اور جان و دل سے اپنی جانان وفادار شیرین زبان پر فدا تھے تدبیر اور سعی موفور بجا لائے* پر کچھ فائدہ نہوا* بلکہ روز بروز بیماری نے زیادہ زور کیا* محض پوست اور استخوان ہی رہ گیا* اسواسطے کہ جب اجل آتی ہی تو دوا بھی کچھ اثر نہیں کرتی* اور تشخیص حکیم کامل کی اسوقت کام نہیں آتی بلکہ تدبیر راست اور معالجہ مجرب تقدیر الٰہی کے آگے نفع رساں نہیں ہوتا*

لکھا ہی کہ جب قضا آتی ہی تو حکیم بھی احمق ہو جاتا ہی اور دوا نفع رسان بھی نفع نہیں کرتی* سرکا کہ صفرا شکن ہی اسوقت صفرا شد کرتا ہی* اور روغن بادام اگرچہ خشکی دماغ کو مفید

ہی اور طراوت کلی بخشتا ہی پر اُس حالت میں کہ قضا آلہی آتی برعکس خشکی حاصل ہوتی ہی* غرض طب میں اجل کی دوا نہیں ہی* مصرع* تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہیں چلتی* صاحب بہادر نے جب اپنی جانان کی یہہ حالت دیکھی تو نہایت افسوس کیا غرض مُدت سے اُس نازنین حسین پاکدامن کے ساتھہ کہ یار موافق اور دوست صادق تھی بہار ہوا تھا ہمیشہ وے دونوں عاشق و معشوق کے مانند باہم ملکر رہتے اور باہم دو قالب ایک جان تھے* اور جب سے شادی ہوئی تھی تب سے جدا نہوئے تھے* لیکن جب صاحب بہادر نے دیکھا کہ اب یہہ بچنیکی نہیں تو لاچار ہوکر صبر کیا کہ اِنَّ اللہَ مَعَ الصّٰبِرِین صاحب اگرچہ اُس حادثے جانگاہ سے نہایت آزردہ خاطر ہوئے لیکن جبکہ خداپرست کشادہ دل فراخ حوصلہ حضرت عیسیٰ کی اُمت کے خاص بندوں میں سے تھے اور اپنے رسول کے حکموں پر عمل کرتے اور صدق دل سے مانتے تھے صبر کے سوا اسے کچھ چارہ نہ دیکھا* لاچار صبوری

لہٰ القصہ مفتاح الفرح اختیار کی * اور سمجھے کہ ہر آفریدہ کو یہی شاہ راہ
درپیش ہی * جو کوئی آیا سو جاویگا اور اپنے تئیں بھی ایک روز مرنا ہی
اور دل کو تسلی دے کہ البتہ مرگ کے بعد کہ داناؤں کے نزدیک
محض نقل مکان بلکہ اس دنیاے فانی سے گذر جانا اور سراے
جاودانی کی طرف رجوع کرنا حیات ابدی اور سرمایۂ سرمدی حاصل
کرنا ہی * ہم اپنی جانان سے ملاقات کرینگے جیسا کہ انجیل میں فرمایا
ہی * کہ جو میرے نیک بندے میرے رسول کی اطاعت بجا لاتے
ہیں اور جور و خصم جو دنیا میں موافق دین آئین کے ملکر اپنے اپنی
اوقات بسر کرتے ہیں البتہ مرنے کے بعد بہشت میں داخل
ہونگے * اور وہاں باہم ملاقات کرینگے اس امید پر صاحب دانا
دل نے بھی تن تقضا دیا * اور دل میں یقین جانا کہ ایک روز مرنا
ہی ہی * اور سب کچھ چھوڑ جانا ہی * اشیاے عارضی کچھ ساتھ
نہ آوینگے مگر نیک فعل اور اخلاق پسندیدہ کام آوینگے انشاءاللہ
تعالی میں بھی چند روز عاریتاً حسب خواہش الٰہی بسر کرکے اپنی جان
سے جا ملونگا اسکے بعد ہم دونوں کبھو جدا نہونگے * اور کتاب الٰہی

میں لکھا ہی کہ جو کوئی حضرت عیسیٰ کی محبت دل میں رکھے اور اُسکے حکموں پر عمل کرے سو البتہ مرگ کے بعد جنّت میں داخل ہوگا* پھر وہاں کہ وُہ جگہہ محض خاص بندوں کے واسطے مقرر ہی نہ موت ہی نہ بھوکھہ نہ پیاس نہ دھوپ نہ گرمی نہ سردی* بہشت میں خوش و خرّم رہینگے* اور عیسیٰ جو گنہگاروں کے واسطے یہودیوں بیدینوں کے ہاتھہ سے ذبح ہوا اُن اپنے خاص بندوں کو وہاں رہبر ہوگا* اُنکو بہشت کی نہروں میں جیسے سلسبیل وغیرہ کہتے ہیں لیجائیگا* اور خدا اپنے رسول کی شفاعت سے اُنکو عیش ابدی میں رکھیگا* اور شفقت اور مہربانی جیسا کہ باپ بیٹے کے حق میں کرتا ہی کریگا* اور رنج اور محنت دنیاوی سے جو آنسو آنکھوں میں آتے ہیں سو مہر محبت سے پونچھہ ڈالیگا* غرض ہر ایک طرح کا چین و آرام وہاں ہی* اور بی بی نیک سیرت اگرچہ نہایت بیمار جاں بلب تھی پر اُس کشادہ دل پر کچھہ مرنے کا خوف نہ تھا بلکہ اُس بیماری میں ہر دم شکر الٰہی بجا لاتی اور اِس سپنجی سرا سے کو ترک کرنا اپنی سعادت جانتی تھی* اور دُنیائے فانی سے بیزار تھی

اور کشادہ پیشانی تھی * اس دار بقا کو جانیکے واسطے * اور اپنے دل میں بھی خیال کرتی تھی کہ اب میں اِس دُنیا میں کہ محض خانۂ رنج و صعوبت ہے بہت دِن نہ ہونگی *

ایکدِن صاحب بہادر سے فرمایا کہ جب میں اِس دُنیا سے دو ن سے انتقال کروں تو میری لڑکی کو کہ تمہاری نورِ چشم اور جگر گوشہ ہے تربیت کے واسطے ولایت کو بھیج دیجئے وہاں میری بہن اور مادر مہربان دین دار ہے اُنکے پاس رہینگی تو بخوبی تربیت ہو گی * صاحب بہادر نے یہہ بات اُسکی بجان و دل قبول کی * پر یہہ پاس کا کلمہ سُنکر رُوح قالب میں نہ رہی نہایت افسوس اور غم کیا لیکن کیا کرے صبر کے سِوا ے کچھ چارہ نہ تھا * ایک روز کا مذکور ہے کہ بی بی نیک اندیش نہایت زار بیماری کی حالت میں ایک کوٹھری کے اندر پلنگ پر لیٹی ہوئیں تھیں اور دوپہر کے وقت گرمی بھی شدت ہو رہی تھی اُسوقت آیا پنکھے سے مکھیاں اُڑا رہی تھی * اور جب سے بی بی صاحبہ بیمار ہوئیں تب سے آیا شب و روز وہاں ہی حاضر رہتی اور بہت افسوس اور غم کرتی * غرض اُسوقت بی بی نیک باطن نے

اُس سے کہا کہ جب میری جان اِس قالب خاکی سے نکل جائیگی تو میری بیٹی کے ساتھہ ولایت کو جائیگی اور جہاز پر اُسکی خبرداری واقعی بجا لاویگی* آیا نے بات سُنکر ایک آہ بھری اور کہا خدا ایسا نکرے* بی بی صاحب میں اپنی جان تجھہ پر سے صدقے کروں * بلا لوں یہہ یاس کا کلمہ اپنی زبان مُبارک پر نہ لائیے اور مرنیکا اندیشہ دل پر نہ رکھئے البتہ خدا سے اُمید ہی کہ ہماری بی بی صاحبہ چنگی ہو جائیگی* اور لکھا ہی کہ ہرچند مرض سخت تر ہو پر موت کا اندیشہ نہ رکھنا چاہیئے اعتماد ہی کہ صحت حاصل ہو* اور ہرچند مزاج قوی تندرُست ہو پر اعتبار زیست نہ کیا چاہیئے اِسواسطے کہ اکثر بیمار قریب ہلاکت بچ جاتے ہیں اور تندرُست قوی مزاج ایک بات کی بات میں مرجاتے ہیں* مجھے اُمید قوی ہی کہ آپ چنگی ہو جائیگی* بی بی دوربین نے فرمایا یہہ بات سچ ہی پر میں سمجھتی ہوں کہ کوئی دن کی مہمان ہوں موت کی نشانی معلوم ہوتی ہی مگر میری حیات مستعار کے چند روز باقی ہیں کہ دم آتا جاتا ہی* جسوقت پیک اجل آیا تو بخوشی جاؤنگی میں اس زندگی سے تنگ

ی ہوئی* قضاء الٰہی پرشاکر اور راضی ہوئی* تب آیا بولی بی بی
صاحبہ آپ بہت نیک ہیں البتہ مرنے کے بعد جنت میں داخل
ہوؤگے آپ نے اِس دُنیا میں ہر ایک کے ساتھ نیکی کی خدا
اور خدا کا رسول تم سے خوش ہی* جتنی آپ کی تعریف کروں
سچا ہی* بلکہ میری زبان نہیں کہ آپ کے اوصاف بیان کروں*
مثلاً اگر میرا ہر ایک بال زباں ہو جاوے تاہم آپکی صفت و
ثنا کے عہدے سے بر نہ آوں* رحیم دل اور کریم اخلاق عالم
فاضل عاقل آپ سب نیک وصفوں سے موصوف ہیں* دنیا میں
آپکی اوقات عزیز خوشی و خرمی سے کٹی* کھایا کھلایا دیا دلایا*
یقین ہی کہ عاقبت میں بھی سُرخروئی حاصل ہو گی* بی بی نیک
نہاد نے سُنکر ٹھنڈی سانس بھری اور فرمایا افسوس
آیا میں نے تجھے کئی بار کہا کہ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں
کہ بے عیب ہو* ہر ایک آدمی بشریت کے سبب سہو
و خطا سے خالی نہیں* میں نے اکثر سمجھایا پر شاید تیرے
خیال میں نہ آیا* سُن سب آدمی دنیا میں گنہگار ہیں میں نے

بھی بہت گناہ کیئے اور اکثر خدا کے فرمانے پر عمل نہ کیا* اور لکھا ہی جو کوئی خدا کے حکموں میں سے ایک حکم بھی نہ مانے اور غفلت سے اُسکے برخلاف کرے تو وہ دوزخ کے لایق ہی* البتہ وہ دوزخ میں جائیگا* بدستور میں بھی سمجھتی ہوں کہ گنہگار پر تقصیر ہوں اپنے گناہوں کی شامت سے دوزخ میں جاؤنگی* آیا بولی بی بی صاحبہ آپ نے دنیا میں بہت نیک کام کیئے غریب غربا کو خیر خیرات دی کسی کا دل آزردہ نہیں کیا* بھلا خدا تم سے کیوں ناخوش ہوگا* اور میں نے سُنا ہی کہ قیامت کے دن ہمارے نیک و بد فعل ترازو میں تولے جائینگے اگر ہمارے نیک کاموں کا پلہ وزن میں زیادہ ہوگا تو البتہ ہم جنت میں جائینگے* بی بی صاحبہ نے جواب دیا اگر ایسا ہی ہی تو ہمارے تمھارے واسطے بہت خراب ہی اور ہماری حالت اُس صورت میں خراب تر ہوگی* اسکا سبب میری دانست میں یہی ہی کہ اگرچہ کوئی آدمی خدا پرست سب سے نیک ہو پر بشریت

سے سبب اور اس دنیا سے دوں کی آلایش کے باعث اسکی
بدی نیکی سے زیادہ رہی * انسان ضعیف البنیان اپنے تئیں اس آلایش
دنیاوی سے بچا نہیں سکتا اور پاکی طہارت سے جیسا کہ حکم ہی کا
حقہ رہ نہیں سکتا * خلقت انسانی اس امر میں عاجز ہی * بدی ہماری طرف سے اور
نیکی خدا کی طرف سے ہوتی ہی ہرچند آدمی پاک صاف رہے اور
نیکی کرنے کے سوا کچھ ارادہ نہ رکھے پر جب کہ نیک کرنے جاتا ہی تو امنیں بدی
شامل ہو جاتی ہی اور نیک کام میں شیطان حرکت کرتا ہی * اگر انجام ہو نہیں
دیتا شہوت وسوسہ لہو لعب وغیرہ بد فعلوں کی طرف ترغیب
دیتا ہی * انسان کہ خود ضعیف حرص و ہوا سے بھرا ہوا ہی آپ
جلد ایسے کاموں کی طرف رجوع کرتا ہی * لذات نفسانی اسپر غالب
ہیں * پس کسطرح وہ پاک صاف رہیگا * پھر آیا تو بی بی صاحبہ
مجھے آپ کی نوکری میں دس ایک برس ہوئے
پر اتنی مدت میں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ
نے کچھ خراب کام کیا ہو * تمھارے دن رات
خدا پرستی اور نیک کاموں میں کٹتے * میری نظر میں تو

آپ نے کبھی کچھ بد حرکت نہیں کی* بی بی نیک خصال نے فرمایا تو نے
بارہا مجھ سے یہی بات کہی اور مجھے بہی یاد ہی اور جو تو کہتی ہی
سو بہر حال باور کرتی ہوں پر اگرچہ تیری نظروں میں ظاہرًا
میں نیکو کار نیک بخت نظر آتی ہوں اور اکثر خلق اللہ کی نظروں میں
ظاہرًا اسباب آدمی کی زیب و زینت اور بھل منسی کا باعث ہی
اور آدمی نیک بد چال چلن سے معلوم ہو جاتا ہی پر تسپر بھی
دلکی بات کسی کو معلوم نہیں* آدمی کے دل کا احوال معلوم کرنا
بہت مشکل ہی* بہت اس دنیا میں ایسے آدمی ہیں کہ ظاہرًا
نیک صالح پرہیزگار نظر آتے ہیں پر انکے خبث نفس کا احوال اگر
ظاہر ہو تو معاذ اللہ کوئی انکو پاس کھڑے نہ رہنے دے* اور
لکھا ہی کہ اکثر آدمی بصورت انسان بسیرت شیطان ہیں*
بس چاہئے کہ ہر ایک آدمی کو صالح نہ سمجھے بدستور میں بھی اگرچہ
تیری نظروں میں خوب سیرت ہوں پر تو میرے دل کا
احوال معلوم نہیں کر سکتی* یقین ہی کہ خدا نے مجھے اکثر گناہوں
سے بچایا ہی پر اسپر بھی مجھے شبہہ نہیں کہ اس دس برس کے

غرضے میں کئی ایک گناہ مجھ سے صادر ہوئی ہوں البتہ بہت ہیں تو ایک آدھہ تو ہوا ہی ہوگا اسمیں شک و شبہہ نہیں* زہر جیسا تھوڑا ویسا بہت* اگرچہ تھوڑے کھانے سے اکثر آدمی بچ جاتا ہی پر اسپر بھی اُسکے آزار سے قریب ہلاکت ہو جاتا ہی* میں نے اگرچہ بہت گناہ نہیں کئے پر اسپر بھی مجھ سے ایک آدھہ گناہ تو ہوا ہی ہوگا* پس تو جان کہ وہی گناہ میرے عذاب و عقاب کا سبب ہوگا* اور جب کہ ابو البشر سے بھی کہ جنسے کہ ہم پیدا ہوئے خطا سرزد ہوئی اور اُسکے سبب بہشت سے نکالے گئے پھر ہمارا کیا وجود ہی کہ ہم گناہوں سے پاک اور معصوم رہیں* غرض آدمی کا دل بہت خراب ہی اکثر بدی کی طرف مایل ہی* اگر رنگ ناچ تماشا ہو تو دوڑے جاویں اور اگر عبادت الٰہی یا نیک کام کی طرف بلائے جاویں تو بھاگ جاویں اور منہہ چھپاویں بہانہ کریں* اور خراب کام کے واسطے ہزاروں روپئے خراب کریں* پر خدا کی راہ میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ دیں* اور انسان کا دل پارے کی مانند بیقرار اور ہر ایک طرف

منتشر ہی* جب کہ وہ آگ پر نہیں ٹھہرتا ہاتھ نہیں نہیں آتا ویسا ہی انسان کا من کہ اسکے نیچے آتش حرص وہوا بھر گئی ہی نہیں ٹھہرتا* اگر یہہ ٹھہرے تو اکسیر اعظم ہو جاوے اِسکو شُکمن کہتے ہیں* آیا اگر تجھے علم ہوتا تو میں تجھسے اسکا بیان جدا جدا کہہ سناتی* خیر تو سمجھتی ہی کہ آدمیوں سے جو گناہ کہ ظہور میں آتے ہیں اور ظاہراً ہوتے ہیں سو وہی ہیں* خیر ایسا نہیں بلکہ اگر کوئی آدمی اپنے دل میں بدی کا خیال بھی کرے اور حسد بغض تکبّر غرور عداوت ہرچند اُس سے ظہور میں نہ آویں تسپر بھی بے گناہ نہیں ہی وہ البتہ گنہگار لایق سزا ہی* بہرحال انسان خطا سے خالی نہیں اسپر اگر کوئی اپنے صلاح و تقوی و زہد و امانت و دیانت پر بھروسا کرے تو لاحاصل ہی ہی* پاک بے عیب خدا ہی ہی اُسکے سوا اگر کوئی دعوی کرے تو سراسر غلط اور محض لغو ہی* پس بشر کے واسطے یہی بہتر ہی کہ عجز و نیاز کرے اور اپنے تئیں ہر ایک حالت میں ضعیف بے مقدور سمجھ کر اُس قادر

علی الاطلاق کی درگاہ میں نیاز سے کہے کہ یا الٰہی میں تیرا بندہ
گنہگار ہوں تو اپنے فضل و کرم سے بخش* غرض جو کوئی خدا کے
حکموں سے ایک حکم بھی نہ مانے تو وہ گنہگار ہی قیامت کے
روز البتہ اُسکی پُرسش ہوگی اور وہ عذاب میں گرفتار ہوگا*
چنانچہ میں اسپر تجھے ایک نقل بطور تمثیل کہہ سُناتی ہوں
تو من کے کانوں سے سُن اور یاد رکھ *

حکایت

یہ . . . شاہ عظیم الشان سخاوت اور شجاعت
میں نوشیروان زمان اور رستم دوران تھا* ایسا عادل کہ
اُسکے عہد میں چور چکار دغا باز فتنہ انگیز شرارت پیشہ وغیرہ
اِس قسم کے بدذات نہ تھے* لشکر بھی با نظام اور
آسودہ اور رعیت ریزہ خوش اور آباد خزانہ فراوان
اور لشکر بے پایاں رکھتا تھا* آئین دستور جو بادشاہوں
کو لازم ہی بخوبی جانتا تھا* غرض ہر ایک نیک وصف سے

موصوف اُس نے ایک نیا محل تعمیر کروایا کہ طاق کسریٰ
کا جفت اور قصر لقمان سے سبقت لے گیا تھا* اور ایک باغ
بھی دلچسپ لگایا اقسام کے پھول اُسمیں بو اسئے
اور طرح بطرح کے جھاڑ میوے دار لگا سئے* ہمیشہ پھل پھول
اُسمیں پھولتے پھلتے* ایسے کہ پیر آسمان نے باوجودیکہ کہنہ تر ہی
ایسے مشاہدے نہیں کئے تھے* اور دیدۂ دہقان افلاک
نے باوصف کہ ایسا کہن سال ہی نہ دیکھے* حوض کونے پختہ
جابجا نہریں لبالب پُر صفا* غرض پھولوں کی بہار بلبلوں کی
نغمہ سرائی درکار درخت میوہ داروں کی طرح بطرح کی نمائش
اور ہر ایک اقسام کے درختوں کی سایہ داری اور آسایش
آرام جان و راحت روح و روان تھی* لیکن وہ
باغ پُر فضا و قصر دل کُشا چشم غیر سے محجوب تھا* کیونکہ
بادشاہ آسمان جاہ کے دل کا مرغوب تھا* حاصل کلام
کسی شخص کی مجال نہ تھی کہ وہاں جا دے اسواسطے کہ پادشاہ
نے تیس قاعدے مقرر کئے تھے* بھلا یہہ کہ جاسئے کہ کوئی شخص

حضور کے بے حکم باغ مین نہ جاوے* دوسرا یہہ کہ شہزادیون اور ملکہ جہان کے سواے کوئی اُس باغ کا پھل نہ توڑے اور بے ادبون کی طرح گستاخی نکرے* تیسرا حکم یہہ کہ کوئی شخص حضور کی لونڈیون باندیون سے بات نکرے* اگر کوئی ان تین حکمون مین سے ایک حکم بھی توڑیگا تو البتہ وہ جان سے مارا جائیگا* اِس سبب سے کسی کا مقدور نہ تھا کہ باغ کے آس پاس بھی جاوے* ایک روز بادشاہ معہ امیر و وزیر ارکان دولت شکارگاہ مین تشریف لے گئے* اتفاقاً شکارگاہ مین جاتے ہی بادشاہ کا مزاج ناساز ہوگیا* اِس سبب سے جلد محل کی طرف تشریف لائے اور سب کو شکارگاہ مین چھوڑا آتے آتے شام ہوگئی* جب باغ کے دروازے پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہین کہ باغ کا دروازہ کھلا ہی* یہہ دیکھہ جلد اُتر باغ کے اندر آئے* دیکھا کہ ایک شخص گستاخ دہلیز پر کھڑا ہی* بادشاہ نے دیکھتے ہی فرمایا اِس مردود کو پکڑ لو حکم ہونے ہی پکڑ مشکین باندھ لین* پھر شاہ نے فرمایا اِسے کل

میرے حضور لانا* یہہ فرماکر آگے بڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک
آدمی سیب کا پھل توڑ کر کھا رہا ہی* بادشاہ دیکھکر نہایت
غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ اِس بد ذات کو پکڑ کر باندھ
ڈالو اور کل اِسے بھی میرے حضور لاؤ* فرماتے ہی اُسے بھی جکڑ ڈالا*
جب محل کے نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شوخ چشم بیباک آدمی
ایک باندی سے جو بالاخانہ پر کھڑی تھی کھڑا باتیں کرتا ہی*
یہہ ڈھٹائی دیکھکر فرمایا جلد اِس مردود کو پکڑو اور کل سب سے
پہلے اِسے میرے حضور لاؤ* حکم ہوتے ہی اُسے بھی پکڑ ہاتھ
پانوں کس قید کر دیا* پھر حضرت محل میں تشریف لے گئے خاصہ
نوش جان فرماکر خوابگاہ میں آرام فرمایا*

جب صبح ہوئی تو اٹھے غسل کیا لباس شاہانہ پہنکر دربار میں
بر آمد ہوئے اور تخت مبارک پر جلوس فرمایا جتنے کہ ارکان دولت
تھے سب آحاضر ہوئے اور اپنے اپنے پائے پر آ کھڑے رہے*
تب حضرت نے فرمایا اُس مردود کو جو باندی سے باتیں
کرتا تھا لاؤ* فرماتے ہی اُس بدذات گستاخ کو لا حاضر کیا* تب

حضور نے بہت خفگی سے فرمایا ای گستاخ سوخ سہم مردود دے
نین حکم نہیں دئیے تھے کہ کوئی باغ کے اندر نہ آوے* دوسرا
کوئی باغ کا پھل نہ توڑے* تیسرا حضور کی کنیزون سے بات
چیت نہ کرے* تو بڑا حرامزادہ ہی کہ ہمارے تینوں حکم رد
کئیے اور بڑا ایسا بڑا کلیجہ کہ فرمان بادشاہی کی کچھ پروا
نہ کی* اور جیسا کہ اپنے باپ کا باغ سمجھکر بے خوف و خطر سے
اندر گھس آیا معاذ اللہ ایسا ڈھیٹھ بے حیا آدمی کون ہوگا*
یہہ کہکر فرمایا کہ اسے قتل گاہ میں لیجا کر گردن مارو تا کہ بار دیگر
پھر کوئی ایسی حرکت نہ کرے* جون حضرت کی زبان مبارک سے
یہہ بات نکلی تیوں اُس بے حیا کو مقتل میں لے گئے اور مار
ڈالا* پھر اُس دوسرے مردود کو بلوا کر پوچھا ای بدذات
تو نے میرے دو حکم توڑے میں نے منع نہیں کیا تھا
کہ کوئی بادشاہی باغ میں نہ آوے* اور پھل نہ توڑے*
اب تیری بھی سزا یہی ہی کہ تو جان سے جاوے
اور اپنے کئے کا پھل پاوے* فرماتے ہی اُسے بھی و

لیجا کر گردن مارا * جب تیسرے کو جو دروازے پر کھڑا رہا تھا
لائے تو وہ آتے ہی قدموں پر گر پڑا اور بہت منت و
زاری سے عرض کرنے لگا حضرت میں نے تو آپ کے
حکموں میں سے ایک ہی حکم توڑا اس بندے سے
اتنی تقصیر تو ہوئی بندہ نوازی کر کے اس غلام کی تقصیر
معاف کیجئے * پھر کبھی ایسا کام نکریگا * حضرت نے فرمایا
ای بے حیا تو نے بھی بڑی تقصیر کی جو بحکم بادشاہی
باغ کے دروازے پر آیا * اگر میں نہ آتا اور نہ دیکھتا تو البتہ
تو اندر آتا اور میں قسم کھا چکا ہوں کہ جو کوئی میرے تینوں
حکموں میں سے ایک حکم بھی نہ مانیگا تو البتہ میں اسے قتل
کرونگا * البتہ میں تجھے بھی جان سے مارونگا * یہہ سراسر
انصاف ہی * اسواسطے کہ اگر ایسا ہی میں ہر ایک شریر
واجب التعذیر کی تقصیر معاف کروں تو میرے حکم میں خلل
عظیم واقع ہوگا * چور چکار دغاباز شریروں بدکاروں کی بن
بن آوے * کھلے بندوں جسے چاہیں اسے لوٹ لیں * اس صورت

میں ملک ویران ہو جائیگا * لکھا ہی کہ ریاست بے سیاست اور مال بے تجارت اور علم بے بحث ہاتھہ سے چلا جاتا ہی * پھر فرما کر کہا اس بد ذات کو بھی مقتل میں لیجا کر گردن مارو * چنانچہ اُسے بھی لیجا کر قتل کیا * یہہ حکایت پرکیفیت تمام کرکے بی بی نیک اندیش نے فرمایا ای آپا اگر قادر علی الاطلاق ہمارے گناہوں کی طرف نظر کرے تو البتہ ہماری مخلصی کا طریق نہیں مگر وہ کریم رحیم ستار ہی اور بزرگی برتری اُسی کو سزاوار ہی کہ جسنے ہم گنہگاروں کو بخشش کا وعدہ کیا ہی * اور فرمایا ہی کہ تم اپنے گناہوں سے توبہ نصوحہ کرو * فی المثل اگر ہزار بار گناہ کئے ہوں اور پھر اپنے کئے سے شرمندہ ہو کر میری درگاہ میں عجز و نیاز کرو تو معاف کرونگا * اور اگر خداے کریم کی بارگاہ اُسی پادشاہ کے موافق ہوتی تو البتہ ہم سب دوزخ کو جاتے اسواسطے کہ دُنیا میں ایسا انسان کوئی نہیں کہ جسنے کبھی تقصیر نہ کی ہو * البتہ اگر ہزار پرہیزگار زاہد صاحب تقوی ہو تسپر بھی اُس سے تقصیریں سرزد ہوتی ہیں * اسکا سبب

یہی ہی کہ انسان خطا اور نسیان سے مرکب ہی* آدم سے
اسدم تک کوئی ایسا نہیں ہوا کہ جس سے ایک تقصیر بھی نہوئی
ہو* غیر ممکن ہی کہ انسان ضعیف البنیان سہو اور ذلل سے
خالی رہے* حاصل کلام بندہ ضعیف اور عاجز ہی وہ خدا ستار
غفار رحیم کریم ہی* اگر اپنے فضل و کرم سے ہمکو بخشے تو بخشے
نہیں تو ہمارا ٹھکانا نہیں ہم سب آتش دوزخ میں جائینگے*

آیا نے کہا ای بی بی صاحبہ آپ نے کہا کہ خدا رحیم کریم
ہی وہ ہمکو اپنے فضل و کرم سے بخشیگا اور نہیں تو ہم گنہگار
ہیں دوزخ میں جائینگے* بھلا پھر آپ کیوں خوف نہیں کرتی
تمھارے چہرے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپ مرنے
سے نہیں ڈرتیں بلکہ تمھارے چہرے پر خوشی کے آثار
پائے جاتے ہیں* کیا آپ کو دوزخ کا ڈر نہیں* بی بی ذور بین نے
سنکر جواب دیا ای آیا تو اگرچہ مسلمان ہی پہ ہمارے تمھارے
مذہب اور طریق میں بہت فرق نہیں ہی* پر اسپر بیے
دونوں فریق کے لوگ اِس باب میں برابر نہیں ہیں یعنے

دونوں کے نزدیک یہہ ثابت ہی کہ خدا ایک لاشریک ہی
اسکا ثانی کوئی نہیں* اسمیں ہم تم مطابق اور موافق ہیں اور اسکے
حکموں پر عمل کرنا اور صدق دل سے اسکا فرمانا بجالانا انسان
پر فرض ہی* لیکن انسان غفلت سے اسکے فرمانے پر عمل نہیں
کرتے* دستور میں بھی اپنے مذہب کے رو سے دریافت کرتی
ہوں کہ انسان اسکی اصل خراب ہی یعنے جب جڑھ خراب
ہو تو درخت اور اسکا تخم بھی ویسا کیوں نہو* میں نے بار بار تجھ
سے یہی بات کہی کہ جتنے ہم پیدا ہوئے وے بھی خطا سے
خالی نہ تھے* اسواسطے میں سمجھتی ہوں کہ میں گنہگار ہی
ہوں البتہ دوزخ میں جاونگی پر مجھے فقط اوسی مغفرت کی
یہی امید ہی اور اسواسطے مرنے کا خوف نہیں کہ اگر حضرت
عیسیٰ جو ہمارے گناہوں کے بدلے جان بحق تسلیم ہوئے
اور اپنی امت کے واسطے اذیت اپنے اوپر اٹھائی ایمان
ثابت رکھوں تو مجھے یقین ہی کہ اسکے طفیل سے جنت میں
داخل ہوؤں* اور میرے سب گناہ اسکی شفاعت سے

معاف ہو جاوینگے* اور توقع ہی کہ عیسیٰ کی راست بازی اور
رسالت اور شفاعت مجھے خدا کے حضور لاویگی اور خدا کا
قرب حاصل ہوگا * اور خلعت نورانی اور لباس فاخرہ یزدانی
مجھے عنایت ہو جیسا کہ شادی کے وقت اپنے جانی دوستوں
اور آشناؤں اور اپنوں کو بسبب محبّت دلی اور شفقت
و مہر جبلّی کے انعام لباس فاخرہ دیا جاتا ہی* بدستور مجھے
بھی رسول کی شفاعت اور شفقت سے خلعت نورانی دی
جایگی* جو میں پہن کر خدا کے حضور آونگی اور اپنے
رسول کے طفیل سے روح مقدّس حاصل ہوگی* حیات ابدی
اور سرمایہ سرمدی مجھے ملیگا اور خدا کی مہر اور رسول کی
شفاعت سے مجھے یقین کلّی ہی کہ میرے گناہ بھی عفو ہونگے
اس اُمید پر میں بخوشی مرنے پر تیّار ہوں اور اس دنیا سے
دون سے گذر جانا اور سرائے بقا میں جانا اور حیات ابدی
حاصل کرنی ہی میری آرزو ہی* مجھے اُمید قوی ہی کہ قیامت
کے دن جب میرا رسول تمام حشمت اور کمال بزرگی اور شوکت سے ظاہر

ہوگا تو میں بھی اُسکے زیر سایۂ اُسکی خاص اُمّت کے ساتھ
جو اُسکا فرمان بجالاتے ہیں ظاہر ہونگی* اب میرا دل اِس زندگی سے
تنگ آیا ہی چاہتی ہوں کہ میری روح اِس قالب خاکی سے جلد
نکل جاوے اور روحانیوں اور قدسیوں میں داخل ہو* انشاء اللہ تعالی
وَہُوَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلٰی مَا تَصِفُوْنَ*

یہہ باتیں سراسر تاثیر سنکر آیا نے کچھہ جواب نہ دیا پر دل میں تہاتر
ہوئی اور بخوبی دریافت کیا کہ یہہ بی بی نہایت نیک اور دانا ہی* اکثر
اُسکی باتیں یاد کیا کرتی اور ہر روز اُسکے چنگے ہونے کی دعا مانگتی اور اُس
بیماری جانگاہ میں اُسے خوش اور کشادہ پیشانی دیکھکر دل میں
کہتی کہ عیسوی حضرت عیسیٰ کی اُمّت جو ہیں سو کیا فراخ حوصلہ
کشادہ دل ہیں کہ انکو ہرگز موت کا اندیشہ نہیں* برعکس حسب
عزمِ خدا انکے دلوں سے مرگ کا اندیشہ بالکل نکال دالا*
مرنے سے ہرگز نہیں ڈرتے* دوسرے گروہ کے لوگ اکثر
مرنے سے ڈرتے ہیں* اور یہہ نامردی اور تنگ حوصلگی کا
نشان ہی البتہ مرد خدا پرست اہل دل مرگ کا خوف دل میں

نہیں لاتے آخر جو پیدا ہوا سو مریجایگا یہہ ممکن نہیں کہ کوئی علی الدوام جیتا رہے* کل من علیہا فان ویبقی وجہہ ربک ذو الجلال والاکرام خدا کی ذات ہی حی لا یموت ہی اُسکے سوا سب اہل فنا ہیں* اور تو دنیا میں کچھہ نرہیگا مگر آدمی کے اوصاف حمیدہ اور خصلت پسندیدہ اور نیکو کاریاں ہی عاقبت میں کام آوے تو آوے *

غرض بی بی نیک اوقات کی بیماری روز بروز بڑھتی ہی چلی اور نہایت نحیف اور نزار ہوگئی باوجودیکہ وہ اُس حالت میں نہایت بیمار تھی پر تسپر بھی کشادہ پیشانی اور خندہ روئی سے دم لیتی تھی اور اُسکی زندگی کے چند روز جو باقی تھے سو بھی دین آئین کے ذکر فکر میں کٹتے* آخر ایک روز نہایت کشادہ دلی اور خوشی سے پیک اجل کو لبیک اجابت کرکے جان بحق تسلیم ہوئی* انا للہ وانا الیہ راجعون* اُس روز گویا قیامت تو تی صاحب بہادر اِس حادثہ جانکاہ سے نہایت غمگین ہوئے اور نہایت افسوس کیا* آخر صبر و شکیبائی کہ اِس درد کا علاج اِسکے سوای دوسرا نہیں اختیار کی اور اُس گنج خوبی کو بہزار عزت و حرمت سے اپنے آئین دستور کے موافق دفن کردا

غم کرجا کر وغیرہ اس بی بی خجستہ خصال کے واسطے بہت رو
سب سے زیادہ آیا کہ دس برس سے زیادہ بی بی نیک اوقات
مغفور کی خدمت میں تھی بہت روئی* کئی دن غم سے کھانا پینا
چھوڑ دیا اور یہی کہا کرتی افسوس ایسی بی بی نیک ذات پیدا
ہونی بہت مشکل ہی* ایسی نیک نظر دانا دینداربی بی میرے
دیکھنے میں نہیں آئی* سچ ہی کہ اسقدر انسان نیکوکار سنجیدہ
شعار ایک آدھ ہی ہوتا ہی* مجھے یقین ہی کہ نہایت
پرہیزگار خدا پرست تھی* دنیا میں اُسنے کسی کا دل نہ دکھایا
نہ کسی کو ستایا* اُسکے دن رات خدا پرستی اور خداترسی اور
غریب غربا کو خیرات کرنے میں کٹتے* ظاہرًا اگرچہ اُسنے دنیاے
فانی سے انتقال کیا پر اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کے
سبب سے اپنا نیک نام جریدۂ روزگار میں قایم یادگار پایدار چھوڑ
گئی* صاحب عالیشان نے اپنی جانان کے واسطے بہت رنج اٹھایا
غم کھایا* آخر اُس دردِ بے درمان کا علاج صبر اور شکیبائی کے
سوے کچھ نہ دیکھا لاچار صبر کیا* مدّت تک اُسی بنگلے میں رہے اور جن

جنکو بی بی مغفور جیز خیرات کیا کرتی تھی انکو آپ بھی خیرات کرتے اور ہر ایک غریب محتاج پر ترس کھاتے اور بطریق خیرات کچھ دیتے* اور اکثر یہہ ذکر کرتے کہ ہم بھی انشاء اللہ تعالی اس زندگی مستعار کے چند روز بسر کرکے اپنی جانان سے جا ملینگے اور خوش ہونگے* پھر تھوری مدت کے بعد آیا کو اپنی نورچشمی کے ساتھہ ولایت کی طرف روانہ کیا* سامان ضروری سب تیار کردیا وہ موافق ارشاد اس لڑکی نیک بخت کے ساتھہ ولایت کو گئی اور رستے میں اسکی بہت خبرداری کی اور بحفاظت تمام ولایت میں لے گئی جب چند مدت کے بعد وہان سے بخیر و عافیت پھر کر آئی تو صاحب عالیشان نے اُسے نوکر نمک حلال قدیم و فادار سمجھہ بہت سا انعام و اکرام دیا اور خوش کیا اور اپنے بنگلے میں ایک ستھرا گھر اُسے رہنے کو دیا* وہ خوشی سے وہاں رہنے لگی جب تک کہ سن پیری کو پہنچی وہان ہی رہی* آخر صاحب بہادر نے پھر دلی سے اُسکے بیٹے کو اپنی خدمت گاری میں سرافراز کیا* تمام ہوئی